وَ عَلَّمَکَ مَا لَمْ تَکُنْ تَعلَم وَ کَانَ فَضلُ اللّٰہِ عَلَیکَ عَظِیماً

اور سکھادیا جو کچھ آپ نہ جانتے تھے۔ اور اللہ کا آپ پر بڑا افضل ہے۔

حضور سرورِ ذیشان وجہہ تخلیقِ کون ومکان اعتبارِ کن فکاں

سیدنا وشفیعنا ومولنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علمِ غیب پر ایک مبسوط کتاب

علمِ غیب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تصنیفِ منیف

آفتابِ خطابت حضرت مولانا ڈاکٹر سید محمود صفی اللہ حسینی وقار پاشاہ مدظلہٗ

مرتب

مولانا حافظ فاروق قادری

معاون مرتب

حکیم سید محمد عثمان حسینی ذکی قادری عفی عنہ

ناشر: ریاضِ مدینہ پبلی کیشنز

وَ عَلَّمَکَ مَالَمْ تَکُنْ تَعْلَمْ، وَ کَانَ فَضْلُ اللّٰہِ عَلَیْکَ عَظِیْمًاo

اور سکھایا جو کچھ آپ نہ جانتے تھے اور اللہ کا آپ پر بڑا فضل ہے۔

حضور سرور ذی شان وجہہ تخلیق کون ومکان اعتبار کن فکاں سیدنا وشفیعنا و مولانا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علم غیب پر ایک مبسوط کتاب

علم غیب مصطفی ﷺ

تصنیف وتالیف: آفتابِ خطابت حضرت مولانا ڈاکٹر

سید شاہ محمود صفی اللہ حسینی وقار پاشاہ صاحب قبلہ مدظلہ العالی

مرتب

مولانا حافظ محمد فاروق قادری صاحب

معاون مرتب

حکیم سید محمد عثمان حسینی ذکی عفی عنہ

ناشر

ریاضِ مدینہ پبلیکیشنز

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جملہ حقوق بحق مرتب محفوظ ہیں

نام کتاب : علمِ غیب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

تالیف : آفتابِ خطابت حضرت مولانا ڈاکٹر
سید شاہ محمود صفی اللہ حسینی وقار پاشاہ صاحب قبلہ مدظلہ العالی

ترتیب : حافظ وقاری محمد فاروق قادری صاحب

اشاعت : رجب المرجب ۱۴۳۸ھ، اپریل ۲۰۱۷ء

تعداد : 3000

قیمت : 50/- روپئے

مطبع : انوار گرافکس 9390045494

ناشر : ریاضِ مدینہ پبلی کیشنز، ریاض مدینہ، مصری گنج۔ حیدرآباد

ملنے کا پتہ

- بارگاہِ حضرت خواجہ محبوب اللہ قدس سرہ، قاضی پورہ۔ حیدرآباد
- ریاضِ مدینہ اسلامک سنٹر، ریاضِ مدینہ، مصری گنج۔ حیدرآباد
- جامع مسجد، مسجد نور، سینک پوری، سکندرآباد

فون نمبرات: 7075855512 / 9701325667

فہرست

نشان سلسلہ	مضامین	صفحہ نمبر

باب علم غیب (حال)

باب علم غیب (مستقبل)

عرضِ ناشر

الحمد للہ رب العالمین و العاقبۃ للمتقین و الصلوٰۃ و السلام علی من کان نبیاً و اٰدم بین الماء و التین. اما بعد.

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم اور سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقہ وطفیل ایک علمی شہ پارہ بنام ''علمِ غیبِ مصطفیٰ ﷺ'' ریاضِ مدینہ پبلیکیشنز کی وساطت سے ہدیۂ ناظرین کیا جارہا ہے۔ منکرین ومعترضینِ علمِ غیب نبی کی منہ شگافیوں کے مدِّ نظر ایسی ایک کتاب کا وجود میں آنا ناگزیر تھا۔ الحمدللہ علی احسانہ تعالیٰ بہت قلیل مدت میں یہ کتاب زیور طباعت سے آراستہ ہوکر منظرِ عام پر آرہی ہے۔اس کتاب میں ترسٹھ (63) احادیث شریفہ کو مرتب کر کے فاضل مؤلف حضرت مولانا ڈاکٹر سید محمود صفی اللہ حسینی وقار پاشاہ صاحب مدظلہ نے منکرین کے اعتراضات کا علمی جواب پیش کیا ہے۔

کتاب کی ایک اور خصوصیت یہ ہے کہ عصر حاضر کے تقاضہ کے مطابق حدیث کے ترجمہ کو رومن اسکرپٹ (Roman script) میں تحریر کر کے اُردو سے ناواقف نئی نسل کیلئے اس کتاب کے پڑھنے اور سمجھنے میں بڑی آسانی پیدا کردی ہے۔اور ساتھ ساتھ ہر حدیث کی مختصر تشریح وتوضیح سے قاری کیلئے مضمون کا فہم بھی آسان ہوگیا ہے۔

اس سلسلہ میں جناب حافظ محمد فاروق قادری صاحب کی اعانت بہت ہی قابلِ قدر ہے۔کسی بھی کتاب کی اشاعت کیلئے درکار رقم ایک مسئلہ ہوتی ہے لیکن الحمدللہ محمد اعظم صاحب، سید اشفاق ثقلین صاحب، محمد ظفر صاحب، محمد سراج صاحب، محمد نعمت اللہ صاحب، محمد عبدالقادر ربانی صاحب اور محترمہ افسر بیگم صاحبہ کے تعاون زر نے اس کام کو بہت آسان کردیا۔ فجز اہم اللہ خیر الجزاء۔ اللہ تعالیٰ اس کاوش کو قبول فرمائے اور تمام معاونین اور مؤلف موصوف کو صحت سے رکھے اور ان کے روزگار میں برکت عطا فرمائے اور مزید ایسے کارِ خیر انجام دینے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین بجاہ طٰہٰ و یٰسٓ صلی اللہ علیہ وسلم۔

احقر العباد

حکیم سید محمد عثمان حسینی ذکی قادری

رکن ریاضِ مدینہ پبلیکیشنز

شرف انتساب

اَلحمد للہ کفی و الصلوٰۃ والسلام علی المصطفی و علی عبادہ الذین اصطفیٰ

حضور ختم مرتبت علیہ التحیۃ والثناء کے علم غیب سے متعلق اس قلمی کاوش بہ نام ''علم غیب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم'' کو میں اپنے روحانی مقتداء اور پیشواء قطب الاقطاب حضور سیدنا خواجہ محبوب اللہ قدس سرہٗ سے منسوب کرنے کی سعادت حاصل کررہا ہوں اور اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ احقر کے اس کام کو درجۂ قبولیت عطا فرمائے اور اس بے بساط کیلئے اس کو توشۂ آخرت بنادے۔ آمین بجاہ طٰہٰ ویٰسین صلی اللہ علیہ وسلم

سنگِ آستانہ سرکار محبوب اللہ قدس سرہٗ
ڈاکٹر سید محمود صفی اللہ حسینی وقار پاشاہ قادری

تقریظ

الحمد لله رب العالمین والصلوٰة والسلام علی حبیبه و محبوبه

مجھے یہ سن کر بہت خوشی ہو رہی ہے کہ برادر عزیز مولوی سید شاہ محمود صفی اللہ وقار پاشاہ صاحب نے ایک مختصر سہی لیکن علم غیب جیسے معرکتہ الآراء عنوان پر ایک رسالہ لکھا ہے جو ہر طرح مکمل جامع و مانع ہے اس سے قبل بھی اختیارات مصطفیٰ کے عنوان پر ان کا ایک رسالہ شائع ہوا ہے جس میں یہ خیال بھی رکھا گیا ہے کہ قارئین تھوڑے وقت میں اہم مسائل کو پڑھ لیں اور عبارت بھی اتنی سلیس رکھی گئی ہے کہ بغیر کسی دشواری کے اہم مسائل بہ آسانی ذہن نشین ہو جائیں۔ ہمارے دادا پیر صاحب قبلہ ایک مقام پر فرماتے ہیں

تعریف آپ کی نہ کریں ہم تو کیا کریں یہ تو غذا ہے دل کی مزہ ہے زبان کا

خداوند قدوس اپنے حبیب پاک کی مدحت میں ارشاد فرماتا ہے "**عالم الغیب فلا یظهر علی غیبه احدا الا من ارتضی من رسول**"(پ:۲۹،س:جن،رکوع:۳)

اس آیت پاک میں لفظ 'الا' استثنیٰ جو مزہ دے رہا ہے وہ اہل علم ہی اس سے مزہ لیتے ہیں اس چھوٹی سی عبارت میں قلم کی خامہ فرسانی کی گنجائش نہیں ہے۔

بحر حال میں اپنے اس مختصر مضمون کو جو تقریظ کے طور پر زیر نظر کتاب میں طبع کیا جا رہا ہے، سمیٹ کر دعا کرتے ہوئے ختم کرنا چاہتا ہوں کہ پروردگار اس کتاب کو شرف قبولیت عطا فرمائے جو لوگ غیب کے مسئلہ میں گستاخِ رسول بنے جا رہے ہیں تو ان کی مدد فرمائے کہ وہ رسول کی گستاخی سے باز آئیں اور حُب رسول کی جھلک ان میں پیدا ہو۔ اور بقول کسے

گستاخِ مصطفیٰ سے محبت کی بات کیا مڑ کر بھی دیکھنا انہیں جی چاہتا نہیں

حضرت علامہ سید محمد صدیق حسینی عارف قادری قبلہ مدظلہ العالی
سجادہ نشین بارگاہ حضور سیدنا خواجہ محبوب اللہ قدس سرہ

تقریظ

علم، صفتِ خداوند عالم ہے۔ وہ عالم الغیب والشہادہ ہے یعنی خالق کائنات ایسے علم کا حامل بھی ہے جو ظاہر ہو چکا اور ایسے علم کا حامل بھی ہے جس کا ابھی تک بھی ظہور نہیں۔ صفت علم انسان ہی کو نہیں بلکہ کائنات کی مختلف مخلوقات کو عطا ہوئی۔ نوری مخلوق کو عطا ہوئی ناری مخلوق کو عطا ہوئی۔ یہ علم یہ صفت نہ صرف انسان رکھتے ہیں بلکہ شجر بھی رکھتے ہیں، حجر بھی رکھتے ہیں، چرند پرند بھی رکھتے ہیں اور نہ جانے کون کون رکھتے ہیں۔ کسی کو وافر علم سرفراز ہوا کسی کو کم ملا کس کو کتنا علم ملا یہ خداوند قدوس ہی جانتے ہیں۔ یہ بھی قابل غور نکتہ ہے کہ یہ صفت کس کی وساطت سے کس کس کو ملی اور کتنی ملی۔

ذرا غور کیجئے جب اللہ پاک تخلیق آدم کا ارادہ فرمایا تو فرشتوں سے کہا **انی جاعل فی الارض خلیفة** میں زمین پر اپنا ایک خلیفہ بنانا چاہتا ہوں تو فرشتوں نے کہا **اتجعل فیھا من یُفسد فیھا و یَسفک الدماء و نحن نسبح بحمدک و نقدس لک**۔ کیا زمین پر ایک ایسے کی تخلیق فرمانا چاہتے ہیں جو وہاں جھگڑا فساد برپا کرے اور خون خرابہ کرے۔ فرشتوں کے اسی جملہ سے یہ ظاہر ہو رہا ہے کہ انہیں ایسا علم بھی ہے جو ابھی ظاہر نہیں ہوا ہے تو یہ علم انہیں کہاں سے ملا کون سکھایا اور پروردگار نے اس کی تردید بھی نہیں کی اور ہم دیکھ رہے ہیں کہ دنیا میں فساد برپا ہو رہا ہے خون خرابہ ہو رہا ہے۔ حضرت آدم کو سجدہ کا حکم دیا گیا تو عزازیل نے **خَلَقْتَنِیْ من نارٍ و خَلَقْتَہٗ مِنْ طِیْن** تو نے مجھے آگ سے پیدا کیا اور آدم کو مٹی اور پانی سے پیدا کیا یعنی آگ کی افضلیت اور مٹی اور پانی کی خرابیوں کی خصوصیت کا علم شیطان کو کہاں سے ملا۔ عدول حکمی کی بات الگ ہے مگر یہ علم کا وجود شیطان کی ذہن میں کہاں سے آیا۔ اللہ پاک نے اس کی تردید نہیں کی۔ کہیں قرآن و حدیث میں ایسی کوئی روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو یہ سب باتیں سکھادی تھیں ایسی کوئی روایت ہے تو بتائے۔ ہم تو یہ جانتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے

بظاہر پہلے شاگرد حضرت آدم ہیں کہ اللہ پاک نے فرمایا کہ **و علّم آدم الاسما کلھا** کہ ہم نے آدم کو تمام اسماء سکھا دیئے۔ سکھانے والا خالق کل اور سیکھنے والے حضرت آدم تو یہ نوری اور ناری مخلوق کا علم آیا کہاں سے۔

اس نکتہ کو سمجھنے سے پہلے اس حقیقت پر غور کیجئے کہ اصل ذات جہاں جہاں موجود ہوتی ہے اس کے صفات اور کمالات وہاں وہاں کم وبیش پائے جاتے ہیں مثلاً مشک اگر عود وغیرہ یہ خوشبو رکھنے والے اشیاء میں ان سے عطر بنایا جاتا ہے تو یہ صرف خوشبو ہی نہیں عطا کرتے بلکہ ان میں موجود گرمی کی وجہ سے گرم طبیعت کے لوگوں میں ہاتھوں میں گرمی کانوں سے بھپکارے بعض لوگوں کو ناک سے نکسیر وغیرہ کی کیفیت بھی شروع ہوجاتی ہے کیونکہ مشک اگر وغیرہ میں گرمی کی صفت ہے اسی طرح گلاب صندل وغیرہ یہ بھی خوشبو کے حامل اشیاء ہیں مگر اس کی سرد صفت کہیں نزلہ پیدا کردیتی ہے کہیں دماغی بے چینی کا سبب بن جاتی ہے۔

اب اس کے بعد کائنات پر نظر ڈالئے اس کے وجود کی وجہ تسمیہ دیکھئے اور پہلی خلقت کون ہے اس کی تحقیق کیجئے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں **انا من نور اللہ و کل شیء من نوری** ۔حدیث قدسی ہے **لولاک لما خلقت الافلاک** ۔اے حبیب پاک آپ نہ ہوتے تو میں زمین وآسمان کو پیدا نہ کرتا تو معلوم ہوا کہ کائنات کی اصل حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اورانہی کے نور کے سب تماشے ہیں۔نور وہ بھی کس کا خالق کائنات کا خالق کائنات کے تمام صفات نور محمدی صلی اللہ علی ہوسلم میں ہیں اور نور محمدی سے جو جو اشیاء بنے جس جس کا وجود ہوا ان میں نور محمدی کے صفات وکمالات کا کم وبیش موجود ہونا یقینی ولازمی ہے۔کیا عجیب ہے کہ علم خداوندی بوساطت نور محمدی فرشتوں کو ملا ہو کیونکہ ان کے استاد کا ہمیں علم نہیں احادیث کی روشنی سے ہمیں اس کا بھی علم ملا ہے کہ جب نور محمدی کی تخلیق ہوئی تو وہ نور ہزاروں سال اللہ پاک کے اسماء گرامی کا ورد کرتا رہا۔عبدیت پر معبود حقیقی کے کرم کی بارش ہوئی تو فیضان کرم کچھ مخلوق کے حصہ میں آیا اور کچھ محروم رہے۔ایسا کیوں ہوا؟ اسی لئے کہ اللہ تعالیٰ خالق ارض وسما ہی نہیں خالق روح وقلم ہی نہیں خالق جن وملک ہی نہیں خالق جنت ودوزخ بھی وہی ہیں بلکہ خالق

کل کائنات بھی وہی ہیں ان کی شان سبحان الملک المعبود ہے، سبحان الملک المقصود ہے، سبوح قدوس ربنا ورب الملائکۃ والروح بھی وہی ہیں۔ وہ ایسی پاک ذات ہیں کہ کوئی خراب صفت ان سے منسوب بھی نہیں کی جاسکتی۔ وہ علی کل شیءٍ قدیر ہو کر بھی وہ نہ جھوٹ بول سکتے، نہ خراب حرکت کر سکتے نہ سوتے نہ اونگتے۔ اب جو ان کی تخلیق ہے دوزخ اس کو کون بھرے؟

تخلیق حضرت آدم علیہ السلام کے بعد فرشتوں کو حکم دیا کہ آدم کو سجدہ کریں سب فرشتے سجدہ کئے سوائے ابلیس کے۔ ابلیس سے دو غلطیاں سرزد ہوئیں ایک عدول حکمی دوسرے تاویل علم علم کی تشریح کی جاسکتی ہے توضیح کی جاسکتی ہے مگر تاویل گناہ ہے کیونکہ تاویل میں اپنی ناقص سوچ فکر شامل ہوتی ہے جو خطا ہے۔ شیطان لعنتی کر دیا گیا۔ شیطان نے عرض کیا **انظرنی الی یوم یبعثون** جواب دیا گیا **انک من المنظرین** ۔ پھر اس نے کہا **ولاغوینھم اجمعین الا عبادک منھم المخلصین** میں تمام اولاد آدم کو بھٹکا دیتا ہوں سوائے ان بندوں کے جس کو تو نے مخلص بنا دیا ہے۔ پروردگار کا ارشاد ہوا **قال ھذا صراط علی مستقیم** ہاں یہ بات ٹھیک ہے اس کے بعد ارشاد ہوا **ان عبادی لیس لک علیھم سلطان** میرے بندوں پر تیری حکومت نہیں چلے گی۔ اس بات کی توضاحت کی جاچکی کہ علم ظاہر ہو کہ علم غیب، بوساطت رسول یا یوں کہو کہ بصدقہ رسول نوری مخلوق ناری مخلوق انسان جانور چرند پرند زمین کے اندر رہنے والی مخلوق سب کو کم وبیش ملا۔ معیارات مختلف ہیں اس سے کسی کو انکار نہیں۔ اب رہا معاملہ آقا دو جہاں کے علم غیب کے معیار کے متعلق مختلف آوازیں اٹھ رہی ہیں خالق کائنات کی طرح حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے علم کو سمجھنا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پروردگار سے برابری کے مترادف ہے اور یہ شرک ہے۔ مگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے علم کے بارے میں ہماری ناقص عقل کچھ سمجھے تو کچھ کہا جاسکتا تھا اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم خود فرما رہے ہوں تو ان کے حکم کی اپنی ناقص عقل سے ترجمانی کی کوشش کرنا تاویل ہے اور یہ شیطانی صفت اور رسول پر ایمان میں کمی کی علامت ہے۔ اللہ پاک ہم کو شر اور وساوس شیطان سے بچائے آمین۔

آدم کے زمین پر اترنے کے بعد جب جب شیطان کا زور بڑھنے لگا مخلص بندوں کو بھیجا

جا تا رہا اور یہ کام قیامت تک جاری رہنے والا ہے کیونکہ دین مکمل ہوگیا رسالت ونبوت کے ختم ہونے کا اعلان کر دیا گیا مگر مخلص بندوں کے اختتام کا کہیں اعلان نہیں بلکہ حکم یہ ہے کہ کونوا مع الصادقین دوسری جگہ حکم ہے کہ **فاسئلوا اھل الذکر ان کنتم لاتعلمون** اگر تم کو علم نہیں تو کسی صاحب علم سے پوچھ لیا کرو۔

مولانا وقار پاشاہ سلمہ الباری حضرت محبوب اللہ کے لخت جگر اور محبوب اللہ ثانی کے نبیرہ ہیں، ان ہستیوں کے نور نظر ہیں جن کے متعلق شیطان نے اللہ پاک سے وعدہ کیا ہے کہ میں تیرے مخلص بندوں یعنی محبوبوں کو نہیں بھٹکاؤں گا۔ یہ کسی علم کی تشریح کر سکتے ہیں توضیح کر سکتے ہیں مگر تاویل کی جرأت ان کی سرشت ہی میں نہیں۔ ان سے قریب ہونا ان کی باتوں کو سننا ان کی کتابوں کو پڑھنا ان کے نکات نظر کو قبول کرنا حکم کونوا مع الصادقین کی تعمیل ہے۔

حضرت مولانا حکیم سید ابوعبداللہ الحسین شہنشاہ قادری مدظلہ العالی

تقریظ

الحمد لله عالم الغیب فلا یُظهر علی غیبه احدًا الامن ارتضیٰ من رسول. والصلاۃ والسلام علی سیدنا محمد الذی قال الله فی شانه وماهو علی الغیب بضنین. هو نبی الله المصطفی والرسول. و علی خلفائه الراشدین و سبطیه الکریمین و بضعته البتول و اصحابه اولی المعرفة والفراسة والتفقة والعقول. امام بعد.

علم اللہ تعالیٰ کی صفت ہے اور وہ جس کو چاہتا ہے اپنے علم کا صدقہ عطا کرتا ہے اور جس کو چاہتا ہے محروم رکھتا ہے۔ امام حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے: العلم علمان چنانچہ مختلف اعتبارات سے علم کی دو قسمیں بیان کی گئی ہیں۔ (۱) علم الادیان اور علم الابدان۔ (۲) علم ظاہری اور علم باطنی (۳) علم باللسان اور علم بالقلب (۴) علم نافع اور علم غیر نافع (۵) علم کسبی اور علم وہبی (۶) علم شہادت اور علم غیب وغیرھا۔ اس بات میں کسی شک وشبہ کی گنجائش نہیں ہے کہ ہر علم کا مالک ومعطی ذات وحدہ لاشریک ہے۔ اس کی عطا کے بغیر کوئی بھی کسی درجہ میں بھی علم سے بہرہ ور نہیں ہوسکتا۔ اس حقیقت پر ایمان رکھنا شرک کی جڑوں کو کاٹ دیتا ہے اور سچ بات تو یہ ہے کہ اس مسئلہ پر خیر القرون سے آج تک اہل اسلام میں کوئی اختلاف ہی نہیں رہا۔ جو لوگ نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے علم غیب کے قائل نہیں ہیں وہ بھی علم غیب نبی کو جزوی وعطائی اعتبار سے ماننے پر مجبور ہیں اور جو لوگ نبی مکرم صلی اللہ علی ہو سلم کے علم غیب کے قائل ہیں وہ بھی علم غیب ذاتی یا علم غیب کلی کو نہیں مانتے۔ اس طرح بنیادی واساسی اعتبار سے تو کوئی اختلاف نہیں البتہ بعض ایمان کی حقیقت سے ناآشنا مسلمانوں نے، جنہوں نے محض توحید کی رٹ لگانے کو ایمان کا ماحصل سمجھ رکھا ہے، اپنی شقاوت قلبی کے سبب اس مسئلہ کو مانع توحید سمجھ رکھا ہے۔ مجھے تعجب ہوتا ہے ان لوگوں پر جو

نبی کے علم غیب کا انکار کرتے ہیں حالانکہ اثبات علم غیب نبی پر دلائل بھرے پڑے ہیں۔ ایسی ذخیرہ میں سے حضرت مولانا ڈاکٹر سید محمود صفی اللہ حسینی وقار پاشاہ مدظلہ العالی نے مشتے نمونہ ازخروارے چند دلائل اکٹھا فرمائے ہیں جو منکرین علمل غیب کو آئینہ دکھانے کیلئے کافی و شافی ہیں۔اس پس منظر میں العلم علمان کے حوالہ سے فقیر صرف یہ پوچھنا چاہتا ہے کہ جب علم کی دو ہی قسمیں ٹھہری تو منکر علم غیب بتائے کہ زیر نظر کتاب میں جو دلائل اکٹھا کئے گئے ہیں ان کا تعلق علم غیب سے ہے یا علم شہادت سے؟ اور اگر علم غیب سے ہے تو انکار کی کیا گنجائش ہوسکتی ہے!!

بعض لوگ نبی کے علم غیب عطائی کا یکسر انکار نہیں کرتے بلکہ نبی کو عالم الغیب ماننے سے انکار کرتے نظر آتے ہیں۔ایسے لوگوں کی کوتاہ فکری پر سر پیٹنے کو جی چاہتا ہے۔یہ تو وہی بات ہوئی کہ کسی کے علم کو ماننا اوراس کے عالم ہونے کا انکار کرنا۔اگر انکا سمجھنا ہے کہ عالم الغیب صرف اللہ تعالیٰ ہے اور یہ صفت کسی اور کیلئے زیبا نہیں تو پھر وہ یہ بتائیں کہ عالم الشہادۃ کون ہے؟ وہ بھی تو اللہ تعالیٰ ہی ہے۔پھر کیا کسی کو عالم شہادت بھی نہ مانوگے؟ اگر دونوں اقسام کے علوم کی نفی کر بیٹھوگے تو کسی بندۂ مومن کو عالم کہنا ہی شرک ہوجائے گا۔پھر تم ایک دوسرے کو عالم کہنا ہی چھوڑ دو۔

اس سلسلہ میں ایک اور اہم بات ذہن نشین رکھنا چاہئے کہ ایک شخص کا علم دوسرے کیلئے اس وقت تک غیب ہی ہوتا ہے جب تک کہ وہ اپنا علم ظاہر نہ کرے۔یعنی کسی کے عالم ہونے کا اقرار اس کے علم کے اظہار پر منحصر ہے۔وہ اپنا علم ظاہر کرے تو اس کے علم کی تصدیق ہوسکتی ہے ورنہ نہیں۔لیکن کسی کے علم کی تردید کی کوئی صورت ہی نہیں ہے۔علم کا ظاہر نہ ہونا جہل کو ظاہر نہیں کرتا لہٰذا کسی کے علم کا انکار اس وقت تک ممکن نہیں ہے جب تک جہل ظاہر نہ ہوجائے۔اس اعتبار سے دیکھا جائے تو معلوم ہوگا کہ علم کی تصدیق کا تعلق علم شہادت سے ہے اور تردید کا تعلق علم غیب سے ہے۔مجھے تعجب ہوتا ہے ان لوگوں کی کوتاہ

فکری اور کج فہمی پر جو نبی کے علم غیب کا انکار کر کے گویا اپنا علم غیب ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

زیرِنظر کتاب ''علم غیب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم''، میں علم غیب مصطفیٰ کے اثبات میں دلائل کو اکٹھا کیا گیا ہے۔ چنانچہ علم غیب نبی کی تردید میں بطور دلیل قرآنی آیات پیش کرنے کی کوشش کرنے والوں سے میرا صرف ایک سوال ہے کہ پہلے اثبات میں آنے والی دلیلوں کا تنگ نظری کی عینک اتار کر جائزہ لیں اور اس کے بعد ہی ان آیات قرآنیہ کی حکمتوں کے سمندر میں غوطہ لگائیں جو وہ اپنی دلیل کے طور پر پیش کرنے کی جسارت بے جا کر رہے ہیں ورنہ ان کا خود ساختہ اشکال کبھی دور نہیں ہوسکتا۔

یاد رکھنے کی ضرورت ہے کہ قرآن وحدیث میں کہیں بھی علم غیب نبی کی تردید نہیں کی گئی ہے بلکہ ظالم وسرکش کافروں کے سامنے علم غیب کے اظہار کی نفی کی گئی ہے کیونکہ علم غیب ایک خزانہ ہے اور خزانہ کا پتہ سارقوں کو نہیں دیا جاتا ہے۔

کہا ''قل لا اقول'' اللہ نے ''عندی خزائن'' پر
پتہ سب کو دیا جاتا نہیں ہے۔ یہ خزانہ ہے

یاد رکھو، اگر علم غیب نبی کا انکار کروگے تو وما ھو علی الغیب بضنین اور لاتسئلوا عن اشیاء ان تبدلکم تسؤکم جیسی آیتوں میں پوشیدہ اسرار کبھی منکشف نہیں ہو پائیں گے۔ سچ تو یہ ہے کہ ایمان کا دار و مدار ہی نبی کی غیب دانی پر ہے اور نبی بولتے ہی ہیں غیب کی خبر دینے والے کو۔

مومنین کی بنیادی صفات بلکہ شرط ہی الذین یؤمنون بالغیب ہے اور یہ غیب نبی کی غیب دانی کے سوا ہے ہی کیا؟

مختصر یہ کہ یہ موضوع ایمان کے مبادیات میں شامل ہے اس لئے ضروری ہے کہ اس کتاب کا مطالعہ کریں اور اپنے ایمان وعقیدے کو درست کریں۔ اس کتاب کا نام ''علم غیب

مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم‘‘ رکھا گیا ہے لیکن جب میں نے اس کی اشاعت کی تاریخ پر غور کیا تو حیرت کی انتہاء نہ رہی کہ ’’علمِ غیب محمد بن عبداللہ‘‘ میں ۱۴۳۸ ہجری نکل آئی۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو عقل سلیم اور ایمان کامل نصیب فرمائے اور اپنے نبی کے ساتھ انکا رشتہ غلامی مضبوط کرے۔ آمین بجاہ طٰہٰ ویٰسین والحمد للہ رب العالمین۔

بندۂ ہیچمیدان
(مولانا) ڈاکٹر سید غوث علی سعید (احمد حنبلی) صاحب
عفا اللہ تعالیٰ عنہ

قطعہ تاریخ طباعت

”علم غیب مصطفیٰ“

ہے خدائے پاک کا شکر جزیل	ہم کو دکھلائی مدینے کی سبیل
بات ہم سے کیا ہو ان کے علم کی	ہے معلم جن کا خود رَبِّ جلیل
مصطفیٰ کے علم میں کیا کچھ نہیں	کیا فرات و دجلہ، کیا دریائے نیل
علمِ غیب سید الکونین کا	اس رسالے میں ہے تذکارِ جمیل

فکرِ احمد نے کہی تاریخ طبع

”علم غیب مصطفیٰ شہرِ اصیل“

۲۰۱۷ء

نتیجۂ فکر

(مولانا) ڈاکٹر سید غوث علی سعید (احمد حنبلی) صاحب

عفا اللہ تعالیٰ عنہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مقدمہ

الحمد لله رب العالمين والصلوٰة والسلام على سيد الانبياء والمرسلين و على اٰله الطيبين الطاهرين و اصحابه اجمعين.

هُوَ اللّٰهُ الَّذِىُ لَاا لِهَ اِلَّا هُوَ عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمَ.

(سورہ حشر، پارہ:۲۸)

ترجمہ: وہی اللہ ہے جس کے سواء کوئی معبود نہیں غیب مطلق کا جاننے والا اور حاضر و ناظر کا جاننے والا وہی بڑا مہربان اور رحم فرمانے والا ہے۔

اس آیت شریفہ میں اللہ تعالیٰ نے اپنے عالم الغیب وشہادۃ ہونے کا اعلان فرمایا۔غیب وہ ہے جو ہم سے پوشیدہ ہے اور شہادہ وہ ہے جو ظاہر ہے یا سامنے ہے۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ خالق کل سے کوئی شئے مخفی چھپی ہوئی نہیں تو اس کیلئے غیب ہی نہیں تو معلوم ہوا کہ غیب کا تعلق مخلوق کے علم سے ہے۔ ہمارے لئے فرشتے آسمانی مخلوقات جنت و دوزخ لوح وقلم عرش وکرسی احوال قبر، حیات بعد ممات، حشر ونشر سب غیب ہے لیکن یہ ساری چیزیں جو ہماری نگاہوں سے پوشیدہ ہونے کی وجہ سے غیب کہلاتی ہیں ان سب پر ایمان ہمارے ایمان کا لازمی حصہ ہے۔ان کا انکار کفر ہے لیکن ان سب پر ایمان وایقان کیلئے سب سے پہلے نبی پر ایمان ضروری ہے۔ یہاں تک کہ ذاتِ باری کی صفات اور اس کے اسماء بلکہ اس کی احدیت یہ سب نبی کے وسیلہ سے ہم کو معلوم ہوئیں تو ایمان بالغیب کی اصل نبی پر ایمان ہے۔تمام لغات عربیہ اور لغت قرآن وحدیث میں لفظ نبی پیغمبری منصب کیلئے خاص ہے۔لفظ نبی کے عربی لغت میں دو مادّے بتلائے گئے ہیں۔(۱) نبا اور (۲) نبو۔

اس اعتبار سے نبی اُس مقدس ذات کو کہتے ہیں جسے اللہ تعالیٰ نے غیب کی خبر دی ہو یا جو

اپنی اُمت تک غیب کی خبر پہنچائے۔ایمان بالغیب نبی پر ایمان سے مشروط ہے اگر نبی کے علم غیب کا انکار کیا جائے تو غیب کی ساری چیزیں معرضِ بحث میں آجاتی ہیں۔ کیونکہ ان کا تعلق ہمارے حواس کے علم یعنی علم محسوسات سے نہیں ہے ہمارے علم کیلئے اللہ تعالیٰ نے حواس خمسہ یعنی پانچ حسّی طاقتیں ہمیں عطا کی ہیں جو مادّی اشیاء کے ادراک و وجدان کیلئے ضروری ہیں۔ جیسے رنگ، بُو، مزہ، آواز اور سرد و گرم سخت و نرم ہر ایک حس کیلئے الگ الگ عضو اللہ تعالیٰ نے عطا کئے ہیں۔ دیکھنے کیلئے آنکھ دی ہے سونگھنے کیلئے ناک، سننے کیلئے کان، چکھنے کیلئے (ذائقہ کیلئے) زبان، سرد و گرم سخت و نرم کے احساس کیلئے لمس یعنی بدن سے چھونا، جو شئے، حواس خمسہ کی دسترس سے باہر ہو وہ غیب ہے اور اس کے برخلاف اگر حواس کی پکڑ میں دسترس میں آجائے تو وہ غیب نہیں تفسیر کبیر میں امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ نے یُؤْمِنُوْنَ بِالْغَیْبِ کے تحت تحریر فرمایا کہ یہ جمہور مفسرین کا قول ہے کہ ''اِنَّ الْغَیْبَ ھُوَ الَّذِیْ یَکُوْنُ غَائِبًا مِنَ الْحَاسَّۃِ ثُمَّ ھٰذَا یَنْقَسِمُ مَاعَلَیْہِ دَلِیْلٌ وَ اَیْ مَالَا دَلِیْلٌ عَلَیْہِ ''یعنی غیب وہ ہے جو حواس سے سے چھپا ہوا ہو پھر اس کی دو قسمیں ہیں ایک جس پر دلیل ہو دوسری جس پر دلیل نہیں۔

تفسیر روح البیان میں علامہ اسماعیل حقی رحمۃ اللہ علیہ نے غیب کی تعریف اس طرح کی ''وَمَا ھُوَ غائب عَنِ الحِسّ وَ الْعَقلِ غَیْبَۃٌ کَامِلَۃٌ بِحَیْثُ لَا یُدْرِکُ بِوَاحِدٍ مِنْھَا اِبْتِدَاءً بِطَرِیْقِ الْبَداھۃِ وَھُوَ قِسْمَانِ قِسْمٌ لَا دَلِیْلٌ عَلَیْہِ وَ قِسْمٌ نَصَبَ عَلَیْہِ دَلِیْلٌ ''غیب وہ ہے جو حواس اور عقل سے پورا پورا چھپا ہوا ہو اس طرح کہ کسی ذریعہ سے بھی کُھلا ہوا اور واضح نہ معلوم ہو سکے۔غیب کی دو قسمیں ہیں ایک وہ جس پر دلیل نہ ہو دوسری وہ جس پر دلیل قائم ہو سکے۔یعنی غیب وہ ہے جو وسائل حسی، عقل اور ادراک سے نہ معلوم کیا جا سکا اس کا تعلق کسب سے نہیں بلکہ یہ علم عطائی یعنی وہبی ہے اور نبوت منصب وہبی ہے جو عبادت و ریاضت اور کسب سے حاصل نہیں کی جا سکتی۔عام انسانوں کیلئے علم کی تین اقسام ہیں ایک حِسّیات دوسری وجدانیات اور تیسری بدیہیّات ان تینوں کا تعلق قوت جسمانی سے ہے، ٹھیک اسی طرح کشف، الہام اور وحی کا تعلق روحانیات سے ہے۔ان میں کشف اور الہام انبیاء کے سواء مومنین صالحین

مقبولین کیلئے ثابت ہے لیکن وحی یہ خاصۂ نبوت ہے یعنی اللہ تعالیٰ انبیاء علیہم السلام کو بذریعہ وحی کئی باتوں پر مطلع فرماتا ہے جیسے حضرت نوح کے واقعہ کا تذکرہ فرما کر ارشاد فرایا کہ ''تِلْکَ مِنْ اَنْبَاءِ الْغَیْبِ نُوْحِیْھَا اِلَیْکَ مَا کُنْتُ تَعْلَمُھَا اَنْتَ وَلَا قَوْمُکَ مِنْ قَبْلِ ھٰذَا ''۔ (سورہ ہود) یہ غیب کی خبریں جن کو ہم آپ کی طرف وحی کرتے ہیں جو آپ اور آپ کی قوم اس سے پہلے نہ جانتے تھے۔اس سے صاف ظاہر ہے کہ نبی کے علم غیب کا ماخذ علم الٰہی ہے اور یہ رب کی عطا ہے کہ وہ جن باتوں پر چاہے اپنے محبوب پسندیدہ چنندہ رسولوں یا نبیوں کو مطلع فرمائے جیسا کہ سورہ ال عمران میں ارشاد ہوا ''وَمَا کَانَ اللّٰہُ لِیُطْلِعَکُمْ عَلَی الْغَیْبِ وَلٰکِنَّ اللّٰہَ یَجْتَبِیْ مَنْ رُّسُلِہٖ مَنْ یَّشَاءُ ''۔

ترجمہ: اور اللہ عام ایمان والوں کو غیب پر مطلع نہیں فرماتا مگر یہ کہ رسولوں میں سے جنہیں چاہتا ہے چُن لیتا ہے۔

معلوم ہوا کہ وہ جس رسول کو چاہے منتخب فرمائے یہ اس کا اختیار ہے۔حضرت مریم کا قصہ قرآن میں مذکور ہوا اور پھر اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ ''ذَالِکَ مِنْ اَنْبَاءِ الْغَیْبِ نُوْحِیْہِ اِلَیْکَ وَمَا کُنْتُ لَدَیْھِمْ اِذْیُلْقُوْنَ اَقْلَامَھُمْ اَیُّھَا یَکْفُلُ مَرْیَمَ وَمَا کُنْتَ لَدَیْھِمْ اِذْ یَخْتَصِمُوْنَ ''(آل عمران)

ترجمہ: یہ غیب کی خبروں میں سے ہے جو ہم آپ کی طرف وحی کرتے ہیں کہ آپ اس وقت ان کے پاس موجود نہ تھے جب وہ جھگڑا کر رہے تھے۔اس طرح واقعات ماضی کی طرف اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی نہ صرف رہبری فرمائی بلکہ بعض موقعوں پر ان کی تفصیل بیان فرمائی اور اس کا ذریعہ وحی الٰہی ہوا کرتا جیسے اصحاب کہف کا واقعہ بہت ہی تفصیل کیساتھ قرآن پاک میں مذکور ہوا۔ایسے ہی حضرت یوسف علیہ السلام کا قصہ جس کو قرآن نے احسن القصص بھی کہا ہے اسی میں ایک جگہ ارشاد ہوا کہ ذَالِکَ مِنْ اَنْبَاءِ الْغَیْبِ نُوْحِیْہِ اِلَیْکَ وَمَا کُنْتَ لَدَیْھِمْ اِذَا جَمِعُوْا اَمْرَھُمْ وَھُمْ یَمْکُرُوْنَ۔(سورہ یوسف)

ترجمہ: یہ غیب کی خبریں ہیں جن کو ہم آپ کی طرف وحی کرتے ہیں اور آپ اس وقت ان

کے پاس نہ تھے جبکہ وہ اپنا کام طئے کرنے لگے اور تدبیریں کر رہے تھے۔اس طرح آیات مذکورہ سے یہ معلوم ہوا کہ طبعی طریقہ علم سے ماسوا نبیوں رسولوں کواللہ تعالیٰ اپنی عطا سے بہت سے غیب یا مغیبات پر مطلع فرمادیتا ہے اور باخبر کردیتا ہے اوراس کا ذریعہ وحی ہوتا ہے۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جب یہ ارشاد فرمایا کہ مجھ پر میری اُمت پیش کی گئی اپنی اپنی مٹی کی صورتوں میں جیسے حضرت آدم پر پیش کی گئی تھی اور مجھے اس بات کا علم دیا گیا کہ مجھ پر کون ایمان لائے گا اور کون انکار کرے گا۔ جب یہ بات منافقین تک پہنچی تو انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے علم کا مضحکہ اُڑایا اور کہا کہ ہم تو ساتھ رہتے ہیں اور ہم کو ہی انہوں نے نہیں پہچانا۔اس پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے منبر پر کھڑے ہوکر اپنے خطبہ میں ارشاد فرمایا کہ **مَابَالُ اَقْوَامٍ طَعَنُوْا فِیْ عِلْمِیْ لَا تَسْأَلُوْنِیْ عَنْ شَیْءٍ فِیْمَا بَیْنَکُمْ وَ بَیْنَ السَّاعَةِ اِلَّا اَنْبَئْکُمْ**۔ترجمہ:ان قوموں کا کیا حال ہے جو میرے علم میں طعنہ زنی کرتے ہیں۔اب سے قیامت تک تم کسی چیز کے بارے میں پوچھو گے تو میں تمہیں بتادوں گا۔سورہ ہود، سورہ ال عمران اور سورہ یوسف کی مذکورہ آیتوں میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے جن الفاظ کے ذریعہ آیتوں کا آغاز فرمایا ہے وہ اس طرح ہیں۔

(۱) **تِلْکَ مِنَ اَنْبَاءِ الْغَیْبِ نُوْحِیْھَا اِلَیْکَ مَا کُنْتُ تَعْلَمُھَا** (الی آخر)

(سورہ ہود)

(۲) **ذَالِکَ مِنْ اَنْبَاءِ الْغَیْبِ نُوْحِیْہِ اِلَیْکَ وَمَا کُنْتُ لَدَیْھِمْ اِذْیُلْقُوْنَ** (الی آخر)

(سورہ آل عمران)

(۳) **ذَالِکَ مِنْ اَنْبَاءِ الْغَیْبِ نُوْحِیْہِ اِلَیْکَ وَمَا کُنْتَ لَدَیْھِمْ اِذَا جَمِعُوْا** (الی آخر)

(سورہ یوسف)

ان آیات کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے جو باتیں یا خبریں حضور کی طرف وحی فرمائیں ان کو مِنْ اَنْبَاءِ الْغَیْبِ فرمایا یعنی غیب کی باتیں یا غیب کی خبریں۔جب اللہ تعالیٰ خود غیب کا علم عطا کررہے ہیں تو پھر کس طرح حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے علم غیب کا انکار کیا جاسکتا ہے اور لفظ غیب خود اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ جو باتیں ہم اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف وحی کررہے ہیں وہ غیب

کی باتیں ہیں۔ نہ جانے کیوں بعض حضرات کو لفظ غیب سے اس درجہ وحشت ہے کہ وہ یہ لفظ سننا ہی نہیں چاہتے جو کچھ غیب حضور صلی اللہ علیہ وسلم جانتے ہیں وہ اللہ ہی کا عطا کردہ ہے۔ احادیث شریفہ میں ہے کہ جب کوئی ایمان والا کسی نیکی کا ارادہ کرتا ہے تو شیطان کو اس کا علم ہو جاتا ہے اور وہ اس کو اس نیکی سے باز رکھنے اور روکنے کی پوری کوشش کرتا ہے۔ سیدھی سی بات جس کو عقلِ سلیم قبول کرتی ہے وہ یہ کہ شیطان مردود بارگاہِ الٰہی ہے، دھتکارا ہوا ہے لیکن اس کو بھی اللہ تعالیٰ نے اتنا علم عطا کیا ہے کہ وہ ایمان والوں کے ارادوں اور عزائم سے باخبر ہوتا ہے تو قارئینِ کرام غور فرمائیں کہ مردود کو اللہ نے جب اتنا علم دیا ہے تو محبوب کو کتنا علم نہ دیا ہوگا۔ شیطان کا کام گمراہ کرنا ہے تو وہ گمراہ کرنے اور نیکی سے روکنے کا ہر حربہ استعمال کرتا ہے اور اپنے علم کی بنیاد پر یہ کام کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اپنے نبی علیہ السلام کو ہدایت کیلئے بھیجا ہے جس کا قرآن میں کئی مقامات پر ذکر ہوا ہے تو ان کو کیا کچھ علم نہ دیا ہوگا۔ آگے انشاء اللہ تعالیٰ احادیث شریفہ میں بہت سی اور باتوں کا ذکر ملے گا جیسے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے مشرق سے مغرب تک کا علم دیا گیا ہے۔ جو کچھ آسمانوں اور زمینوں میں ہے میں جانتا ہوں اور دنیا میں پیدا ہونے والے جنتیوں اور دوزخیوں کے نام اور ان کی تعداد کا مجھے علم ہے۔ حقیقت یہی ہے کہ عالم الغیب والشہادۃ نے اپنے حبیب کو جو کچھ سکھایا سو سکھایا سورۃ النجم میں ارشاد ہوا فَاَوْحٰى اِلٰى عَبْدِهٖ مَاۤ اَوْحٰى ۔ پس اس نے اپنے بندہ (بندۂ خاص) کی طرف وحی کی جو کچھ وحی کی۔ سکھانے والے نے کیا سکھایا کتنا سکھایا اور سیکھنے والے نے کیا سیکھا کتنا سیکھا یہ سکھانے والا جانے اور سیکھنے والا جانے۔ قرآن کریم اپنے متعلق یہ دعویٰ فرماتا ہے کہ ''لَا رَطْبٍ وَّ لَا یَابِسٍ اِلَّا فِیْ كِتٰبٍ مُّبِیْنٍ'' کوئی خشک اور تر ایسا نہیں کہ جو اس کھلی اور روشن کتاب میں نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے سورۃ الرحمٰن کی پہلی آیات میں ارشاد فرمایا کہ ''اَلرَّحْمٰنُ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ خَلَقَ الْاِنْسَانَ عَلَّمَهُ الْبَیَانَ''۔ ترجمہ رحمٰن نے (اپنے بندہ کو) پورا قرآن سکھایا۔ انسان کو پیدا کیا اور اس کو بیان سکھایا۔ تفسیر خازن میں ہے: قِیْلَ اَرَادَ بِالْاِنْسَانِ مُحَمَّدًا عَلَّمَهٗ بَیَانَ مَا كَانَ وَ مَا یَكُوْنُ ۔ یعنی انسان سے مراد حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہیں کہ آپ کو اگلے پچھلے امور کا بیان سکھا

دیا۔پس سارے علوم قرآنی کا جو حامل ہو اس کے علم کا کیا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔صاحب قصیدہ بردہ امام شرف الدین بوصیری رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا:

فَاِنَّ مِنْ جُوْدِکَ الدُّنْیَا وَ ضَرَّتَھَا
وَ مِنْ عُلُوْمِکَ عِلْمَ اللَّوْحِ وَ الْقَلَمِ

پس بیشک آپ کے جودوکرم کی دین ہے یہ دنیا اوراس کے مال واسباب اورلوح وقلم میں جو کچھ علم ہے وہ آپ کے ہی علوم کا ایک جز ہے۔

نبی کا علم عطائی اور یہ ایک معجزہ ہے جو اللہ تعالیٰ اپنے انبیاء ورسل کو عطا فرمایا ہے۔علم ذاتی صرف اورصرف حق سبحانہ وتعالیٰ کا ہےاوروہی غیب مطلق کا علم رکھتے ہیں اور جب چاہے جتنا چاہے اپنے نبی ورسول کواپنی مرضی سے عطا کرتے ہیں۔کوئی نبی ہو یا رسول سب اللہ کےمحتاج ہیں اور اللہ تعالیٰ کے بتائے بنا کسی کو ذاتی طور پر کچھ معلوم نہیں ہوتا اور یہی بات قرآن کریم نے بیان فرمائی۔ عَالِمُ الْغَیْبِ فَلَا یُظْھِرُ عَلٰی غَیْبِہٖ اَحَدًا اِلَّا مَنِ ارْتَضٰی مِنْ رَّسُوْلٍ (سورہ جن) ترجمہ:غیب مطلق کا علم رکھنے والا اپنے غیب کوکسی پرظاہرنہیں کرتا سوائے اس رسول کے جسے وہ پسند فرمائے۔

لٰہذا یہ بات واضح ہوگئی کہ اللہ تعالیٰ اپنے غیب کوکسی پرظاہرنہیں فرماتا یہ ایک عمومی بات ہےلیکن اس کے استثناء سے اُس خاص ذات کا پتہ چلا جس کے لئے غیب پر مطلع ہونا منجانب اللہ ثابت ہے کہ غیب پر مطلع کیا جانا ان کی نبوت کی دلیل اور معجزۂ رسالت ہےاورساتھ ہی اللہ تعالیٰ کے نزدیک ان کے مجتبٰی اورمرتضٰی ہونے کی کھلی دلیل ہے کہ کہیں یَجْتَبٰی مِنْ رُّسُلِہٖ فرمایا تو کہیں مَنِ ارْتَضٰی مِنْ رَّسُوْلٍ فرمایااوردونوں آیات میں مَنْ یَّشَاءُ اور اِلَّا مَنِ ارْتَضٰی سے یہ صاف ہوگیا کہ عام قاعدہ اور ہےاوراہتمام خاص اور ہے۔ برایں بناء حضور ختمی مرتبت علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی ذاتِ بابرکت سب سے ارفع واعلیٰ اورسب سے برگزیدہ اور پسندیدہ و چنندہ ہے۔صاحب قصیدہ بردہ شریف امام شرف الدین بوصیری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں

فَاقَ النَّبِیّٖنَ فِیْ خَلْقٍ وَ فِیْ خُلُقٍ
وَلَمْ یُدانُوْہُ فِی عِلْمٍ وَّلَا کَرَمٍ

ترجمہ: تمام انبیاء سے آپ حسن صورت اور سیرت میں فوقیت لے گئے اور علم وکرم میں کوئی آپ کی برابری نہیں کرتا۔

بلکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے قرآن کریم میں یہ ارشاد بھی ہوا کہ **وَمَا هُوَ عَلَى الْغَيْبِ بِضَنِيْن** کہ وہ غیب کی خبر دینے میں بخیل نہیں۔

لہٰذا اب مسئلہ تو صاف ہوگیا کہ اللہ تعالیٰ نے جتنا علم آپ کو عطا کیا اور جس طرح بے حساب نعمتیں عطا کر کے آپ کو قاسم نعمت بنایا۔ حدیث: **اِنَّمَا اَنَا قَاسِمٌ وَ اللّٰهُ يُعْطِىْ** (کہ اللہ عطا کرتا ہے اور میں تقسیم کرتا ہوں)

نہ ایسی نعمتیں کسی کو دی نہ ہی ایسا علم کسی کو عطا ہوا کہ اللہ پاک کا ارشاد ہے کہ **وَ عَلَّمَكَ مَالَمْ تَكُنْ تَعْلَمْ** اور آپ کو وہ سب کچھ سکھایا جو آپ نہ جانتے تھے۔ سکھانے والے نے کیا کیا سکھایا اور سیکھنے والے نے کیا کیا سیکھا اس کی صراحت احادیث شریفہ میں موجود ہے جو انشاء اللہ تعالیٰ آئندہ صفحات میں ہدیۂ ناظرین کی جائیں گی۔

کہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: **عُلِّمْتُ عِلْمَ الْاَوَّلِيْنَ وَ الآخِرِيْنَ** مجھے اگلے اور پچھلوں کا علم سکھایا گیا۔ یہ بات اچھی طرح سمجھ لینی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو اپنی صفات سے متصف کیا جیسے وہ سمیع ہے بصیر ہے علیم ہے قدیر ہے تو بندوں کو بھی یہ صفات دی گئیں مگر فرق یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی صفات ذاتی، باقی، لامحدود۔ بندوں کی صفات عطائی، فانی اور محدود ہیں اور اس کی عطا ہی سے ہیں۔ وہ ان میں جب چاہے کمی بیشی کرے اور جب چاہے واپس بھی لے لے۔ حضرت آدم علیہ السلام کی لئے فرمایا کہ **وَ عَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَاءَ كُلَّهَا** اور آدم کو سارے نام سکھائے یعنی ساری مخلوقات سے مطلع فرمایا اور ان کے نام بھی بتلا دیئے۔ حضرت ابراہیم کی لئے ارشاد ہوا **وَ كَذَالِكَ نُرِىْ اِبْرَاهِيْمَ مَلَكُوْتَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْض** اور اسی طرح ہم دکھاتے ہیں ابراہیم کو زمین اور آسمانوں کی سلطنتیں یا بادشاہیاں۔ حضرات داؤد وسلیمان علیہما السلام کیلئے فرمایا کہ **وَ كُلًّا اٰتَيْنَا حِكْمًا وَ عِلْمًا** ہم نے ان کو حکمت اور علم عطا کیا ہے اسی طرح حضرت لقمن علیہ السلام کیلئے فرمایا **اٰتَيْنَا لُقْمٰنَ الْحِكْمَةَ** ہم نے

لقمن کو حکمت عطا کی۔ حضرت خضر علیہ السلام کے بارے میں فرمایاوَ اٰتَیۡنٰهُ مِنۡ لَّدُنَّا عِلۡمًا ہم نے ان کو علم لدنی عطا کیا۔ بہر حال جس کو جو کچھ ملا وہ رب کی عطا سے ملا کسی کا بھی علم و کمال ذاتی نہیں سب وہبی یعنی عطائی ہے۔ علم غیب ذاتی واجب الوجود کی صفت ہے یعنی مالک و خالق ہی کا ہے اور علم غیب عطائی ممکن الوجود کی صفت ہے یعنی مخلوق و مملوک کیلئے ہے۔ اللہ کا علم مطلق بندوں کا مقید۔ اس کا علم لامحدود بندوں کا علم محدود اس کا علم ذاتی بندوں کا علم عطائی وہ جس کو جتنا چاہے عطا کرے اس پر وہ قادر ہے۔ ہمارا یہ ایمان ہے کہ کُلی، حتمی، ذاتی، لامحدود، دائمی اور مطلق علم صرف اور صرف اللہ کا ہے اور کسی بھی نبی و رسول کا علم ذاتی نہیں بلکہ اللہ کی عطا سے ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے جس کو جتنا چاہا عطا فرمایا۔ تمام موجودات کا علم ان کے وجود میں آنے سے پہلے ہی معلومات الٰہیہ میں تھا کیونکہ رب تعالیٰ ہی ان کے خالق و مالک ہیں اور کس کو کب کیسے کہاں وجود بخشنا ہے یہ صرف اور صرف ان ہی کی قدرت کاملہ کے تابع ہے حتیٰ کہ کون کون نبیوں اور رسولوں کو کب کب کہاں کہاں بھیجنا ہے یہ بھی ان کے علم اور منشاء کے تحت ہے جیسے قرآن پاک میں فرمایا گیا کہ اَللّٰهُ یَعۡلَمُ حَیۡثُ یَجۡعَلُ رِسَالَتَه اس سے صاف ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ کے علم اور قدرت میں کوئی شراکت دار نہیں وہ ہر اعتبار سے وحدہ لاشریک ہے۔

ساری مخلوقات خواہ آسمان میں رہنے والی ہوں کہ پرواز کرنے والی، زمین پر چلنے والی ہونکہ زمین کے نیچے رہنے والی پانی کی سطح پر تیرنے والی ہوں یا سمندر کی گہرائی میں رہنے والی زمین کے ذرّات ہوں یا آسمانوں پر دمکنے والے ستارے سیارے یہ سب کا خالق وہی اور ہر ایک کے وجود کے تقاضوں کو پورا کرنے والا وہی اور ہر ایک شیء سے باخبر وہی ہے اور وہی تو رب العالمین ہے۔

ایک غلط فہمی کا ازالہ

بعض لوگ اس غلط فہمی کا شکار ہیں کہ اہل سنت و جماعت معاذ اللہ ثم معاذ اللہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے علم کو علم الٰہی کے مماثل سمجھتے ہیں یا یہ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے علم کو ذاتی

مانتے ہیں۔ یہ ایک بے بنیاد الزام اور بہتان ہے جس کی نہ کوئی اصل ہے نہ اساس۔ آج تک کسی سنی عالم نے اپنی تحریر یا تقریر میں نہ ایسی بات لکھی نہ کہی۔ بلکہ اگر یہ کہا جائے کہ منکرین و معترضین کی یہ ذہنی اختراع ہے اور یہ کہ وہ ازخود ایسی بے بنیاد باتیں گھڑ لیتے ہیں اور اسی پر دلیل وحجت قائم کرتے ہیں۔ مثلاً جب ان سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے علم پر گفتگو کی جاتی ہے اور کوئی دلیل پیش کی جاتی ہے تو وہ فوراً اس کو یہ کہہ کر مسترد کردیتے ہیں کہ یہ تو اللہ تعالیٰ نے وحی کے ذریعہ بتادی تھی یا یہ کہ فرشتہ کے ذریعہ مطلع کیا تھا۔ واضح رہے کہ اس مقدمہ میں بار بار اس کا اقرار کیا گیا ہے اور یہی ہم اہل سنت والجماعت کا عقیدہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا علم اللہ کی عطا ہے وہ چاہے کسی طرح سے مطلع کرے یہ اس کا اختیار ہے وہ ہر بات پر قادر ہے وہ مختار ہے **وَمَا عَلَيْنَا اِلَّا الْبَلَاغ الْمُبِيْن** ۔ آخر میں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کاوش کو قبول فرمائے اور اس کتاب کی تدوین و اشاعت میں میرے ساتھ شبانہ روز مولانا حافظ محمد فاورق پاشاہ قادری صاحب اور مولانا حکیم سید محمد عثمان حسینی قادری ذکی پاشاہ صاحب نے جو اعانت کی ہے اس کیلئے میں ان کا شکر گزار ہوں اور بارگاہ رب العزت میں دعا گو ہوں کہ مجھے اور انہیں اجر جزیل عطا کرے۔

یکے از سگانِ پنجتن پاک رضی اللہ عنہم
(حضرت مولانا) ڈاکٹر سید محمود صفی اللہ حسینی وقار پاشاہ قادری صاحب

ابواب ماضی، حال اور مستقبل کے سلسلہ میں خصوصی وضاحت

اس کتاب میں احادیث کو تین ابواب پر تقسیم کیا گیا ہے۔

(۱) **علم غیب ماضی**: اس سے مراد وہ احادیث شریفہ ہیں جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے پہلے کے واقعات پر مشتمل ہیں۔

(۲) **علم غیب حال**: اس سے مراد وہ احادیث مبارکہ ہیں جن کا تعلق حضور علیہ السلام کی ظاہری حیات پاک میں رونما ہونے والے واقعات سے ہے۔

(۳) **علم غیب مستقبل**: اس باب میں وہ احادیثِ شریفہ شامل کی گئی ہیں جو حضور علیہ السلام کے پردہ فرمانے کے بعد سے قیامت تک کے احوال کا احاطہ کرتی ہیں۔

بابِ علمِ غیب ماضی

۱۔ پیدائش آدم علیہ السلام اور نبوت مصطفی ﷺ

حَدَّثنا اَبُوْهَمَّامٍ الْوَلِیْدُ ابْنُ شُجَاعِ بْنِ الْوَلِیْدِ الْبَغْدَادِیّ نَا الْوَلِیْدُ بْنُ مُسْلِمٍ. عَنِ الْاَوْزَاعِیِّ عَنْ یَحْیَی ابْنِ اَبِیْ کَثِیْرٍ عَنْ اَبِیْ سَلْمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ مَتٰی وَجَبَتْ لَکَ النُّبُوَّةَ قَالَ وَ اٰدَمُ بَیْنَ الرُّوْحِ وَ الْجَسَدِ. (جامع ترمذی، کتاب المناقب، 1543)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ کے لئے نبوت کب واجب ہوئی؟ آپ نے فرمایا اُس وقت جب کہ حضرت آدم علیہ السلام روح اور جسم کے درمیان تھے۔

Hazrat Abu Huraira raziallahu ta'ala anhu se riwayat hai sahaba e kiraam ne arz kiya ya rasool Allah ! aap keliye nubuwat kab wajib hui? Aap ne farmaya us waqt jab ke Hazrat Aadam alaihis salaam rooh aur jism ke darmiyaan they.

توضیح

زیر نظر حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت حضرت آدم علیہ السلام کی تخلیق سے پہلے بھی تھی۔ تو صاف مطلب یہ ہے کہ بشریت اور آدمیت نہ تھی مگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت تھی۔ یعنی حضور نور صلی اللہ علیہ وسلم کی شکل میں تھے اور نبی تھے جیسا کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث کے الفاظ میں ہے کہ اے جابر سب سے پہلے تیرے رب نے تیرے نبی کے نور کو پیدا فرمایا۔

۲۔ ہفتہ کے سات دنوں میں مختلف مخلوقات کی تخلیق

حَدَّثَنِیْ سُرَیْجُ بْنُ یُوْنُسَ وَ هٰرُوْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَا حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ بْنُ جُرَیْجٍ اَخْبَرَنِیْ اِسْمَاعِیْلُ بْنُ اُمَیَّةَ عَنْ اَیُّوْبَ بْنِ خَالِدٍ عَنْ عَبْدِ

اللّٰہِ بْنِ رَافِعٍ مَوْلٰی اُمِّ سَلَمَۃَ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ اَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ بِیَدِیْ فَقَالَ خَلَقَ اللّٰہُ عَزَّ وَ جَلَّ التُّرْبَۃَ یَوْمَ السَّبْتِ وَ خَلَقَ الْمَکْرُوْہَ یَوْمَ الثَّلاثَاءِ وَ خَلَقَ النُّوْرَ یَوْمَ الْاَرْبَعَاءِ وَ بَثَّ فِیْھَا الدَّوَابَّ یَوْمَ الْخَمِیْسِ وَ خَلَقَ اٰدَمَ عَلَیْہِ السَّلَامُ بَعْدَ الْعَصْرِ مِنْ یَوْمِ الْجُمُعَۃِ فِی اٰخِرِ الْخَلْقِ فِیْ اٰخِرِ سَاعَۃٍ مِّنْ سَاعَاتِ الْجُمُعَۃِ فِیْمَا بَیْنَ الْعَصْرِ اِلَی اللَّیْلِ. (صحیح مسلم، کتاب صفات المنافقین و احکامھم، 6985)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے میرے ہاتھ کو پکڑ کر فرمایا: اللہ عزوجل نے مٹی (زمین) کو ہفتہ کے دن پیدا کیا اور پہاڑوں کو اتوار کے دن پیدا کیا اور درختوں کو پیر کے دن پیدا کیا اور ناپسندیدہ چیزوں کو منگل کے دن پیدا کیا اور نور کو بدھ کے دن پیدا کیا اور جمعرات کے دن چوپایوں کو پھیلا دیا اور جمعہ کے دن تمام مخلوق کے آخر میں عصر کے بعد جمعہ کی آخری ساعات میں سے کسی ساعت میں حضرت آدم علیہ السلام کو عصر سے لے کر رات تک پیدا کیا۔

Hazrat abu huraira raziallahu ta'ala anhu bayaan karte haiN ke Rasool Allah sallallahu alaihi wa aalihi wa sallam ne mere haath ko pakaD kar farmaya : Allah azzawajal ne mitti (zameen) ko hafte ke din paida kiya aur pahadoN ko itwaar ke din paida kiya aur darakhtoN ko peer ke din paida kiya aur na pasandeeda cheezoN ko mangal ke din paida kiya aur noor ko budh ke din paida kiya aur jumerat ke din chow paiyoN ko phaila diya aur jumme ke din tamaam makhlooq aakhir me asar ke baad jumme ki aakhri sa'at me se kisi sa'at me hazrat Aadam alaihis salam ko asar se lekar raat tak paida kiya.

توضیح

مذکورہ بالا حدیث میں حضرت آدم علیہ السلام کو جمعہ کے دن پیدا کئے جانے کا ذکر ہے۔ چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جب یہ ارشاد فرمایا کہ جمعہ عید المومنین ہے تو آپ سے پوچھا گیا کہ جمعہ کو یہ مقام کس لئے ملا تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ چونکہ اس دن حضرت آدم کی تخلیق ہوئی۔ سبحان اللہ آدم علیہ السلام سے نسبت کی وجہ جمعہ عید المؤمنین ہے تو جس دن فخر آدم علیہ السلام وفخر موجودات یعنی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی میلاد ہو وہ عید کیونکر نہ ہوگا۔

۳۔آسمانوں اور زمینوں سے پچاس ۵۰ ہزار سال پہلے تقدیر لکھی گئی

حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنِ الْمُنْذِرِ الصِّنْعَانِيُّ عَنْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيْدُ الْمُقْرِئُ عَنْ حَيُوةُ بْنُ شُرَيْحٍ حَدَّثَنِيْ اَبُوْهَا فِي الْخَوْلَانِيُّ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْجُبُلِيَّ يَقُوْلُ سَمِيْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ يَقُوْلُ قَدَّرَ اللّٰهُ الْمَقَادِيْرَ قَبْلَ اَنْ يَّخْلُقَ السَّمٰوَاتِ وَ الْاَرْضِيْنَ بِخَمْسِيْنَ اَلْفَ سَنَةٍ. (جامع ترمذی، ابواب القدر، 28)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے میں نے رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمینوں کو پیدا کرنے سے پچاس ہزار سال پہلے تقدیر کو پیدا فرمایا۔

Hazrat Abdullah bin Umar raziallahu ta'ala anhu se marwi hai maine Rasool e Kareem sallallahu alaihi wa aalihi wa sallam ko farmatey huey suna Allah Ta'ala ne aasmanoN aur zameenoN ko paida karne se pachaas(50) hazaar saal pehle taqdeer ko paida farmaya.

توضیح

جو حدیث اوپر گزری ہے اس میں تقدیر کا زمین اور آسمان کی تخلیق سے پچاس ہزار سال پہلے لکھا جانا ثابت ہے۔ اس ضمن میں ایک حدیث شریف میں ہے کہ لوگوں نے پوچھا

کہ جب تقدیر پہلے ہی لکھی جا چکی تو پھر ہم جو مختلف تدبیریں کرتے ہیں تو ارشاد ہوا کہ یہ بھی تقدیر سے ہی ہے۔

۴۔ حضور ﷺ وجہ تخلیق آدم علیہ السلام و وسیلۂ آدم علیہ السلام ہیں

عَنْ عُمَرَبْنِ الْخَطَّابِ رضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ لَمَّا اقْتَرَفَ اٰدَمُ الْخَطِیْئَۃَ قَالَ: یَا رَبِّ أَسْأَلُکَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ لِمَا غَفَرْتَ لِیْ فَقَالَ اللّٰہُ: یَا اٰدَمُ، وَ کَیْفَ عَرَفْتَ مُحَمَّدًا وَلَمْ أَخْلُقْہُ؟ قَالَ: یَا رَبِّ، لِأَنَّکَ لَمَّا خَلَقْتَنِیْ بِیَدِکَ، وَ نَفَخْتَ فِیَّ مِنْ رُوْحِکَ، رَفَعْتُ رَأْسِیْ فَرَأَیْتُ عَلَی قَوَائِمِ الْعَرْشِ مَکْتُوْبًا: لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ، مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ. فَعَلِمْتُ أَنَّکَ لَمْ تُضِفْ اِلَی اسْمِکَ اِلَّا أَحَبَّ الْخَلْقِ اِلَیْکَ، فَقَالَ اللّٰہُ: صَدَقْتَ یَا اٰدَمُ، اِنَّہٗ لَأَحَبُّ الْخَلْقِ اِلَیَّ، اُدْعُنِیْ بِحَقِّہٖ فَقَدْ غَفَرْتُ لَکَ، وَلَوْلَا مُحَمَّدٌ مَا خَلَقْتُکَ. (الحاکم فی المستدرک، 4228)

’’حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب حضرت آدم علیہ السلام سے خطا سرزد ہوئی، تو انھوں نے (بارگاہِ الٰہی میں) عرض کیا: اے پروردگار! میں تجھ سے محمد (ﷺ) کے وسیلہ سے سوال کرتا ہوں کہ میری مغفرت فرما، اس پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے آدم! تو نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو کس طرح پہچان لیا حالانکہ ابھی تک میں نے انھیں پیدا بھی نہیں کیا؟ حضرت آدم علیہ السلام نے عرض کیا: اے پروردگار! جب تو نے اپنے دستِ قدرت سے مجھے تخلیق کیا اور اپنی روح میرے اندر پھونکی، میں نے اپنا سر اُٹھایا تو عرش کے ہر ستون پر لا الہ الا اللہ ، محمد رسول اللہ لکھا ہوا دیکھا۔ تو میں نے جان لیا کہ تیرے نام کے ساتھ اسی کا نام ہوسکتا ہے جو تمام مخلوق میں سب سے زیادہ تجھے محبوب ہے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے آدم تو نے سچ کہا ہے مجھے ساری مخلوق میں سے سب سے زیادہ محبوب وہی ہیں، اب جبکہ تم نے ان کے وسیلے سے مجھ سے دعا کی ہے تو میں نے تجھے معاف فرما دیا اور اگر محمد ﷺ نہ ہوتے تو میں تجھے بھی تخلیق نہ کرتا‘‘۔

Hazrat Umar bin khattab raziallahu ta'ala anhu marwi hai ke Huzoor Nabi e Akram sallallahu alaihi wa aalihi wa sallam ne farmaya: Jab Aadam Alaihis salam se khata sarzad hui , to inhoN ne (bargah e ilahi me) arz kiya: aey parwardigaar! mai tujh se Mohammad sallallahu alaihi wa aalihi wa sallam ke wasiley se sawaal karta hooN ke meri maGfirat farma , is par Allah ta'ala ne farmaya : aey Aadam! tu ne Mohammad sallallahu alaihi wa aalihi wa sallam ko kis tarha pehchaan liya halaaNke abhi tak mai ne unheiN paida nahi kiya ? Hazrat Aadam alaihis salam ne arz kiya: aey parwardigar! jab tu ne apne dast e qudrat se meri takhleeq kiya aur apni rooh mere andar phooNki , mai ne apna sar uthaya to arsh ke har sutoon par "la-ilaha-illalllah Mohammadur rasool Allah" likha hua dekha. To mai ne jaan liya ke tere naam ke saath usi ka naam ho sakta hai jo tamaam makhlooqoN me sab se ziyada tujhe mehboob hai . is par Allah ta'ala ne farmaya: Aey Aadam ! tu ne sach kaha mujhe sari makhlooq me sab ziyada mehboob wahi hai, ab jab ke tum ne inke waseeley se mujh se dua ki hai to mai ne tujhe maaf farma diya aur agar Mohammad sallallahu alaihi wa aalihi wa sallam na hotey to mai tujhe bhi paida na karta.

توضیح

مندرجہ بالا حدیث میں تمام انسانیت کے باپ اور دنیا میں سب سے پہلے نبی حضرت آدم علیہ السلام کی دعا کا ذکر ہے جو اُنھوں نے اپنی اس بھول کی معافی کے لئے کی تھی جو اُن سے جنت میں ہوئی تھی اس میں حضرت آدم علیہ السلام نے سردار انبیاء ورحمۃ للعلمین علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے وسیلہ سے کی اور اسی وسیلہ کی وجہ اُن کی دعا قبول ہوئی اور اس طرح دعا بھی انھیں الہ تعالیٰ ہی نے سکھائی فَتَلَقّٰى اٰدَمُ مِنۡ رَّبِّهٖ كَلِمَاتٍ فَتَابَ عَلَيۡهِ۔

جب ابوالبشر وابوالانبیاء ورسل کے لئے سید الرسل کا وسیلہ جائز تو ہم غلامان مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے بدرجۂ اولیٰ جائز اور قبولیت دعا کا سبب ہے۔طبرانی کی حدیث میں بھی

وسیلہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر ہے اور اس میں بھی یہ الفاظ موجود ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اگر محمد ﷺ نہ ہوتے تو میں تمہیں پیدا نہ کرتا۔ ایک اور روایت میں ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام نے عرش پر لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ لکھا دیکھا۔

۵۔عرش الٰہی پہلے پانی پر تھا

عَنْ اَبِیْ رَزِیْنٍ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَیْنَ کَانَ رَبُّنَا قَبْلَ اَنْ یَّخْلُقَ خَلْقَہٗ قَالَ کَانَ فِیْ عَمَاءٍ مَا تَحْتَہٗ ھَوَاءٌ وَّمَا فَوْقَہٗ ھَوَاءٌ وَّ خَلَقَ عَرْشَہٗ عَلَی الْمَاءِ.(مشکوۃ، کتاب الفتن، 5479)

حضرت ابورزین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں عرض گذار ہوا: یا رسول اللہ! مخلوق کو پیدا کرنے سے پہلے ہمارا رب کہاں تھا؟ فرمایا کہ وہ پردۂ غیب میں تھا۔ نہ اُس کے نیچے ہوا تھی اور نہ اُس کے اوپر ہوا تھی اور اپنے عرش کو پانی پر پیدا فرمایا (ترمذی)۔

Hazrat abu razeen raziallahu ta'ala anhu se riwayat hai ke mai arz guzaar hua : ya rasool allah! makhlooq ko paida karne se pehle hamara rab kahaaN tha? farmaya ke wo parda e Gaib me tha . na uska neechey hawa thi aur na uske ooper hawa thi aur apne arsh ko paani par paida farmaya aur kaha ke yazeed bin haroon ka qaul hai "al- amaau" se muraad hai ke uske saath koi doosra na tha.

توضیح

اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ عرش کو پہلے پانی پر قائم فرمایا اور یہ کہ مخلوقات کی تخلیق سے پہلے کی بات ہے۔

۶۔سات آسمانوں پر سمندر اُس کے اوپر عجیب الخلقت فرشتے ہیں

وَ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا زَعَمَ اَنَّہٗ کَانَ جَالِسًا فِی الْبَطْحَاءِ فِیْ عَصَابَۃٍ وَّ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ جَالِسٌ فِیْھِمْ فَمَرَّتْ سَحَابَۃٌ فَنَظَرُوْا اِلَیْھَا

فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ مَا تُسَمُّوْنَ ھٰذِہٖ قَالُوْا السَّحَابَ قَالَ وَ الْمُزْنَ قَالُوْا وَ الْمُزْنَ قَالَ وَالْعَنَانَ قَالُوْا وَالْعَنَانَ قَالَ ھَلْ تَدْرُوْنَ مَابُعْدُ مَا بَیْنَ السَّمَاءِ وَ الْاَرْضِ قَالُوْا لَانَدْرِیْ قَالَ اِنَّ بُعْدَ مَا بَیْنَھُمَا اِمَّا وَاحِدَۃٌ وَّ اِمَّا اثْنَتَانِ اَوْ ثَلٰثٌ وَّسَبْعُوْنَ سَنَۃً وَّ السَّمَاءُ الَّتِیْ فَوْقَھَا کَذَالِکَ حَتّٰی عَدَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ ثُمَّ فَوْقَ السَّمَاءِ السَّابِعَۃِ بَحْرٌ بَیْنَ اَعْلَاہُ وَ اَسْفَلِہٖ کَمَا بَیْنَ سَمَاءٍ ثُمَّ فَوْقَ ذَالِکَ ثَمَانِیَۃٌ اَوْعَالٍ بَیْنَ اَظْلَافِھِنَّ وَ وَ رَکِھِنَّ مِثْلَ مَابَیْنَ سَمَاءٍ اِلٰی سَمَاءٍ ثُمَّ عَلٰی ظُھُوْرِ ھِنَّ الْعَرْشُ بَیْنَ اَسْفَلِہٖ وَاَعْلَاہُ مَا بَیْنَ سَمَاءٍ اِلٰی سَمَاءٍ ثُمَّ اللّٰہُ فَوْقَ ذَالِکَ. (مشکوٰۃ، کتاب الفتن، 5480)

حضرت ابن عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ وہ بطحاء میں ایک جماعت کے اندر بیٹھے ہوئے تھے اور رسول اللہﷺ بھی اُن کے درمیان جلوہ افروز تھے۔ پس ایک بادل گزرا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس کی طرف دیکھ کر فرمایا: تم اِسے کیا کہتے ہو؟ لوگ عرض گزار ہوئے کہ بادل۔ فرمایا کہ اَلْمُزْنُ ؟ عرض گزار ہوئے اَلْمُزْنُ بھی کہتے ہیں۔ فرمایا کہ اَلْعَنَانُ؟ عرض گزار ہوئے اَلْعَنَانُ بھی کہتے ہیں۔ فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ آسمان اور زمین کے درمیان کتنا فاصلہ ہے؟ عرض گزار ہوئے کہ ہمیں تو معلوم نہیں۔ فرمایا کہ اِن دونوں کے درمیان ایک یا دو یا تین اور ستر برس کی مسافت کے برابر فاصلہ ہے۔ اُس سے اُوپر والا آسمان اتنے ہی فاصلے پر ہے یہاں تک کہ ساتوں آسمان گِنے۔ پھر ساتویں آسمان کے اوپر سمندر ہے، جس کی اُوپر اور نیچے کی سطح میں ایک آسمان سے دوسرے جتنا فاصلہ ہے، پھر اُس کے اوپر آٹھ فرشتے پہاڑی بکریوں کی شکل کے ہیں۔ اُن کے کُھروں اور کولھوں کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنا ایک آسمان سے دوسرے کا۔ پھر اُس کے اُوپر عرش ہے جس کی اُوپر والی سطح سے نچلی اتنی دُور ہے، جتنا ایک آسمان سے دوسرا۔ پھر اُس کے اوپر اللہ تعالیٰ ہے۔

Hazrat ibn e Abbas bin Abdul Muttalib raziallahu ta'ala anhuma se riwayat hai ke wo batha me ek jama'at ke andar baithey huey they aur Rasool Allah sallallahu alaihi wa aalihi wa sallam bhi unke darmiyaan jalwa afroz they. puss ek badal guzra to Rasool Allah sallallahu alaihi wa aalihi wa sallam ne uski taraf dekhkar farmaya: tum isey kya kehtey ho? log arz guzaar huey ke badal. farmaya ke "al muzn" bhi kehtey haiN farmaya ke "al- anan"? arz

guzaar huey ke al anan bhi kehte haiN . farmaya : kya tum jaante ho k aasmaan ur zameen ke darmiyaan kitna fasla hai? arz guzaar huey ke hameiN to maloom nahi. farmaya ke in dono ke darmiyaan ek ya do ya teen aur sattar baras ki masafat ke barabar faasla hai . us se oopar wala aasmaan itne hi fasle par hai yahaan tak ke saathoN aasmanoN giney. phir sathweiN aasman ke oopar samandar hai jis ke ooper aur nichey ki satah me ek aasmaan se doosrey jitna faasla hai, phir uske ooper farishte aaTh (8) pahaDi bakriyoN ki shakal me hai unke khuroN aur kulhoN ke darmiyaan itna faasla hai jitna ek aasmaan se doosre ka . phir uske ooper arsh hai jiski ooper wali satah se nichli itni door hai , jitna ek aasmaan se doosra. phir uske ooper Allah ta'ala hai.

توضیح

اللہ تعالیٰ نے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی ایسی ایسی نشانیاں دکھلائیں جو نہ کسی نبی ورسول کے علم میں تھیں نہ ہی کسی اور صحیفہ آسمانی میں مذکور ہوئیں۔ حقیقت یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی اُمت کو غیب کی وہ باتیں بتائیں جو آپ کے رب نے آپ کو سکھلائیں اسی لئے ہمارے ایمان بالغیب کا سارا دارومدار حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے علم پر ہے ورنہ ہمارے لئے یہ سب اَن دیکھی باتیں ہیں۔

۷۔ حاملان عرش کی قد وقامت

وَ عَنْ جَابِرِبْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْه عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ اُذِنَ لِیْ اَنْ اُحَدِّثَ عَنْ مَّلَکٍ مِّنْ مَّلٰئِکَةِ اللّٰهِ مِنْ حَمَلَةِ الْعَرْشِ اَنَّ مَا بَیْنَ شَحْمَةِ اُذُنَیْهِ اِلٰی عَاتِقَیْهِ مَسِیْرَةُ سَبْعِ مِائَةِ عَامٍ. (مشکوٰة، کتاب الفتن، 5482)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے اجازت مرحمت فرمائی گئی ہے کہ عرش کو اُٹھانے والے فرشتوں میں سے ایک کے متعلق بتاؤں کہ اُس کے دونوں کانوں کی لو اور کندھوں کے درمیان سات سو برس کی مسافت جتنا فاصلہ ہے۔

Hazrat jabir bin Abdullah raziallahu ta'ala anhu se riwayat hai k Rasool Allah sallallahu alaihi wa aalihi wa sallam ne farmaya

mujhe ijazat marhamat farmayi gayi hai ke arsh ko uthane wale farishtoN me se ek ke mutalliq bataooN ke uske dono kaanoN ki lau aur kaandhoN ke darmiyaan saat sau (700) baras ki masafat jitna faasla hai.

توضیح

جو حدیث اوپر گذری ہے اس سے متعلق حضور نے فرمایا کہ مجھے اجازت دی گئی ہے کہ عرش اُٹھانے والے فرشتوں میں سے ایک کے متعلق بتاؤں معلوم ہوا کہ حضور تو سب ہی جانتے ہیں لیکن جتنی اجازت دی جاتی ہے اتنا ہی بتاتے ہیں۔

۸۔ دیدارِ الٰہی کے سوال پر جبریل علیہ السلام کا تَحَیُّر:

وَ عَنْ زُرَارَۃَ بْنِ اَبِیْ اَوْفٰی اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ قَالَ لِجِبْرَئِیْلَ ھَلْ رَأَیْتَ رَبَّکَ فَانْتَفَضَ جِبْرَئِیْلُ وَ قَالَ یَا مُحَمَّدُ اِنَّ بَیْنِیْ وَ بَیْنَہٗ سَبْعِیْنَ حِجَابًا مِنْ نُّوْرٍ لَوْ دَنَوْتُ مِنْ بَعْضِھَا لَاَحْتَرَقْتُ. (مشکوٰۃ، کتاب الفتن، 5483)

حضرت زرارہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت جبرئیل سے فرمایا: کیا تم نے اپنے رب کو دیکھا ہے؟ حضرت جبرئیل کانپنے لگے اور عرض گزار ہوئے۔ اے محمد مصطفیٰ! میرے اور اُس کے درمیان نور کے ستر حجاب ہیں۔ اگر میں کسی کے نزدیک جاؤں تو جل جاؤں گا۔

Hazrat zurara bin abi aufa raziallahu ta'ala anhu se riwayat hai ke Rasool Allah sallallahu alaihi wa aalihi wa sallam ne Hazrat jibraeel se farmaya: kya tum ne apne rab ko dekha hai ? Hazrat jibraeel kaanpne lage aur arz guzaar huey Aey Mohammad (sallallahu alaihi wa aalihi wa sallam) ! mere aur uske darmiyaan noor ke sattar(70) hijaab haiN . agar mai kisi ke nazdeek bhi jaaooN to jal jaunga. masabeeh me isi tarah hai aur riwayat kiya hai isey abu nuaim ne hilya me Hazrat Anas se lekin unhoN ne ye zikr nahi kiya ke jibraeel kaaNpne lagey.

توضیح

اس حدیث میں دیدارِ الٰہی سے متعلق حضور کے سوال پر حضرت جبرئیل علیہ السلام کی کپکپاہٹ کا ذکر کیا گیا اور جبرئیل علیہ السلام کے مقام (سدرۃ المنتہٰی) سے لامکان مقام خاصِ رب کی دوری کا بھی بیان ہے اور یہ کہ جبرئیل علیہ السلام نے کہا میں اپنے مقام سے بڑھنے کی کوشش کروں تو جل جاؤں گا۔ رب سے قربت کا اعزاز تو صرف حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ہی خاص ہے جنہیں رب نے معراج میں لامکان میں مقام قوسین پر بلا کر شرف واکرام عطا کیا۔

کوئی آپ سے آگے جا نہ سکا　　کوئی ساتھ یا پیچھے آ نہ سکا
جبریل سے پوچھو خود جس نے　　اک موڑ پہ ہمت ہاری ہے

۹۔ حضرت اسرافیل پیدائش کے دن سے کھڑے ہوئے ہیں اور اوپر سر نہیں اُٹھاتے ہیں

وَ عَنِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ خَلَقَ اِسْرَافِیْلَ یَوْمَ خَلَقَہٗ صَافًّا قَدَمَیْہِ لَا یَرْفَعُ بَصَرَہٗ بَیْنَہٗ وَ بَیْنَ الرَّبِّ تَبَارَکَ وَ تَعَالٰی سَبْعُوْنَ نُوْرًا مَّا مِنْھَا مِنْ نُّوْرٍ یَدْنُوْا مِنْہُ اِلَّا احْتَرَقَ. (مشکوٰۃ، کتاب الفتن، 5484)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے جس روز حضرت اسرافیل کو پیدا فرمایا اُسی روز سے اپنے قدموں پر کھڑے ہیں اور اوپر نظر نہیں اُٹھاتے۔ اُن کے اور رب تبارک وتعالیٰ کے درمیان ستر ۷۰ نور ہیں۔ اُن میں سے کوئی نور ایسا نہیں کہ کوئی اُس کے قریب جائے مگر جل جائے گا۔

Hazrat ibn e Abbas raziallahu ta'ala anhu se riwayat hai ke Rasool Allah sallallahu alaihi wa aalihi wa sallam ne farmaya : Allah ta'ala ne jis roz Hazrat israfeel ko paida farmaya usi roz se apne qadmoN par khaDey haiN aur ooper nazar nahi uthatey. unke aur rab tabaraka wa tala'a ke darmiyaan sattar(70) noor haiN . Un me se koii noor aisa nahi hai ke koii uske qareeb jaey magar jall jaeyga. isey tirmizi ne riwayat kiya aur sahih bataya .

توضیح

اس حدیث میں حضرت اسرافیل علیہ السلام کا قیام روز پیدائش سے بیان ہوا اور یہ کہ وہ بھی رب کے مقام خاص سے بہت دور ہیں جہاں سے آگے کوئی جا نہیں سکتا کہ تجلیات اُسے جلا دیتی ہیں۔

۱۰۔ نبیوں اور رسولوں کی تعداد کا حضور ﷺ کو علم:

وَ عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قُلْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ اَیُّ الْاَنْبِیَاءِ کَانَ اَوَّلَ قَالَ اٰدَمُ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَ نَبِیٌّ کَانَ قَالَ نَعَمْ نَبِیٌّ مُّکَلَّمٌ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ کَمِ الْمُرْسَلُوْنَ قَالَ ثَلٰثُ مِائَۃٍ وَ بِضْعَۃَ عَشَرَ جَمًّا غَفِیْرًا وَّ فِیْ رِوَایَۃٍ عَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ قَالَ اَبُوْ ذَرٍّ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ کَمْ وَفَاءُ عِدَّۃِ الْاَنْبِیَاءِ قَالَ مِائَۃُ اَلْفٍ وَ اَرْبَعَۃٌ وَ عِشْرُوْنَ اَلْفانِ الرُّسُلُ مِنْ ذَالِکَ ثَلٰثُ مِائَۃٍ وَّ خَمْسَۃَ عَشَرَ جَمًّا غَفِیْرًا. (مشکوٰۃ، کتاب الفتن، 5490)

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں عرض گزار ہوا: یارسول اللہ! سب سے پہلا نبی کون ہے؟ فرمایا کہ حضرت آدم۔ عرض گزار ہوا کہ یارسول اللہ! وہ نبی تھے؟ فرمایا: ہاں وہ نبی جن سے کلام فرمایا گیا۔ عرض گزار ہوا کہ یارسول اللہ! رسول کتنے ہیں؟ فرمایا کہ تین سو دس سے کچھ زیادہ یعنی بہت بڑا گروہ۔ حضرت ابوامامہ کی ایک روایت میں ہے کہ حضرت ابوذر نے فرمایا: میں عرض گزار ہوا کہ یارسول اللہ! جملہ انبیائے کرام کی تعداد کتنی ہے فرمایا کہ ایک لاکھ چوبیس ہزار جن میں سے تین سو پندرہ رسول ہیں یعنی کافی بڑا گروہ۔

Hazrat Abu Zar raziallahu ta'ala anhu se riwayat hai ke mai arz guzaar hua: Ya Rasool Allah! sab se pehla nabi kaun? farmaya ke Hazrat Adam . arz guzaar hua ke ya Rasool Allah ! wo nabi they ? farmaya haaN! wo nabi jin se kalaam farmaya gaya . arz guzaar hua ke ya Rasool Allah! Rasool kitney haiN ? farmaya gaya ke teen sau duss se kuch ziyada yaani bohat baDa groh . Hazrat abu umamah ki ek riwayat hai ke Hazrat abu zar ne farmaya : mai arz guzaar hua ya Rasool Allah! jumla anbiya e kiraam ki tedaad kitni hai ? farmaya ke ek lakh chowbees hazaar jin me se teen sau pandhraah rasool haiN. yaani kaafi baDa groh .

توضیح

اللہ کے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے انبیاء ورُسل کی کل تعداد اس حدیث پاک میں بیان فرمائی۔قرآن کریم میں انبیاء ورُسل کا ذکر تو موجود ہے لیکن ان کی تعداد اور تفریق نہیں کی گئی سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث میں اس کا تذکرہ موجود ہے۔

۱۱۔مخلوق کی پیدائش ظلمت میں۔

حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ عَنْ اِسْمٰعِيْلُ ابْنُ عَيَّاشٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِىْ عَمْرٍ وَ الشَّيْبَانِيّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الدّ.يْلَمِيّ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍ وَ يَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰى خَلَقَ خَلْقَهٗ فِىْ ظُلْمَةٍ فَاَلْقٰى عَلَيْهِمْ مِنْ نُوْرِهٖ فَمَنْ اَصَابَهٗ مِنْ ذٰلِكَ النُّوْرِ اِهْتَدٰى وَ مَنْ ضَلَّ فَلِذٰلِكَ اَقُوْلُ جَفَّ الْقَلَمُ عَلٰى عِلْمِ اللّٰهِ. (جامع ترمذی، ابواب الایمان، 538)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق اندھیرے میں پیدا فرمائی پھر ان پر اپنا نور ڈالا جس پر وہ روشنی پڑ گئی ہدایت پا گیا اور جس پر نہ پڑی گمراہ رہا اور میں اس لئے کہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے علم پر قلم خشک ہو گیا۔

Hazrat Abdullah bin Umar raziallahu ta'ala anhuma se riwayat hai ke Rasool Allah sallallahu alaihi wa aalihi wa sallam ne farmaya : Allah ta'ala ne apni makhlooq ko andhere me paida farmaya phir in par apna noor dala jis par wo roshni paD gaee hidayat paa gaya aur jis par na paDhi gumraah raha aur mai isi liye kehta hooN ke Allah ta'ala ke ilm par qalam khushk hogaya.

توضیح

اس حدیث شریف سے یہ مسئلہ معلوم ہوا کہ تخلیق کے ساتھ ہی جو نور سے منور ہوا وہی ہدایت یافتہ بنا اور جو اس سے محروم رہا وہ گمراہ ہوا اس کا مطلب یہ ہوا کہ تخلیق کے ساتھ ہی یہ امر طے ہو گیا کہ کس کے مقدر میں ہدایت ہے اور کس کے نصیب میں گمراہی۔

باب علمِ غیب حال

ا۔حضور ﷺ کو خواب میں اللہ کا دیدار اور علومِ مشرق و مغرب کی عطا

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍعَنْ مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ ثَنِیْ اَبِیْ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِیْ قَلَابَةَ عَنْ خَالِدِ اللَّجْلَاجِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ اَتَانِیْ رَبِّیْ فِیْ اَحْسَنِ صُوْرَةٍ فَقَالَ یَا مُحَمَّدُ فَقُلْتُ لَبَّیْکَ رَبِّیْ وَ سَعْدَیْکَ قَالَ فِیْمَ یَخْتَصِمُ الْمَلَاءُ الْاَعْلٰی قُلْتُ رَبِّ لَا اَدْرِیْ فَوَضَعَ یَدَهٗ بَیْنَ کَتِفَیَّ حَتّٰی وَجَدْتُّ بَرْدَهَا بَیْنَ ثَدَیَّ فَعَلِمْتُ مَا بَیْنَ الْمَشْرِقِ وَ الْمَغْرِبِ فَقَالَ یَا مُحَمَّدُ فَقُلْتُ لَبَّیْکَ وَ سَعْدَیْکَ قَالَ فِیْمَ یَخْتَصِمُ الْمَلَاءُ الْاَعْلٰی قُلْتُ فِی الدَّرَجَاتِ وَالْکَفَّارَاتِ وَ فِیْ نَقْلِ الْاَقْدَامِ اِلَی الْجَمَاعَاتِ وَ اِسْبَاغِ الْوُضُوْءِ فِی الْمَکْرُوْهَاتِ وَ اِنْتِظَارِ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الصَّلٰوةِ وَ مَنْ یُحَافِظُ عَلَیْهِنَّ عَاشَ بِخَیْرٍ وَ مَاتَ بِخَیْرٍ وَ کَانَ مِنْ ذُنُوْبِهٖ کَیَوْمٍ وَلَدَتْهُ اُمُّهٗ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ وَ قَدْرُوِیَ هٰذَا الْحَدِیْثُ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ بِطُوْلِهٖ وَ قَالَ اِنِّیْ نَعَسْتُ فَاسْتَثْقَلْتُ نَوْمًا فَرَأَیْتُ رَبِّیْ فِیْ اَحْسَنِ صُوْرَةٍ فَقَالَ فِیْمَ یَخْتَصِمُ الْمَلَاءُ الْاَعْلٰی. (جامع ترمذی، ابواب تفسیر القرآن، 1162)

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرا رب میرے پاس نہایت اچھی صورت میں آیا اور فرمایا اے محمد ﷺ! میں نے عرض کیا ’’میرے رب! حاضر ہوں بار بار حاضر ہوں فرمایا مقربین فرشتے کس بات میں جھگڑتے ہیں؟ میں نے عرض کیا میرے رب میں نہیں جانتا۔ پس اللہ تعالیٰ نے اپنا دست قدرت میرے دونوں کندھوں کے درمیان رکھا حتی کہ میں نے اس کی ٹھنڈک اپنی چھاتی کے درمیان محسوس کی اور مشرق و مغرب کے درمیان جو کچھ ہے سب کچھ جان لیا۔ پھر فرمایا اے محمد ﷺ! میں نے عرض کیا اے رب! حاضر ہوں بار بار حاضر ہوں فرمایا بلند و بالا فرشتے کس بات میں جھگڑتے ہیں؟ میں نے عرض کیا کفّاروں، درجات، مساجد کی طرف قدموں کے اٹھانے، تکلیف و مشقت کے

وقت کامل وضواور ایک نماز کے بعد دوسری نماز کی انتظار کرنے کے بارے میں (جھگڑتے ہیں) جس نے ان کی حفاظت کی اس نے زندگی بھی اچھی گزاری اور اس کی موت بھی بہتر ہوگی۔ اور وہ گناہوں سے ایسے پاک ہوگا جیسے پیدائش کے دن تھا۔ یہ حدیث اس طریق سے غریب ہے۔ معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث طویل روایت کی گئی ہے اس حدیث کے مطابق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں اونگھ رہا تھا پھر مجھے نیند آگئی تو میں نے اپنے رب کو نہایت حسین صورت میں دیکھا اللہ تعالیٰ نے فرمایا فرشتے کس بات میں جھگڑتے ہیں۔

Hazrat ibne abbas raziallahu anhuma se riwayat hai ke nabi e akram sallallahu alaihi wa aalihi wa sallam ne farmaya mera rab mere paas nihayat achi soorat me aaya aur farmaya aey mohammad (sallallahu alaihi wa aalihi wa sallam)! mai ne arz kiya mere rab ! hazir hooN baar baar hazir hooN farmaya muqarribeen farishtey kis baat me jhagaDtey haiN ? mai ne arz kiya mere rab mai nahiN jaanta. bus Allah taala ne apna dast e qudrat mere dono kaandhon ke darmiyaan rakha hatta ke mai ne iski thanDak apni chhaati ke darmiyaan mehsoos ki aur mashriq o maghrib ke darmiyaan jo kuch hai sab kuch jaan liya. phir farmaya aey Mohammad sallallahu alaihi wa aalihi wa sallam! mai ne arz kiya aey rab haazir hoon baar baar haazir hooN, farmaya buland o baala farishtey kis baat me jhagaDtey haiN? mai ne arz kiya kuffaroN , darjaat , masajid ki taraf qadmoN ke uThane , takleef o mashaqqat ke waqt kamil wuzu aur ek namaz ke baad doosri namaz ki intezaar karne ke baare me (jhagaDtey haiN) jis ne inki hifazat ki usne zindagi bhi achi guzari aur uski maut bhi behtar hogi aur wo gunahoN se aise paak hoga jaise ke paidaish ke din tha , ye hadees is tareeqe se ghareeb hai moaaz bin jabal raziallahu anhu ke waaste se nabi e kareem sallallahu alaihi wa aalihi wa sallam ye

hadees taweel riwayat ki gaii hai, is hadees ke mutabiq aaNhazrat sallallahu alaihi wa aalihi wa sallam ne farmaya mai oongh raha tha phir mujhe neend aa gaii to mai ne apne rab ko nihayat haseen soorat me dekha , allah taala ne farmaya farishtey kis baat me jhagaDtey haiN?

توضیح

ا۔ترمذی شریف کی اس حدیث کے مطابق اللہ تالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں اپنے دیدار سے مشرف کیا اور آپ کے کندھوں کے درمیان اپنا دست قدرت رکھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر جو کچھ مشرق و مغرب کے درمیان ہے سب کچھ منکشف ہو گیا اور آپ نے فرمایا کہ میں جان لیا جو کچھ مشرق و مغرب کے درمیان ہے۔

۲۔حضور ﷺ کو آسمان کے تاروں کی تعداد کا علم

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ بَيْنَا رَأْسُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فِيْ حَجْرِيْ فِيْ لَيْلَةٍ ضَاحِيَةٍ اِذْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ يَكُوْنُ لِاَحَدٍ مِنَ الْحَسَنَاتِ عَدَدَ نُجُوْمِ السَّمَاءِ قَالَ نَعَمْ عُمَرُ قُلْتُ وَ اَيْنَ حَسَنَاتُ اَبِيْ بَكْرٍ قَالَ اِنَّمَا جَمِيْعُ حَسَنَاتِ عُمَرَ كَحَسَنَةٍ وَّاحِدَةٍ مِّنْ حَسَنَاتِ اَبِيْ بَكْرٍ. (مشکوٰۃ، کتاب الفتن، 5808)

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ ایک چاندنی رات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سر مبارک میری گود میں تھا۔ میں عرض گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا کسی کی نیکیاں آسمان کے تاروں کے برابر ہیں؟ فرمایا: ہاں عمر کی۔ میں عرض گذار ہوئی کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی نیکیوں کا کیا حال ہے؟ فرمایا کہ عمر کی ساری نیکیاں ابوبکر کی ایک نیکی جیسی ہیں۔

Hazrat Aisha raziallahu anha ne farmaya ke ek chandni raat me Rasool Allah sallallahu alaihi wa aalihi wa sallam ka sar

mubarak meri goad me tha mai arz guzar hui ke rasool allah sallallahu alaihi wa aalihi wa sallam! kya kisi ki nekiyaaN aasmaan ke taroN ke barabar haiN? farmaya haaN! umar ki. mai arz guzar hui ke Hazrat abu bakr ki nekiyoN ka kya haal hai? farmaya ke umar ki saari nekiyaaN abu bakr ki ek neki jaisi hai .

توضیح

یہ حدیث اس بات کا ثبوت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے امتیوں کی نیکیوں کا بھی علم ہے اور آسمان کے تاروں کا بھی کہ آپ ہر دو کی تعداد سے باخبر ہیں۔

۳۔ حضور ﷺ کو انسانی جسم کے ہڈیوں اور جوڑوں کا علم

حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ قَالَ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ، عَنْ طَاوُوسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أُظُنُّ رَفَعَهُ شَكَ لَيْثٌ قَالَ: فِي ابْنِ آدَمَ سِتُّونَ وَ ثَلَاثُ مِائَةِ سُلَامٰى أَوْ عَظْمٌ أَوْ مَفْصَلٌ عَلٰى كُلِّ وَاحِدٍ فِيْ كُلِّ يَوْمٍ صَدَقَةٌ كُلُّ كَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ صَدَقَةٌ وَ عَوْنُ الرَّجُلِ أَخَاهُ صَدَقَةٌ وَ الشُّرْبَةُ مِنَ الْمَاءِ يُسْقِيْهَا صَدَقَةٌ وَ اِمَاطَةُ الْأَذٰى عَنِ الطَّرِيْقِ صَدَقَةٌ. (صحيح مسلم، كتاب الادب المفرد، باب سَقْيِ الْمَاءِ، 427)

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بتایا کہ حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد میں تین سو ساٹھ ہڈیاں جوڑ ہوتے ہیں۔ ہر ایک کی طرف سے روزانہ صدقہ دینا لازم ہوتا ہے۔ ہر اچھی بات صدقہ کہلاتی ہے۔ کوئی اپنے بھائی کی مدد کرے تو یہ صدقہ ہوگا۔ کسی کو پانی پلانا صدقہ ہے اور راستے سے رکاوٹ یا تکلیف دہ شئے ہٹا دینا بھی صدقہ کہلاتا ہے۔

Hazrat ibne Abbas raziallahu anhuma ne bataya ke Hazrat Aadam alaihis salam ki aulaad me teen sau saaTh (360) haddiyaaN aur joD hotey haiN . har ek ki taraf se rozana sadqa dena lazim hota hai . har achi baat sadqa hai . koii apne bhai ki madad karey to ye sadqa hoga . kisi ko paani pilana sadqa hai aur raste se rukawat haTadena bhi sadqa kehlata hai .

توضیح

سرکارمدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حدیث میں انسانی جسم کے ہڈیوں اور جوڑ کی تعداد بتائی۔صدیوں بعد ایکسرے اور اِسکاننگ کے ذریعہ جو باتیں معلوم ہوئیں وہ آقائے دوجہاں صلی اللہ علیہ وسلم نے نگاہ نبوت سے پہلے ہی مشاہدہ فرمالیا تھا۔

۴۔حضور ﷺ کا موسیٰ علیہ السلام کوان کی قبر میں دیکھنا

حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ خَشْرَمٍ اَخْبَرُ.نَا عِیْسٰی (یَعْنِیْ ابْنَ یُوْنُسَ) ح وَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِیْ شَیْبَۃَ حَدَّثَنَا جَرِیْرٌ کِلَاھُمَا عَنْ سُلَیْمَانَ التَّیْمِیِّ عَنَ اَنَسٍ وَ حَدَّثَنَاہُ اَبُوْ بَکْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَۃَ حَدَّثَنَا عَبْدَۃُبْنُ سُلَیْمَانَ عَنْ سُفْیَانَ عَنْ سُلَیْمَانَ التَّیْمِیِّ سَمِعْتُ اَنَسًا یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ مَرَرْتُ عَلٰی مُوْسٰی وَھُوَ یُصَلِّیْ فِیْ قَبْرِہٖ وَ زَادَ فِیْ حَدِیْث عِیْسٰی مَرَرْتُ لَیْلَۃً اُسْرِیَ بِیْ. (صحیح مسلم، کتاب الفضائل، 6108)

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرا حضرت موسیٰ علیہ السلام پر گزر ہوا اور آں حالیکہ وہ اپنی قبر میں نماز پڑھ رہے تھے، ایک روایت میں ہے معراج کی شب میرا گزر ہوا۔

Hazrat Anas raziallahu anhu bayaan karte haiN ke rasulallah sallallahu alaihi wa aalihi wa sallam ne farmaya : mera Hazrat Moosa a.s par guzar hua dar aaN haalekey wo apni qabr me namaz paDh rahey they , ek riwayat me hai meraj ki shab mera guzar hua.

توضیح

مسلم شریف میں وارد یہ حدیث اس بات کا پتہ دے رہی ہے کہ براق پر سوار حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے موسیٰ علیہ السلام کی قبر اور اس میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کا نماز یا درود

پڑھنا دیکھا لفظ صَـلَّـی یُـصَـلِّیُ نماز اور درود دونوں کیلئے مستعمل ہے۔ بہرحال جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم زمین کے اندر (قبر کا حال) دیکھتے ہیں تو ہمارا ایقان ہے کہ زمین کے اوپر غلاموں کو نماز اور درود وسلام پڑھتے ہوئے بھی ضرور دیکھتے ہیں کہ یہ نسبتاً اور آسان ہے۔

۵۔عذابِ قبر اور حضور ﷺ کا علم

حَـدَّثَنَا عُثْمَانُ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَـرَّ الـنَّبِـيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ بِحَائِطٍ مِنْ حِيْطَانِ الْمَدِيْنَةِ اَوْ مَكَّةَ فَسَمِعَ صَوْتَ اِنْسَـانَيْـنَ يُـعَـذَّبَـانِ فِـیْ قُبُـوْرِهِمَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ يُعَذَّبَانِ وَمَا يُـعَـذَّبَـانِ فِـیْ كَبِيْـرٍ ثُـمَّ قَـالَ بَـلٰى كَانَ اَحَدُهُمَا لَا يَسْتَتِرُ مِنْ بَوْلِهٖ وَ كَانَ الْاٰخَرُ يَـمْشِـیْ بِـالنَّمِيْمَةِ ثُمَّ دَعَا بِجَرِيْدَةٍ فَكَسَرَهَا كِسْرَتَيْنِ فَوَضَعَ عَلٰى كُلِّ قَبْرٍ مِنْهُمَا كِسْرَةً فَـقِيْـلَ لَـهٗ يَـا رَسُـوْلَ الـلّٰـهِ لِمَ فَعَلْتَ هٰذَا قَالَ لَعَلَّهٗ اَنْ يُّخَفَّفَ عَنْهُمَا مَالَمْ تَيْبَسَا. (صحيح بخاری، كتاب الوضوء، 213)

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ یا مکہ کے باغات سے گزرے تو آپ نے دو انسان کی آواز سنی جن کو قبر میں عذاب ہو رہا تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان پر عذاب ہو رہا ہے لیکن کوئی بڑے گناہ میں نہیں، فرمایا ہاں ان میں سے ایک تو پیشاب (کے چھینٹوں) سے پرہیز نہ کرتا تھا اور دوسرا چغلیاں کھاتا تھا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک (ہری) شاخ منگائی اس کے دو ٹکڑے کئے اور ایک ایک ٹکڑا دونوں قبروں پر رکھ دیا عرض کیا گیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ نے کس کے لئے کیا؟ فرمایا (امید ہے) جب تک سرسبز رہیں گی عذاب میں (بھی) تخفیف ہوتی رہے گی۔

Hazrat ibn e Abbas raziallahu anhu farmatey haiN Rasool Allah sallallahu alaihi wa aalihi wa sallam madina ya makkah ke baaGhaat se guzre , to aap ne do insanoN ki aawaz suni jin ko qabr me azaab ho raha tha aapne farmaya in par azaab ho raha hai lekin

koii baDey gunaah me nahiN,farmaya haaN! in me se ek to peshaab (ke chhintoN) se parheiz na karta tha aur doosra choGhliyaaN khaata tha phir aap ne ek hari shaaq mangaii iske do tukDey kiye aur ek ek tukDa donoN qabroN par rakh diya arz kiya gaya ya Rasool Allah aap ne kis keliye kiya? farmaya (umeed hai) jab tak sar sabz rahengi azaab me takhfeef hoti rahegi.

توضیح

بخاری شریف کی اس حدیث سے بھی یہ معلوم ہوا کہ ہمارے آقا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم قبور کا حال ملاحظہ فرماتے ہیں اور یہ کہ اہل قبور کے عذاب دیکھتے اور ان کی آوازیں بھی سنتے ہیں۔قبر کے عالم کو برزخ کہتے ہیں جو عالم غیب ہے۔اب اس کے بعد بھی منکرین علم غیب کی آنکھیں نہیں کھلتیں۔کاش قبولیت حق کی انہیں توفیق ملے۔

۶۔شہداء زندہ ہیں اور جنت میں ہیں

بَابُ فِیْ بَیَانِ اَنَّ اَرْوَاحَ الشُّهَدَاءِ فِی الْجَنَّةِ وَ اِنَّهُمْ اَحْیَاءٌ عِنْدَرَبِّهِمْ یُرْزَقُوْنَ

وَ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ یَحْیٰی وَ اَبُوْبَکْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ کِلَاهُمَا عَنْ اَبِیْ مُعَاوِیَةَ ح وَ حَدَّثَنَااِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ اَخْبَرَنَا جَرِیْرٌ وَ عِیْسَی بْنُ یُوْنُسَ جَمِیْعًا عَنِ الْاَعْمَشِ ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَیْرٍ (وَ اللَّفْظُ لَهٗ) حَدَّثَنَا اَسْبَاطٌ وَ اَبُوْ مُعَاوِیَةَ قَالَا حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ مَّسْرُوْقٍ قَالَ سَاَلْنَا عَبْدَ اللّٰهِ عَنْ هٰذِهِ الْاٰیَةِ وَ لَاتَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ قُتِلُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا بَلْ اَحْیَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ یُرْزَقُوْنَ قَالَ اَمَا اِنَّا قَدْ سَاَلْنَا عَنْ ذٰلِکَ فَقَالَ اَرْوَاحُهُمْ فِیْ جَوْفِ طَیْرٍ خُضْرٍ لَّهَا قَنَادِیْلُ مُعَلَّقَةٌ بِالْعَرْشِ تَسْرَحُ مِنَ الْجَنَّةِ حَیْثُ شَاءَ تْ ثُمَّ تَاْوِیْ اِلٰی تِلْکَ الْقَنَادِیْلِ فَاطَّلَعَ اِلَیْهِمْ رَبُّهُمْ اِطِّلَاعَةً فَقَالَ هَلْ تَشْتَهُوْنَ شَیْئًا قَالُوْا اَیُّ شَیْءٍ نَشْتَهِیْ وَ نَحْنُ نَسْرَحُ مِنَ الْجَنَّةِ حَیْثُ شِئْنَا فَفَعَلَ ذٰلِکَ بِهِمْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَلَمَّا

اَوْ اَنَّھُمْ لَنْ یُّتْرَکُوْا مِنْ اَنْ یُّسَالُوْا قَالَ یَا رَبِّ نُرِیْدُ اَنْ تَرُدَّ اَرْوَاحَنَا فِیْ اَجْسَادِنَا حَتّٰی نُقْتَلَ فِیْ سَبِیْلِکَ مَرَّۃً اُخْریٰ فَلَمَّا رَاٰی اَنْ لَّیْسَ لَھُمْ حَاجَۃٌ تُرِکُوْا.

(صحیح مسلم، کتاب الامارۃ، 4826)

شہداء کی ارواح جنت میں ہوتی ہیں اور شہداء زندہ ہیں اور انہیں رزق دیا جاتا ہے

مسروق بیان کرتے ہیں کہ ہم نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے اس آیت کی تفسیر دریافت کی ''جو لوگ اللہ کی راہ میں قتل کئے گئے ہیں ان کو مردہ گمان مت کرو بلکہ وہ اپنے رب کے پاس زندہ ہیں، ان کو رزق دیا جاتا ہے''۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم نے بھی اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا تھا، آپ نے فرمایا: ان کی روحیں سبز پرندوں کے پوٹوں میں رہتی ہیں، ان کے لئے عرش میں قندیلیں لٹکی ہوئی ہیں، وہ روحیں جنت میں جہاں چاہیں چرتی پھرتی ہیں، پھر ان قندیلوں کی طرف لوٹ آتی ہیں، ان کا رب ان کی طرف مطلع ہو کر فرماتا ہے: کیا تم کو کسی چیز کی خواہش ہے؟ وہ کہتے ہیں کہ ہم کو کس چیز کی خواہش ہوسکتی ہے، ہم جہاں چاہتے ہیں جنت میں چرتے پھرتے ہیں، ان سے تین بار اللہ تعالیٰ یہ دریافت فرماتا ہے، پھر جب وہ دیکھتے ہیں کہ ان کو سوال کے بغیر نہیں چھوڑا جا رہا تو وہ کہتے ہیں: اے ہمارے رب! ہم یہ چاہتے ہیں کہ ہماری روحوں کو ہمارے جسموں میں لوٹا دیا جائے حتی کہ ہم دوبارہ تیری راہ میں قتل کئے جائیں، پھر جب اللہ تعالیٰ یہ دیکھے گا کہ ان کو کوئی حاجت نہیں ہے تو پھر ان کو چھوڑ دیا جائے گا۔

Masrooq bayaan karte haiN ke hum ne Hazrat Abdullah bin Masood raziallahu anhu se is aayat ki tafseer daryaaft ki " jo log Allah ki raah me qatl kiye gaey haiN inko murda gumaan mat karo balke wo apne rab ke paaas zinda haiN, inko rizq diya jata hai " . Hazrat ibn e Masood ne farmaya: ham ne bhi isko Rasool Allah sallallahu alaihi wa aalihi wa sallam se daryaft kiya tha , aap ne farmaya inki rooheiN sabz parindon ki poToN me rehti haiN, inke liye arsh me qandeeleiN laTki hui haiN, wo rooheiN jannat me

jahaN chaheiN phirti haiN phir in qandeeloN ki taraf lauT aati haiN, in ka rab inki taraf muttaleY ho kar famata hai: kya tum ko kisi cheez ki khwahish hai? wo kehte haiN ke hum ko kis cheez ki khwahish ho sakti hai, hum jahaaN chaheiN jannat meiN chartey phirtey haiN, in se teen baar Allah tala ne ye daryaft farmaya , phir jab wo dekhtey haiN ke inko sawaal ke baghair nahiN chhoDa ja raha to wo kehtey haiN : aey hamarey rab! hum ye chahtey haiN ke hamari roohoN ko hamare jismoN me lauTa diya jaaey hatta key hum dobara teri raah me qatl kiye jaaeiN, phir jab Allah taala ye dekhega ke inko koii haajat nahiN hai to phir inko chhoD diya jaega.

توضیح

مسلم شریف سے ماخوذ اس حدیث میں بھی جنتیوں کے جنت میں احوال سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے باخبر ہونے اور قرین عرش ان کی پرواز سے واقف ہونے کا ذکر ہے۔ جنت ہو کہ عرش یہ سب غیب ہیں لیکن آقا علیہ السلام ان کا علم رکھتے ہیں۔ یہ سب احادیث حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے علم غیب پر دال ہیں۔یؤ منون بالغیب یعنی غیب پر ایمان کا دعویٰ رکھنے والوں کو یہ غیب کس نے بتایا۔اللہ پاک انکار کرنے والوں کو عقلِ سلیم عطا فرمائے۔

۷۔قبر کے پاس تسبیح وتکبیر کہنا اور اس سے قبر کا کشادہ ہونا

عَنْ جَابِرٍ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ اِلٰى سَعْدِ ابْنِ مُعَاذٍ حِيْنَ تُوَفِّيَ فَلَمَّا صَلّٰى عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ وَوُضِعَ فِيْ قَبْرِهٖ وَ سُوِّيَ عَلَيْهِ سَبَّحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فَسَبَّحْنَا طَوِيْلًا ثُمَّ كَبَّرَ فَكَبَّرْنَا فَقِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لِمَ سَبَّحْتَ ثُمَّ كَبَّرْتَ قَالَ لَقَدْ تَجَايَقَ عَلٰى هٰذَا الْعَبْدِ الصَّالِحِ قَبْرُهٗ حَتّٰى فَرَّجَهُ اللّٰهُ عَنْهُ. (مشکوٰۃ، عذاب القبر، 127)

ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کی میت میں گئے سرکار صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز جنازہ کی امامت فرمائی جب سعد کو قبر میں رکھا گیا اور قبر کو بند کر کے مٹی ڈال دی گئی تو حضور علیہ السلام نے کلمات تسبیح ادا فرمائے اور ہم بھی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ بہت دیر تک تسبیح وتہلیل کرتے رہے اس کے بعد سرکار صلی اللہ علیہ وسلم نے تکبیر پڑھی تو ہم بھی سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پڑھتے رہے بعد میں ہم نے تسبیح تہلیل وتکبیر پڑھنے کے بارے میں سوال کیا تو آپ نے فرمایا اس نیکوکار بندے پر قبر تنگ ہو رہی تھی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے اس میں وسعت فرما دی۔

Hazrat jabir raziallahu anhu se riwayat hai ke hum rasool Allah sallallahu alaihi wa aalihi wa sallam ke saath hazrat Saad bin maaz raziallahu anhu ki maiyyat me gaey , sarkaar ne namaz e janaza ki imamat farmayi jab saad ko qabr me rakha gaya aur qabr ko band karke mitthi daal di gayi to huzoor sallallahu alaihi wa aalihi wa sallam ne kalimaat e tasbeeh ada farmatey aur hum bhi huzoor ke saath bohat deir tak tasbeeh o tehleel karte rahey iske baad sarkaar ne takbeer padhi to hum bhi sarkaar ke saath padhtey rahey baad me hum ne tasbeeh , tehleel wa takbeer padhne ke baare me sawaal kiya to aap ne farmaya is nekokaar bande par qabr tang horahi thi yahaN tak keh Allah taala ne isme wusat farma di.

توضیح

اس حدیث سے قبر کے احوال کا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا مشاہدہ فرمانا ثابت ہے اور قبر کو کشادہ کرنے کیلئے تسبیح تہلیل وتکبیر پڑھی جس سے قبر کشادہ ہوگئی معلوم ہوا کہ اس طرح تسبیحات و تکبیرات یا اسی طرح تلاوت قرآن سے صاحب قبر کو (میت) کو فائدہ ہوتا ہے۔ اس سے ایصال ثواب کا جواز بھی نکلتا ہے۔

۸۔جنتیوں کے مقامات کا حضور ﷺ کو علم

حَدَّثَنا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ حَدَّثَنا حُسَیْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ اَبُوْ اَحْمَدَ حَدَّثَنَا شَیْبَانُ عَنْ قَتَادَۃَ حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ مَالِکٍ اَنَّ اُمَّ الرَّبِیْعِ بِنْتَ الْبَرَاءِ وَھِیَ اُمُّ حَارِثَۃَ بْنِ سُرَاقَۃَ اَتَتِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ فَقَالَتْ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ اَلَا تُحَدِّثُنِیْ عَنْ حَارِثَۃَ وَ کَانَ قُتِلَ یَوْمَ بَدْرٍ اَصَابَہٗ سَھْمٌ غَرْبٌ فَاِنْ کَانَ فِی الْجَنَّۃِ صَبَرْتُ وَ اِنْ کَانَ غَیْرَ ذٰلِکَ اجْتَھَدْتُ عَیْبَہٖ فِیْ الْبُکَاءِ قَالَ یَا اُمَّ حَارِثَۃَ اِنَّھَا جِنَانٌ فِی الْجَنَّۃِ وَ اِنَّ ابْنَکِ اَصَابَ الْفِرْدَوْسَ الْاَعْلٰی. (صحیح بخاری، کتاب الجهاد و السیر، 74)

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت حارثہ بن سراقہ کی والدہ محترمہ حضرت ام الربیع بنت براء دربار نبوت میں حاضر ہوکر عرض گزار ہوئیں، یا نبی اللہ! مجھے حارثہ کا حال بتائیے جو بدر کی لڑائی میں مارا گیا تھا، جبکہ اسے نامعلوم تیر لگا تھا۔ اگر وہ جنت میں ہے تو میں صبر سے کام لوں۔ اگر معاملہ اس کے برعکس ہے تو میں دل کھول کر اس پر گریہ وزاری کروں؟ ارشاد فرمایا: اے امِ حارثہ! وہ جنت کے باغوں میں ہے اور بے شک تیرے لختِ جگر نے فردوسِ اعلیٰ پائی ہے۔

Hazrat Anas bin malik raziallahu anhu se riwayat hai Hazrat Harisa bin Suraqa ki walida mohtarma Hazrata Umme rabi bint e bara darbaar e nubuwwat me hazir hokar arz guzaar hui , ya nabi Allah mujhe harisa ka haal bataiye jo badr ki ladayi me maara gaya tha , jab ke isey na malooom teer laga tha. agar wo jannat me hai to mai sabr se kam looN. agar maamla iske bar aks hai to mai dil khol kar is par girya o zaari karooN? irshad farmaya : Aey umm e Harisa: wo jannat ke baaghoN me hai aur beshak tere lakht e jigar ne firdaus e aala paali hai.

توضیح

حدیث مذکورہ سے یہ واضح ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم جنت بھی دیکھتے ہیں اور جنت میں کون کہاں ہے اور ہوگا اس سے بھی باخبر ہیں۔

۹۔کون جنت میں کیا کر رہا ہے حضور ﷺ کو اس کا علم

حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلْمَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحِيمِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أُنَيْسَةَ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْهَضْهَاضِ الدُّوْسِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: جَاءَ مَاعِزُ بْنُ مَالِكِ نِ الْأَسْلَمِيّ فَرَجَمَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ عِنْدَ الرَّابِعَةِ، فَمَرَّ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ وَ مَعَهٗ نَفَرٌ مِّنْ أَصْحَابِهٖ، فَقَالَ رَجُلٌ مِّنْهُمْ: اِنَّ هٰذَا الْخَائِنَ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ مِرَارًا كُلُّ ذٰلِكَ يَرُدُّهٗ، ثُمَّ قُتِلَ كَمَا يُقْتَلُ الْكَلْبُ فَسَكَتَ عَنْهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ حَتّٰى مَرَّ بِجِيْفَةِ حِمَارٍ شَائِلَةٍ رِجْلُهٗ، فَقَال: كُلَامِنْ هٰذَا. قَالَا: مِنْ جِيْفَةِ حِمَارٍ؟ يَارَسُوْلُ اللّٰهِ. قَالَ: فَالَّذِيْ نِلْتُمَا مِنْ عِرْضِ أَخِيْكُمَا آنِفًا أَكْثَرُ وَ الَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ اِنَّهٗ فِيْ نَهْرٍ مِنْ اَنْهَارِ الْجَنَّةِ يَتَغَمَّسُ. (الادب المفرد، باب الغيبة للميت، 758)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت مَاعِزُ رضی اللہ عنہ (اقرار جرم کر کے) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے (تین دفعہ سزا ٹالنے کے بعد) چوتھی مرتبہ سنگساری کا حکم دیا۔ (وہ فوت ہو گئے) چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ کو ساتھ لئے ان کے قریب سے گزرے۔ ایک ساتھی نے کہہ دیا کہ یہ خیانت کرنے والا شخص کئی بار حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں (سزا کیلئے) حاضر ہوا لیکن ہر بار آپ نے اسے واپس کر دیا، اب کتے کی طرح قتل ہو گیا۔ آپ یہ سن کر خاموش رہے، چلتے چلتے ایک مردار خچر کے قریب پہنچے جو پاؤں پھیلائے پڑا تھا۔ آپ نے فرمایا: ''دونوں اس میں سے کھالو'' وہ عرض کرنے لگے یا رسول اللہ! اس مردہ خچر سے کھائیں؟ آپ نے فرمایا! ''ابھی ابھی تم نے اپنے بھائی کی عزت پر حملہ کیا ہے یہ اس سے بڑا جرم ہے''۔ پھر فرمایا: ''جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اس کی قسم! وہ تو جنت کی نہر میں تیرتا پھر رہا ہے''۔

Hazrat abu Huraira raziallahu anhu kehte hain Hazrat Ma'aiz raziallahu anhu (iqraar e jurm karke) nabi e kareem sallallahu alaihi wa aalihi wa sallam ki khidmat me hazir huey to aap ne (teen dafa saza taalne ke baad) chowthi martaba sangsari ka hukm diya.(wo faut hogaey) chunaNchey huzoor akram sallallahu alaihi wa aalihi wa sallam apne sahaba ko saath liye inke qareeb se gaey ek saathi ne keh diya ke ye khiyanat karne wala shakhs huzoor sallallahu alaihi wa aalihi wa sallam ki khidmat me (saza keliye) hazir hua lekin har baar apne isey wapas kardiya , ab kuttey ki tarah qatl hogaya. aap ye sunkar khamosh rahey, chaltey chaltey ek murdaar khachchar ke qareeb pohchey jo paaooN phailakar padha tha . aapne farmaya "dono is me se khalo " . wo arz karne lagey ya Rasool allah! is murda khachchar se khaeiN ? aapne farmaya " abhi abhi tum ne bhai ki izzat par hamla kiya hai ye is se bada jurm hai" . phir farmaya "jis ke qabza e qudrat me meri jaan hai uski qasam ! wo to jannat ki nehr me tairta phir raha hai."

توضیح

یہ حدیث بھی اوپر کی حدیث کی طرح اس بات پر شاہد ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فوت شدہ شخص کے نہ صرف جنتی ہونے کا اعلان فرمایا بلکہ وہ جنت میں کیا کر رہے ہیں اس کا بھی اظہار فرما دیا۔

۱۰۔دوزخ میں گرنے والے پتھر کی آواز

حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ كَيْسَانَ عَنْ أَبِىْ حَازِمٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ اِذْ سَمِعَ وَجْبَةً فَقَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ

تَـدْرُوْنَ مَـا هٰـذَا قَالَ قُلْنَا اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ هٰذَا حَجَرٌ رُمِیَ بِهٖ فِی النَّارِ مُنْذُ سَبْعِیْـنَ خَرِیْفًا فَهُوَ یَهْوِیْ فِی النَّارِ الْاٰنَ حَتّٰی اِنْتَهٰی اِلٰی قَعْرِهَا. (صحیح مسلم، کتاب الجنة و صفة نعیمها و اهلها، 7096)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے کہ آپ نے ایک گڑگڑاہٹ کی آواز سنی، آپ نے فرمایا: تمہیں معلوم ہے یہ کیسی آواز تھی؟ ہم نے کہا: اللہ اور اس کے رسول کو خوب علم ہے، آپ نے فرمایا: یہ ایک پتھر ہے جس کو ستر سال پہلے جہنم میں پھینکا گیا تھا، یہ اب تک اس میں گر رہا تھا اور اب اس کی گہرائی میں پہنچا ہے۔

Hazrat Abu Huraira raziallahu anhu bayaan karte haiN ke hum Rasool Allah sallallahu alaihi wa aalihi wa sallam ke saath they ke aapne ek khaDkhaDahaT ki aawaaz suni, aapne farmaya : tumheiN maloom hai ye kaisi aawaaz thi? hum ne kaha : Allah aur uske Rasool ko khoob ilm hai , aap ne farmaya : ye ek pathar hai jisko sattar (70) saal pehle jahannum me phenka gaya tha , ye ab tak is me gir raha tha aur ab iski gehrayi me pohcha hai.

توضیح

مسلم شریف کی اس حدیث میں ایک پُر اسرار گڑگڑاہٹ پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے وضاحت فرمائی کہ یہ ایک پتھر ہے جس کو ستّر (۷۰) سال پہلے جہنم میں پھینکا گیا تھا اور وہ اب جہنم کی گہرائی میں پہنچا ہے۔ ذرا غور کریں کہ جنت و دوزخ جس کے مشاہدے میں ہو تو کیا یہ اس کے علم غیب کی دلیل نہیں۔

۱۱۔ منافق کی موت اور آندھی کا حضور ﷺ کو علم

حَـدَّثَـنِـیْ اَبُوْ کُرَیْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا حَفْصٌ (یَعْنِیْ ابْنَ غِیَاثٍ) عَنِ الْاَعْـمَشِ عَنْ اَبِیْ سُفْیَانَ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ قَلِمَ مِنْ

سَفَرٍ فَلَمَّا كَانَ قُرْبَ الْمَدِيْنَةِ هَاجَتْ رِيْحٌ شَدِيْدَةٌ تَكَادُ اَنْ تَدْفِنَ الرَّاكِبَ فَزَعَمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ بُعِثَتْ هٰذِهِ الرِّيْحُ لِمَوْتِ مُنَافِقٍ فَلَمَّا قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ فَاِذَا مُنَافِقٌ عَظِيْمٌ مِّنَ الْمُنَافِقِيْنَ قَدْمَاتَ. (صحیح مسلم، کتاب صفات المنافقین و احکامھم، 6972)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک سفر سے آئے، جب مدینہ منورہ کے قریب پہنچے تو بڑے زور سے آندھی چلی کہ سوار زمین میں دھنسنے کے قریب ہوگیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ آندھی کسی منافق کی موت کے لئے بھیجی گئی ہے، جب آپ مدینہ منورہ پہنچے تو منافقوں میں سے ایک بہت بڑا منافق مر چکا تھا۔

Hazrat Jabir raziallahu anhu bayaan karte haiN ke Rasool Allah sallallahu alaihi wa aalihi wa sallam ek safar se aaey, jab madine munawara ke qareb pohchey to baDey zor se aandhi chali ke sawaar zameen me dhansne ke qareeb hogaya, Rasool Allah sallallahu alaihi wa aalihi wa sallam ne farmaya: ye aandhi kisi munafiq ki maut keliye bheji gayi hai , jab aap madina munawwara pohchey to munafiqoN me se ek bohat baDa munafiq marr chuka tha.

توضیح

مسلم شریف کی اس حدیث میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے آندھی چلنے کیوجہ بتادی کہ یہ ایک بڑے منافق کی موت کا سبب بنے گی اور ایسا ہی ہوا۔

۱۲۔ کھانے میں شیطان کا شریک ہونا اور حضور ﷺ کا ملاحظہ فرمانا

حَدَّثَنَا مُؤَمِّلُ بْنُ الْفَضْلِ الْحَرَّانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عِيْسٰى يَعْنِي ابْنَ يُوْنُسَ قَالَ حَدَّثَنَا جَابِرُ ابْنُ صُبْحٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْمُثَنّٰى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْخُزَاعِيُّ عَنْ عَمِّهٖ

اُمَیَّةَ بْـنِ مَخْشِیٍّ وَ کَانَ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ جَالِسًا وَ رَجُلٌ یَأْکُلُ فَلَمْ یُسَمِّ حَتّٰی لَمْ یَبْقَ مِنْ طَعَامِهٖ اِلَّا لُقْمَةٌ فَلَمَّا رَفَعَهَا اِلٰی فِیْهِ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ اَوَّلَهٗ وَ اٰخِرَهٗ فَضَحِکَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ ثُمَّ قَالَ مَا زَالَ الشَّیْطٰنُ یَأْکُلُ مَعَهٗ فَلَمَّا ذُکِرَ اسْمُ اللّٰهِ اسْتَقَاءَ مَا فِیْ بَطْنِهٖ. (سنن ابو داؤد، 369)

ترجمہ: مثنیٰ بن عبدالرحمٰن خزاعی نے اپنے چچا جان حضرت امیّہ بن مخشی رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے ہوئے تھے اور ایک آدمی کھانا کھا رہا تھا جس نے بسم اللہ نہیں پڑھی تھی۔ وہ کھاتا رہا یہاں تک کہ ایک ہی لقمہ باقی رہ گیا۔ جب اُسے اُٹھا کر منہ میں ڈالنے لگا تو کہا بسم اللہ اوّلہٗ و آخرہٗ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہنس پڑے۔ پھر فرمایا: شیطان اس کے ساتھ برابر کھا رہا تھا۔ جب اس نے اللہ کا نام لیا تو جو کچھ اُس (شیطان) کے پیٹ میں تھا قے کر دی۔

Musanna bin Abdur rahman khuzaii ne apne chachajan Hazrat Umaiiya bin Makhshi se riwayat ki hai jo Rasool Allah sallallahu alaihi wa aalihi wa sallam ke sahabi they key Rasool Allah sallallahu alaihi wa aalihi wa sallam baithey huey they aur ek aadmi khana khana kha raha tha jis ne bismillah nahiN paDhee thi wo khata raha yahaaN tak keh ek hi luqma baaqi reh gaya . jab us ne uthakar munH me Daalne laga to kaha Bimillahi awalahu wa akhirahu pas nabi e kareem sallallahu alaihi wa aalihi wa sallam hans padhey . phir farmaya shaitaan iske saath barabar kharaha tha jab is ne Allah ka naam liya to jo kuch us (shaitaan) ke peiT me tha khaey kardee.

توضیح

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بغیر بسم اللہ پڑھے کھانا کھانے والے کے کھانے میں شیطان کے شریک ہونے کا ذکر فرمایا جو کسی اور کو نہ دکھائی دیا۔

۱۳۔ حضور ﷺ پیٹھ پیچھے بھی دیکھتے ہیں

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ اَنَا مَالِكٌ عَنْ اَبِى الزِّنَادِ عَنِ الْاَعَرَجِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ هَلْ تَرَوْنَ قِبْلَتِىْ هٰهُنَا فَوَ اللّٰهِ مَا يَخْفٰى عَلَىَّ خُشُوْعُكُمْ وَلَا رُكُوْعُكُمْ اِنِّىْ لَاَرَاكُمْ مِّنْ وَّرَاءِ ظَهْرِىْ.
(صحیح بخاری، کتاب الصلوٰۃ، 404)

نبی پیٹھ پیچھے بھی دیکھتے ہیں

ترجمہ: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم دیکھتے ہو کہ میرا منہ اس طرف ہے جبکہ خدا کی قسم! مجھ پر تمہارا خشوع اور رکوع ہر گز پوشیدہ نہیں میں تمہیں اپنی پیٹھ کے پیچھے سے بھی دیکھتا ہوں۔

Abu Huraira raziallahu anhu se riwayat hai Rasool Allah sallallahu alaihi wa aalihi wa sallam ne farmaya tum dekhtey ho ke mera munh is taraf hai jab ke khuda ki qasam ! mujh par tumhara khushu aur ruku har giz posheeda nahi haiN. tumheiN apni peeTh k peechey se bhi dekhta hooN. (bukhari: 404)

توضیح

اُوپر کی حدیث یہ بتا رہی ہے کہ نبی کا علم اور نبی کا دیکھنا ہم سے بالکل جدا ہے کہ وہ جس طرح سامنے دیکھتے ہیں اسی طرح پیچھے بھی دیکھتے ہیں اور نمازیوں کے خشوع وخضوع کو بھی جو کہ آپ کے پیچھے نماز پڑھ رہے ہوں دیکھ لیتے ہیں۔

۱۴۔ کون شہید ہوئے، جھنڈا کس کے ہاتھ ہے حضور ﷺ نے خبر دی

حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ وَاقِدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ اَنَسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ نَعٰى زَيْدًا وَّ

جَعْفَرًا وَ ابْنَ رَوَاحَةَ لِلنَّاسِ قَبْلَ اَنْ يَّاتِيَهُمْ خَبَرُهُمْ فَقَالَ اَخَذَ الرَّايَةَ زَيْدٌ فَاُصِيْبَ ثُمَّ اَخَذَ جَعْفَرٌ فَاُصِيْبَ ثُمَّ اَخَذَ ابْنُ رَوَاحَةَ فَاُصِيْبَ وَ عَيْنَاهُ تَذْرِفَانِ حَتّٰى اَخَذَ الرَّايَةَ سَيْفٌ مِنْ سُيُوْفِ اللّٰهِ حَتّٰى فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ. (صحيح بخاری، کتاب المغازی، 1403)

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زید، حضرت جعفر اور حضرت ابن رواحہ کی خبر آنے سے پہلے ان کے شہید ہو جانے کے متعلق لوگوں کو پہلے ہی بتا دیا تھا۔ چنانچہ آپ نے فرمایا کہ اب جھنڈا زید نے سنبھالا ہوا ہے لیکن وہ شہید ہو گئے۔ پھر جعفر نے جھنڈا سنبھال لیا، تو وہ بھی شہید ہو گئے۔ پھر ابن رواحہ نے جھنڈا سنبھالا ہے اور وہ بھی جام شہادت نوش کر گئے۔ یہ فرماتے ہوئے آپ کی چشمانِ مبارک اشک بار تھیں یہاں تک کہ اللہ کی تلواروں میں سے ایک تلوار نے جھنڈا سنبھال لیا ہے اور اس کے ہاتھوں اللہ تعالیٰ نے کافروں پر فتح مرحمت فرما دی۔

Hazrat Anas raziallahu anhu farmatey haiN ke nabi e kareem sallallahu alaihi wa aalihi wa sallam ne Hazrat Zaid , Hazrat Jafar aur Hazrat ibn e Rawaha ki khabar aane se pehle inke shaheed hojane ke mutaliq logoN ko pehle hi bata diya tha chunachey aapne farmaya ke ab jhanda Zaid ne sambhala hua hai lekin wo shaheed hogaey phir Jafar ne jhanda sambhal liya , to wo bhi shaheed hogaey. phir ibn e Rawaha ne jhanda sambhala hai aur wo bhi jaam e shahadat nosh kar gaey. ye farmatey huey aap ki chashmaan e mubarak ashkbaar thiN yahaaN tak ke Allah ki talwaroN me se ek talwar ne jhanda sambhal liya aur iske haathoN Allah taala ne fatah marhamat farma dee.

توضیح

غزوۂ موتہ کے موقع پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زید حضرت جعفر اور حضرت

رواحہ کی شہادت اور ان کے درمیان باری باری جھنڈے کی منتقلی کا منظر ایسا بیان فرمایا کہ سب کچھ آپ ملاحظہ فرماتے رہے پھر اللہ کی تلواروں میں سے ایک تلوار کے جھنڈا لینے اور ان کے ہاتھوں فتح کی خوشخبری بھی دی دے۔

۱۵۔ خیبر حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہاتھوں فتح ہوگا۔ حضور ﷺ نے پہلے ہی خبر دی

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِیْ عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ عَلِیٌّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ تَخَلَّفَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فِیْ خَيْبَرَ وَ كَانَ رَمِدًا فَقَالَ اَنَا اَتَخَلَّفُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فَلَحِقَ فَلَمَّا بِتْنَا اللَّيْلَةَ الَّتِیْ فُتِحَتْ قَالَ لَاُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ غَدًا اَوْلَيَاْخُذَنَّ الرَّابَةَ غَدًا رَجُلٌ يُحِبُّهُ اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ يُفْتَحُ عَلَيْهِ فَنَحْنُ نَرْجُوْهَا فَقِيْلَ هٰذَا عَلِیٌّ فَاَعْطَاهُ فَفُتِحَ عَلَيْهِ. (صحیح بخاری، کتاب المغازی، 1363)

ترجمہ: حضرت مسلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ غزوۂ خیبر میں حضرت علی رضی اللہ عنہ آشوب چشم کے باعث نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پیچھے رہ گئے تھے۔ پھر انہوں نے اپنے دل میں کہا کہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ساتھ دینے سے کیوں پیچھے رہوں، پس وہ بھی جا ملے۔ جب ہم وہ رات گزار رہے تھے جس کے اگلے روز فتح پائی تھی تو آپ نے فرمایا۔ کل میں ضرور یہ جھنڈا اس شخص کو دوں گا یا یہ فرمایا کہ کل ضرور یہ جھنڈا وہ شخص لیگا جس سے اللہ اور اس کا رسول محبت رکھتے ہیں اور اس کے ہاتھوں فتح ہوگی۔ ہم اس کی آس لگائے ہوئے تھے کہ کہا گیا، لیجئے حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی آ گئے۔ پس آپ نے جھنڈا اُنہیں عطا فرما دیا اور خیبر ان کے ہاتھ پر فتح ہوا۔

Hazrat sahl bin saad raziallahu anhu farmatey hai ke Rasool Allah sallallahu alaihi wa aalihi wa sallam Ghazwa e khaibar ke roz farmaya ke ye jhanDa mai aise shakhs ko dooNga ke Allah taala iske haath par fatah ata farmaega . wo Allah aur uske rasool ko dost

rakhta hai aur Allah aur uska rasool aise dost rakhtey haiN. raawi ka bayaan hai ke logoN ne raat baDi bechaini se guzari dekhtey haiN jhanda kisko ata famaya jata hai jab subah hui to log Rasool Allah sallallahu alaihi wa aalihi wa sallam ki khidmat me hazir hogaey. saare yahi tamanna lekar aaey they ke jhanda mujhe mil jaey pus aap ne farmaya Ali bin abu Talib kahaaN hai? arz ki gayi ya Rasool Allah ! inki aankheiN dukhti haiN . raawi ka bayaan hai ke phir unheiN bulaya gaya . wo hazir e khidmat huey to Rasool Allah sallallahu alaihi wa aalihi wa sallam ne unki donoN aankhoN me luaab e dahan laga diya aur unke liye dua ki pus wo aise shifa yaab huey goya unheiN sarey se takleef hui hi na thi, puss jhanda unheiN ata farma diya gaya Hazrat Ali arz guzar huey ya Rasool Allah! kya mai us waqt tak unke saath laDunga jab tak ke wo musalmaan na hojaey. Farmaya tum chupke se unke maidaan me jaa utro aur phir unheiN islam ki dawat do aur unheiN batao ke Allah ka haq hone ke bais in par kya wajib hai. pus khuda ki qasam agar ek aadmi ko bhi Allah taala ne tumhari wajah se hidayat dedi to tumhare liye surq oonToN se behtar hai.

توضیح

خیبر میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا حضرت علی رضی اللہ عنہ کو طلب فرمانا اور ان کی آشوب زدہ آنکھوں میں لعاب دہن لگانا پھر جھنڈا ان کے ہاتھ میں تھمانا پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ کا درِ خیبر اُکھاڑ پھینکنا اور خیبر کا فتح ہونا یہ سب کچھ علم غیب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک نمونہ ہے۔

۱۶۔اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کو مشرقوں اور مغربوں کو دکھایا اور سرخ و سفید خزانے عطا کئے

حَدَّثَنِی زُهَیْرُ بْنُ حَرْبٍ وَّ اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی وَ ابْنُ بَشَّارٍ قَالَ اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا وَ قَالَ الْاٰخَرُوْنَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِیْ قِلَابَةَ عَنْ اَبِیْ اَسْمَاءَ الرَّحَبِیِّ عَنْ ثَوْبَانَ اَنَّ نَبِیَّ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی زَوٰی لِیَ الْاَرْضَ حَتّٰی رَاَیْتُ مَشَارِقَهَا وَ مَغَارِبَهَا وَ اَعْطَانِیَ الْکَنْزَیْنِ الْاَحْمَرَ وَ الْاَبْیَضَ ثُمَّ ذَکَرَ نَحْوَ حَدِیْثِ اَیُّوْبَ عَنْ اَبِیْ قِلَابَةَ.

(صحیح مسلم، کتاب الفتن و اشراط الساعة، 7188)

ترجمہ: حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے تمام روئے زمین کو میرے لئے لپیٹ دیا، حتیٰ کہ میں نے اس کے تمام مشرقوں اور مغربوں کو دیکھ لیا اور اللہ تعالیٰ نے مجھے سرخ اور سفید دو خزانے عطا فرمائے، اس کے بعد ایوب کی روایت کی مثل ہے۔

Hazrat Soban raziallahu anhu bayaan karte hain ke nabi Allah sallallahu alaihi wa aalihi wa sallam ne farmaya: beshakk Allah taala ne tamaam roo e zameen ko mere liye lapeiT diya, hatta ke mai ne iske tamaam mashriqoN aur maghriboN ko dekh liya aur Allah taala ne mujhe surq aur safed do khazane ataa farmaey.

توضیح

حدیث مذکور میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ظاہر فرمایا کہ اللہ نے آپ کیلئے زمین کو لپیٹ دیا اور آپ نے مشارق و مغارب کو دیکھ لیا اور خزانوں کے عطا کئے جانے کا بیان بھی فرمایا ایک اور روایت میں اسلامی حکومتوں کی وسعت کا بھی ذکر فرمایا۔

۱۷۔زمین اور آسمان میں اللہ کے محبوب بندہ کی محبوبیت کا اعلان

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ قَالَ: اِذَا أَحَبَّ اللّٰہُ الْعَبْدَ نَادَی جِبْرِیْلَ : اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ فُلَانًا فَأَحْبِبْہُ. فَیُحِبُّہُ جِبْرِیْلُ، فَیُنَادِی جِبْرِیْلُ فِیْ اَھْلِ السَّمَاءِ: اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ فُلَانًا فَأَحِبُّوْہُ، فَیُحِبُّہُ اَھْلُ السَّمَاءِ ثُمَّ یُوْضَعُ لَہُ الْقَبُوْلُ فِی الْاَرْضِ. (صحیح بخاری، کتاب: بدء الخلق، 3037)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو حضرت جبرائیل علیہ السلام کو بلاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ فلاں بندے سے محبت رکھتا ہے لہٰذا تم بھی اس سے محبت کرو تو حضرت جبرئیل علیہ السلام اس سے محبت کرتے ہیں۔ پھر حضرت جبرئیل علیہ السلام آسمانی مخلوق میں ندا دیتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فلاں شخص سے محبت کرتا ہے لہٰذا تم بھی اس سے محبت کرو پھر آسمان والے بھی اس سے محبت کرنے لگتے ہیں پھر زمین والوں (کے دلوں) میں بھی اس کی مقبولیت رکھ دی جاتی ہے"۔

Hazrat Abu Huraira raziallahu anhu se marwi hai ke Huzoor Nabi e Akram sallallahu alaihi wa aalihi wa sallam ne farmaya: jab Allah ta'ala kisi bande se mohabbat karta hai to Hazrat jibraeel alaihis salaam ko bulata hai ke Allah ta'ala falaaN bande se mohabbat rakhta hai lehaza tum bhi us sey mohabbat karo Hazrat jibraeel alaihis salam bhi us se mohabbat karte haiN. phir Hazrat Jibareel alaihis salaam aasmani makhlooq me nida detey haiN ke Allah ta'ala falaaN shakhs se mohabbat karta hai lihaza tum bhi us se mohabbat karo phir aasmaan wale bhi us se mohabbat karne lagte haiN phir zameen waloN (ke diloN) me bhi iski maqbooliyat rakh dee jati hai.

توضیح

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خدا کے کسی بھی محبوب بندہ کی محبوبیت کی یہ کیفیت بتائی کہ اللہ تعالیٰ نہ صرف خود محبت فرماتا ہے بلکہ جبرئیل علیہ السلام کو محبت کا حکم دیتا ہے پھر جبرئیل علیہ

السلام آسمانوں میں ندا کرتے ہیں اور آسمان والوں اور زمین والوں کے دلوں میں اس کی محبت اور مقبولیت پیدا کی جاتی ہے۔

۱۸۔حضورﷺ دنیا اور قیامت تک کے حالات اپنے ہاتھ کی طرح ملاحظہ فرماتے ہیں

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ قَدْ رَفَعَ لِیَ الدُّنْیَا فَأَنَا أَنْظُرُ اِلَیْھَا وَ اِلٰی مَاھُوَ کَائِنٌ فِیْھَا اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَۃِ، کَأَنَّمَا أَنْظُرُ اِلٰی کَفِّیْ ھٰذَا. (حلیۃ الاولیاء، 101)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے میرے سامنے دنیا کو پیش فرمایا، پس میں اس دنیا کو اور جو اس میں قیامت تک ہونے والا ہے، اس طرح دیکھتا ہوں جس طرح میں اپنے اس ہاتھ کو دیکھ رہا ہوں۔

Hazrat Abdullah bin Umar raziallahu anhuma se marwi hai ke Rasool Allah sallallahu alaihi wa aalihi wa sallam ne farmaya ke Allah ta'ala ne mere saamne duniya ko pesh farmaya, puss maine is duniya ko aur jo isme qiyamat tak hone wala hai is tarah dekhta hooN jis tarah mai apne is haath ko dekh raha hooN.

توضیح

اس حدیث شریف میں سرکار دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بیان فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے سامنے دنیا کو پیش فرمایا پھر سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس دنیا میں رونما ہونے والے تمام واقعات کو میں ایسے دیکھتا ہوں جیسے کہ میں اپنے ہاتھ کو دیکھتا ہوں۔ اس طرح آپ کو اللہ تعالیٰ نے سب کچھ دکھلا دیا کہ دنیا میں کیا کچھ ہوگا۔

۱۹۔ مدینہ کی سرزمین پر کھڑے ہوکر حوض دیکھنے اور امت کے شرک سے محفوظ رہنے کا اعلان

حَدَّثَنِیْ سَعِیْدُ بْنُ شُرَحْبِیْلَ حَدَّثَنَا لَیْثُ عَنْ یَزِیْدَ بْنِ اَبِی الْخَیْرِ عَن عُقْبَۃَ بْنِ عَـامِـرٍ اَنَّ الـنَّبِـیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ خَرَجَ یَوْمًا فَصَلّٰی عَلٰی اَھْلِ اُحُدٍ صَلٰوتَہٗ عَـلَـی الْمَیِّتِ ثُمَّ انْصَرَفَ اِلَی الْمُنِبْرِ فَقَالَ اِنِّیْ فَرَطُکُمْ وَ اَنَا شَھِیْدٌ عَلَیْکُمْ اِنِّیْ وَ الـلّٰـہِ لَاَنْـظُـرُ اِلٰی حَوْضِی الْاٰنَ وَ اَنِّیْ قَد اُعْطِیْتُ مَفَاتِیْحَ خَزَائِنِ الْاَرْضِ وَ اِنِّیْ وَ الـلّٰـہِ مَـا اَخَـافُ بَـعْـدِیْ اَنْ تُشْـرِکُـوْا وَلٰکِنْ اَخَافُ اَنْ تَتَنَافَسُوْا فِیْھَا. (صحیح بخاری، کتاب الانبیاء، 805)

ترجمہ: حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک روز نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لے گئے اور غزوۂ احد کے شہیدوں پر اسی طرح نماز پڑھی جس طرح میت پر پڑھی جاتی ہے۔ پھر واپس آکر آپ منبر پر جلوہ افروز ہوئے اور فرمایا: بیشک میں تمہارا سہارا اور تم پر گواہ ہوں۔ بیشک خدا کی قسم میں اپنے حوض کو اس وقت بھی دیکھ رہا ہوں اور بیشک مجھے زمین کے خزانوں کی کنجیاں مرحمت فرمادی گئی ہیں اور بیشک مجھے یہ خطرہ نہیں کہ میرے بعد تم شرک کرنے لگ جاؤ گے بلکہ مجھے ڈر اس بات کا ہے کہ تم دنیا کے جمال میں پھنس جاؤ گے۔

Hazrat Uqba bin Aamir raziallahu anhu farmatey haiN ke ek roz Nabi e Kareem bahar tashreef ley gaey aur Gazwa e uhad ke shaheedoN par usi tarha namaaz padhee jis tarha mayyat par padhi jati hai phir wapas aakar aap mimbar par jalwa afroz huey aur farmaya : beshak mai tumhara sahara aur tum par gawaah hooN , beshakk khuda ki qasam mai apne houz ko is waqt bhi dekh raha hooN aur beshakk zameen ke khazanoN ki kunjiyaaN marhamat farma dee gayi haiN aur beshak mujhe ye qatra nahiN ke mere baad tum shirk karne lag jaogey balke mujhe Darr is baat ka hai ke tum duniya ke jaal me phaNs jaogey.

توضیح

بخاری شریف کتاب الانبیاء کی اس حدیث نے نگاہ نبوت کی وسعت اور مستقبل بینی کا اعلان کیا ہے اور ساتھ ہی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم غلاموں کیلئے مژدۂ جانفزاء سنایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہمارا سہارا ہیں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں زمین کے خزانوں کی کنجیاں ہیں اور یہ بھی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پردہ فرمانے کے بعد اُمت مسلمہ شرک میں مبتلا نہیں ہوگی۔

۲۰۔منافقین کا مسجد سے نکالا جانا

قَالَ حَدَّثَنَا اَبِی قَالَ حَدَّثَنَا اَسْبَاط عَن السُّدِّی عَن اَبِیْ مَالِک، عَنْ اِبْن عَبَّاس فِی قَولِ اللّٰہِ: ’’وَ مِمَّنْ حَوْلَکُمْ مِنَ الاَعْرَابِ مُنَافِقُوْنَ مِنْ اَھْلِ الْمَدِیْنَۃِ مَرَدوا عَلَی النِّفَاقِ‘‘ اِلٰی قَوْلِہٖ ’’عَذَابٌ عَظِیْمٌ‘‘ قَالَ: قَامَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ خَطِیْبًا یَوْمَ الْجُمُعَۃِ، فَقَالَ اُخْرُجْ یَا فُلَانُ. فَاِنَّکَ مُنَافِقٌ! فَاَخْرَجَ مِنَ الْمَسْجِدِنَاسا مِنْھُمْ فَضَحَھُمْ. فَلَقِیَھُمْ عُمَروھُمْ یَخْرُجُوْنَ مِنَ الْمَسْجِدِ فَاخْتَبَأَ مِنْھُمْ حَیَاء اَنَّہٗ لَمْ یَشْھَد الْجُمُعَۃ. وَ ظَنَّ اَنَّ النَّاسَ قَد اِنْصَرَفُوْا وَ اخْتَبَئُوْھُمْ مِنْ عُمَر، ظَنُّوْا اَنَّہٗ قَدْ عَلِمَ بِاَمْرِھِمْ، فَجَاءَ عُمَرُ فَدَخَلَ الْمَسْجِد، فَاِذَا النَّاس لم یُصَلُّوْا فَقَالَ لَہٗ رَجُل مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ: اَبْشِرْ یَا عُمرَ فَقَدْ فَضَحَ اللّٰہُ الْمُنَافِقِیْنَ الْیَوْمَ! فَھٰذَا الْعَذَابُ الْاَوَّلُ حِیْنَ اَخْرَجَھُمْ مِنَ الْمَسْجِدِ وَ الْعَذَابُ الثَّانِی عَذَابُ الْقَبْرِ. (طبرانی، المعجم الاوسط، 796)

مذکورہ بالا آیت مبارکہ کے تحت

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ ایک جمعہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ دینے کیلئے کھڑے ہوئے اور منافقین کو نام بہ نام یہ فرما کر مسجد سے باہر نکالا اے فلان نکل جا کہ تو منافق ہے۔اسی طرح آپ نے کئی منافق لوگوں کو مسجد سے رسوا کر کے نکالا اور حضرت عمر کی ان

سے ملاقات مسجد آتے ہوئے اس حال میں ہوئی کہ وہ منافقین مسجد سے نکل رہے تھے۔ حضرت عمر پشیمان تھے کہ مجھے آج جمعہ نہیں ملا اور خیال کیا کہ لوگ مسجد سے لوٹ رہے ہیں اور وہ حضرت عمر سے شرمندگی سے چھپ رہے تھے کہ حضرت عمر نے بھی انہیں مسجد سے نکلتے ہوئے دیکھ لیا جب حضرت عمر مسجد میں داخل ہوئے تو لوگ ابھی جمعہ کی نماز نہیں پڑھے تھے ایسے میں ایک شخص نے حضرت عمر سے کہا میں آپ کو خوشخبری دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے آج منافقین کو رسوا کیا یہ پہلا عذاب ہے کہ ان کو مسجد سے نکالا گیا اور ان کیلئے جو دوسرا عذاب ہے وہ عذاب قبر ہے۔

Mazkoora bala aayat mubarak ke tahat Hazrat ibn e Abbas raziallahu anhu riwayat karte haiN ke ek juma Huzoor sallallahu alaihi wa aalihi wa sallam khutba dene keliye khaDey huey aur munafiqeen ko naam ba naam ye farma kar masjid se bahar nikala aey falaaN tu nikal ja ke tu munafiq hai is tarah aap ne kayi munafiqoN ko masjid se ruswa karke nikala aur Hazrat umar ki un se mulaqat masjid aatey huey is haal me hui ke wo munafiqeen masjid se nikal rahey they Hazrat umar pashemaan they ke aaj mujhe juma' nahiN mila aur khayaal kiya ke log masjid se lauT rahe haiN aur wo Hazrat Umar se sharmindagi se chhup rahe they ke Hazrat Umar ne bhi unheiN masjid se nikalte huey dekh liya jab Hazrat Umar masjid me daakhil huey to log abhi juma' ki namaaz nahi paDhey they aise me ek shakhs ne Hazrat Umar se kaha mai aapko khushkhabri deta hooN ke Allah ta'ala ne aaj munafiqeen ko ruswa kiya ye pehla azaab hai ke unko masjid se nikala gaya aur inke liye jo doosra azaab hai wo azaab e qabr hai.

توضیح

حدیث کی مشہور کتاب طبرانی میں یہ حدیث ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے منافقین کو مسجد سے نکالا جو بظاہر کلمہ گو تھے ایک اور حدیث میں ہے کہ منافقین نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی

غیب دانی پر طعنے کسے تھے اور مضحکہ اُڑایا تھا اس پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ کے دن مسجد میں خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے ان کو مسجد سے نکالا تھا۔ ان منافقین نے حضور رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے جو مہلت ملی تھی اس کو لاعلمی سمجھا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو جلال آیا اور آپ سارے ایمان والوں کی موجودگی میں ان کے چہرے بے نقاب کر دیئے۔ اس سے معلوم ہوا کہ انجانی اور ہے اور لاعلمی اور ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے علم غیب پر طعنہ زنی منافقوں کا شعار ہے۔

۲۱۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ حاضر و ناظر ہونے کے باوجود مصلحتاً فرشتوں سے سوال کرتا ہے

وَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ اِنَّ لِلّٰهِ مَلٰئِكَةً يَّطُوْفُوْنَ فِى الطُّرُقِ يَلْتَمِسُوْنَ اَهْلَ الذِّكْرِ فَاِذَا وَجَدُوْا قَوْمًا يَّذْكُرُوْنَ اللّٰهَ تَنَادَوْا هَلُمُّوْا اِلٰى حَاجَتِكُمْ قَالَ فَيَحُفُّوْنَهُمْ بَاَجْنِحَتِهِمْ اِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا قَالَ فَيَسْأَلُهُمْ رَبُّهُمْ وَهُوَ اَعْلَمُ بِهِمْ مَّا يَقُوْلُ عِبَادِىْ قَالَ يَقُوْلُوْنَ يُسَبِّحُوْنَكَ وَ يُكَبِّرُوْنَكَ وَ يحْمَدُوْنَكَ وَ يُمَجِّدُوْنَكَ قَالَ فَيَقُوْلُ هَلْ رَاَوْنِىْ قَالَ فَيَقُوْلُوْنَ لَا وَ اللّٰهِ مَا رَاَوْكَ قَالَ فَيَقُوْلُ كَيْفَ لَوْ رَاَوْنِىْ قَالَ فَيَقُوْلُوْنَ لَوْرَاَوْكَ كَانُوْا اَشَدَّلَكَ عِبَادَةً وَّ اَشَدَّ لَكَ تَمْجِيْدًا وَّ اَكْثَرَ لَكَ تَسْبِيْحًا قَالَ فَيَقُوْلُ فَمَا يَسْئَلُوْنَ قَالُوْا يَسْئَلُوْنَكَ الْجَنَّةَ قَالَ يَقُوْلُ وَ هَلْ رَاَوْهَا قَالَ فَيَقُوْلُوْنَ لَا وَ اللّٰهِ يَا رَبِّ مَا رَاَوْهَا قَالَ يَقُوْلُ فَكَيْفَ لَوْرَاَوْهَا قَالَ يَقُوْلُوْنَ لَو اَنَّهُمْ رَاَوْهَا كَانُوْا اَشَدَّ عَلَيْهَا حِرْصًا وَّ اَشَدَّ لَهَا طَلَبًا وَّ اَعْظَمَ فِيْهَا رَغْبَةً! قَالَ فَمِمَّ يَتَعَوَّذُوْنَ قَالَ يَقُوْلُوْنَ مِنَ النَّارِ قَالَ يَقُوْلُ فَهَلْ رَاَوْهَا قَالَ يَقُوْلُوْنَ لَاوَ اللّٰهِ يَا رَبِّ مَا رَاَوْهَا قَالَ يَقُوْلُ فَكَيْفَ لَوْرَاَوْهَا قَالَ يَقُوْلُوْنَ لَوْرَاَوْهَا كَانُوْا اَشَدَّ مِنْهَا فِرَارًا وَّ اَشَدَّ لَهَا مَخَافَةً قَالَ فَيَقُوْلُ فَاُشْهِدُكُمْ اَنِّى قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ قَالَ يَقُوْلُ مَلَكٌ مِنَ الْمَلٰئِكَةِ فِيْهِمْ فُلَانٌ لَيْسَ

مِنْهُمْ اِنَّمَا جَاءَ لِحَاجَةٍ قَالَ هُمُ الْجُلَسَاءُ لَا يَشْقٰى جَلِيْسُهُمْ رَوَاهُ الْبُخَارِىُّ وَ فِىْ رِوَايَةِ مُسْلِمٍ قَالَ اِنَّ لِلّٰهِ مَلٰئِكَةً سَيَّارَةً فَضْلًا يَّبْتَغُوْنَ مَجَالِسَ الذِّكْرِ فَاِذَا وَجَدُوْا مَجْلِسًا فِيْهِ ذِكْرٌ قَعَدُوْا مَعَهُمْ وَ حَفَّ بَعْضُهُمْ بَعْضًا بِاَجْنِحَتِهِمْ حَتّٰى يَمْلَئُوْا مَا بَيْنَهُمْ وَ بَيْنَ السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَاِذَا تَفَرَّقُوْا عَرَجُوْا وَصَعِدُوْا اِلَى السَّمَاءِ قَالَ فَيَسْأَلُهُمُ اللّٰهُ وَهُوَ اَعْلَمُ بِحَالِهِمْ مِنْ اَيْنَ جِئْتُمْ فَيَقُوْلُوْنَ جِئْنَا مِنْ عِنْدِ عِبَادِكَ فِى الْاَرْضِ يُسَبِّحُوْنَكَ وَ يُكَبِّرُوْنَكَ يُهَلِّلُوْنَكَ وَ يَحْمَدُوْنَكَ وَ يَسْئَلُوْنَكَ قَالَ وَمَا ذَا يَسْئَلُوْنِىْ قَالُوْا يَسْئَلُوْنَكَ جَنَّتَكَ قَالَ وَ هَلْ رَاَوْا جَنَّتِىْ قَالُوْا لَا اَىْ رَبِّ قَالَ وَ كَيْفَ لَوْ رَاَوْا جَنَّتِىْ قَالُوْا وَ يَسْتَجِيْرُوْنَكَ قَالَ وَ مِمَّا يَسْتَجِيْرُوْنِىْ قَالُوْا مِنْ نَارِكَ قَالَ وَ هَلْ رَاَوْا نَارِىْ قَالُوْا لَا قَالَ فَكَيْفَ لَو رَاَوْا نَارِىْ قَالُوْا يَسْتَغْفِرُوْنَكَ قَالَ فَيَقُوْلُ قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ فَاَعْطَيْتُهُمْ مَّاسَأَلُوْا وَ اَجَرْتُهُمْ مِّمَّا اسْتَجَارُوْا قَالَ يَقُوْلُوْنَ رَبِّ فِيْهِمْ فُلَانٌ عَبْدٌ خَطَّاءٌ اِنَّمَا مَرَّ فَجَلَسَ مَعَهُمْ قَالَ فَيَقُوْلُ وَلَهٗ غَفَرْتُ هُمُ الْقَوْمُ لَا يَشْقٰى بِهِمْ جَلِيْسُهُمْ. (مشکوٰۃ، باب ذکر اللہ و تقرب الیہ، 2160)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ عیلہ وسلم نے فرمایا فرشتے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والوں کو راستوں میں تلاش کرتے ہیں اور جب انہیں ذکر الٰہی کرنے والے لوگ مل جاتے ہیں تو وہ ندا کرتے ہیں آؤ تمہاری مراد پوری ہوگئی ذکر کرنے والے مل گئے ہیں نبی علیہ السلام نے فرماای پھر فرشتے ان ذاکرین کو آسمان تک اپنے پروں میں ڈھانپ لیتے ہیں نبی علیہ السلام نے فرمایا پھر رب کریم فرشتوں سے ان کے بارے میں دریافت فرماتا ہے کہ میرے بندے کیا کر رہے ہیں حالانکہ وہ فرشتوں سے زیادہ جانتا ہے فرشتے عرض کرتے ہیں وہ تیری تسبیح وتحمید تکبیر اور تیری بزرگی کا تذکرہ کررہے ہیں نبی علیہ السلام نے فرمایا پھر رب تعالیٰ فرشتوں سے معلوم کرتا ہے کیا انہوں نے مجھے دیکھا ہے نبی علیہ السلام نے فرمایا فرشتے جواب دیتے ہیں تیری ذات پاک کی قسم انہوں نے تجھے نہیں دیکھا نبی علیہ

اسلام نے فرمایا تب ان سے رب تعالیٰ فرماتا ہے اگر وہ مجھے دیکھ لیتے تو ان کا کیا حال ہوتا نبی علیہ السلام نے فرمایا فرشتے جواب دیتے ہیں۔رب کریم اگر وہ تجھے دیکھ لیتے تو وہ تیری زیادہ عبادت کرتے تیری تسبیح زیادہ کرتے اور تیری عظمت زیادہ بیان کرتے۔نبی علیہ السلام فرماتے ہیں رب کریم فرشتوں سے فرماتا ہے کہ وہ رب سے کیا مانگ رہے ہیں فرشتے عرض کرتے ہیں کہ وہ جنت کے سوالی ہیں رب کریم فرماتا ہے کیا انہوں نے جنت کو دیکھا ہے نبی علیہ السلام نے فرمایا فرشتے کہتے ہیں تیری ذات اقدس کی قسم انہوں نے جنت کو نہیں دیکھا تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اگر وہ جنت کو دیکھ لیتے تو ان کا کیا حال ہوتا فرشتے عرض کرتے ہیں اگر وہ جنت کو دیکھ لیتے تو اس کی طلب میں اور زیادہ حریص ہوتے اور اس کی طلب میں زیادہ کوشش کرتے اور بہت زیادہ رغبت کا اظہار کرتے۔نبی علیہ اسلام نے فرمایا کہ اللہ سوال کرتا ہے کہ اس کے علاوہ بندے کیا کر رہے ہیں فرشتے عرض کریں گے کہ وہ پناہ مانگ رہے ہیں رب کریم دریافت فرماتا ہے کس چیز سے پناہ مانگ رہے ہیں تو فرشتے کہتے ہیں دوزخ سے۔رب کریم فرماتا ہے کیا انہوں نے دوزخ کو دیکھا ہے فرشتے کہتے ہیں خدا کی قسم انہوں نے دوزخ کو نہیں دیکھا تب اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اگر وہ دوزخ کو دیکھ لیتے تو ان کا کیا حال ہوتا فرشتے کہتے ہیں اگر وہ دوزخ کو دیکھ لیتے تو اس سے بہت زیادہ فرار حاصل کرتے اور اس سے بہت ڈرتے تب رب تعالیٰ فرماتا ہے تم گواہ ہو جاؤ کہ میں نے ان کی مغفرت فرمادی۔نبی علیہ السلام فرماتے ہیں اس وقت ایک فرشتہ رب تعالیٰ سے عرض کرتا ہے ان لوگوں میں ایک شخص ایسا بھی ہے جو ذکر کرنے والوں میں شامل نہیں وہ ان کے پاس کسی کام سے آیا تھا اور بیٹھ گیا رب تعالیٰ فرماتا ہے کہ ذکر کرنے والوں کے ساتھ بیٹھنے والا بھی محروم اور بدبخت نہیں ہے۔

Hazrat Abu Hurairah raziallahu anhu riwayat karte haiN Rasool Allah sallallahu alaihi wa aalihi wa sallam ne farmaya farishtey Allah ta'ala ka zikr karne waloN ko raastoN me talaash karte haiN aur jab unheiN zik e ilahi karne wale log mil jatey haiN to wo nida karte haiN aao tumhari muraad poori hogayi zikr karne wale mil gaey haiN Nabi alais salaam ne farmaya phir farishtey un

zakireen ko aasmaan tak apne paroN me dhaaNp letey haiN Nabi alaihis salam ne farmaya phir rabb e kareem farishtoN se unke baare me daryaaft farmata hai ke mere bande kya kar rahe haiN? halaanke wo farishtoN se ziyada jaanta hai farishte arz karte haiN ke wo teri tasbeeh o tahmeed , takbeer aur teri buzurgi ka tazkira kar rahe haiN Nabi alaihis salam ne farmaya phir rabb ta'ala farishtoN se maloom karta hai kya inhoN ne mujhe dekha hai? Nabi alaihis salaam ne farmaya farishte jawab detey haiN teri zaat e paak ki qasam unhoN ne tujhe nahi dekha Nabi alaihis salaam ne farmaya tab un se rabb ta'ala farmata hai agar wo mujhe dekh letey to unka kya haal hota? Nabi alaihis salaam ne farmaya farishte jawaab detey haiN Rabb kareem agar wo tujhe dekh letey to wo teri ziyada ibadat karte teri tasbih ziyada karte aur teri azmat ziyada bayaan karte . Nabi alaihis salaam farmatey they Rabb e kareem farishtoN se farmata hai ke wo rabb se kya maaNg rahe haiN ? farishte arz karte haiN ke wo jannat ke sawali haiN . Rabb e kareem farmata hai ke inhoN ne jannat ko dekha hai? Nabi alaihis salaam ne farmaya farishtey kehtey haiN ke teri zaat e aqdas ki qasam unhoN ne jannat ko nahiN dekha to Allah ta'ala farmata hai agar wo jannat ko dekh letey to unka kya haal hota? farishtey arz karte haiN agar wo jannat ko dekh letey to uski talab me aur ziyada harees hotey aur uski talab me ziyada koshish karte aur bohat ziyada raqbat ka izhaar karte. Nabi alaihis salam ne farmaya uske alawa wo bande kya kar rahe haiN? farishtey arz karenge wo panaah maang rahe haiN. Rabb kareem daryaaft farmata hai kya inhoN ne dozakh ko dekha hai? khuda ki qasam inhoN ne dozakh ko nahiN dekha tab Allah ta'ala farmata hai agar wo dozakh ko dekh letey to unka kya haal hota? farishtey kehte haiN agar wo dozakh ko dekh letey to is se bohat ziyada faraar hasil karte aur us sey bohat Darte tab Rabb e ta'ala farmata hai tum gawaah ho hojao mai ne unki maGfirat farma di. Nabi alaihis salam farmatey haiN us waqt ek farishta rabb ta'ala se arz karta hai un logoN me ek

shakhs aisa bhi hai jo zikr karne waloN me shamil nahi wo unke paas kisi kaam se aaya tha aur baith gaya rabb ta'ala farmata hai ke zikr karne waloN ke saath baithne wala bhi mehroom aur badd bakht nahi hai

توضیح

بخاری شریف کی اس حدیث میں خدا کے ذکر کرنیوالے بندوں کی مجلس کا تذکرہ ہوا ہے کہ نہ صرف اس محل کو رحمت کے فرشتے گھیر لیتے ہیں بلکہ اللہ کے حضور جب وہ پہنچتے ہیں تو مولا تعالیٰ ان سے چند استفسارات فرماتے اور اہل محفل کی بخشش کا مژدہ سناتے ہیں۔ قارئین کرام سے ایک گزارش ہے کہ اللہ تعالیٰ حاضر و ناظر ہیں اور ہر چیز سے باخبر ہیں تو پھر اس مجلس کے ذاکرین سے متعلق فرشتوں سے کیوں سوالات کرتے ہیں تو جواب تو یہی ہے ہر بات علم الٰہی میں ہے اور وہ تو علیم بذات الصدور ہیں لیکن سوالات سے کئی باتیں مخلوق کے علم میں لائی جاتی ہیں۔ بعض احادیث شریفہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض استفسارات پر بعض ہمارے نادان بھائی یہ اعتراض کرتے ہیں کہ اگر جانتے تو سوال کیوں کرتے یہاں بھی یہی بات ہے کہ اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نہ پوچھتے تو وہ حدیث بنکر اُمت تک نہ پہنچتی۔ یہ سوالات مصلحت سے خالی نہیں ہوتے جیسے اللہ تعالیٰ نے ''حضرت موسیٰ سے پوچھا تھا کہ موسیٰ تمہارے سیدھے ہاتھ میں کیا ہے'' جبکہ عصائے موسیٰ کسی سے پوشیدہ نہ تھی اس سوال میں بھی مصلحت تھی کہ اس عصا کو سانپ بنانا تھا اس لئے ان سے اقرار کروایا گیا کہ یہ عصا ہے۔

۲۲۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی گریہ پر جبریل کے ذریعہ اللہ نے وجہ دریافت فرمائی

حَدَّثَنِیْ یُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلَی الصَّدَفِیُّ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ اَنَّ بَکْرَ بْنَ سَوَادَةَ حَدَّثَهٗ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ جُبَیْرٍ عَنْ عَبْدِ

اللّٰہِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ تَلَا قَوْلَ اللّٰہِ تَعَالٰی فِیْ اِبْرَاھِیْمَ رَبِّ اِنَّھُنَّ اَضْلَلْنَ کَثِیْرًا مِّنَ النَّاسِ فَمَنْ تَبِعَنِیْ فَاِنَّہٗ مِنِّیْ وَ مَنْ عَصَانِیْ فَاِنَّکَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ. اَلْاٰیَۃَ وَ قَالَ عِیْسٰی عَلَیْہِ السَّلَامُ اِنْ تُعَذِّبْھُمْ فَاِنَّھُمْ عِبَادُکَ وَ اِنْ تَغْفِرْلَھُمْ فَاِنَّکَ اَنْتَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ فَرَفَعَ یَدَیْہِ وَ قَالَ اَللّٰھُمَّ اُمَّتِیْ اُمَّتِیْ وَ بَکٰی فَقَالَ اللّٰہُ عَزَّ وَ جَلَّ یَا جِبْرِیْلُ اِذْھَبْ اِلٰی مُحَمَّدٍ وَّ رَبُّکَ اَعْلَمُ فَسَلْہُ مَا یُبْکِیْکَ فَاَتَاہُ جِبْرِیْلُ عَلَیْہِ السَّلَامُ فَسَأَلَہٗ فَاَخْبَرَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ بِمَا قَالَ وَھُوَ اَعْلَمُ وَ قَالَ اللّٰہُ عَزَّ وَ جَلَّ یَا جِبْرِیْلُ اِذْھَبْ اِلٰی مُحَمَّدٍ فَقُلْ اِنَّا سَنُرْضِیْکَ فِیْ اُمَّتِکَ وَلَا نَسُوْئُکَ. (صحیح مسلم، کتاب الایمان، 498)

رسول اللہ ﷺ کا اپنی امت کے لئے دعا کرنا، رونا اور شفقت فرمانا

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن کریم میں سے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے اس قول کی تلاوت فرمائی (ترجمہ) اے رب میرے! ان بتوں نے بہت لوگوں کو گمراہ کردیا ہے جو شخص میرا پیروکار ہوگا وہ میرے راستہ پر ہے، اور جس نے میری نافرمانی کی تو، تو اس کو بخشنے والا مہربان ہے، اور وہ آیت پڑھی جس میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا یہ قول ہے (ترجمہ) اے اللہ! اگر تو ان کو عذاب دے تو یہ تیرے بندے ہیں اور اگر تو ان کو بخشدے تو، تو غالب اور حکمت والا ہے، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر گریہ طاری ہوگیا۔ اللہ تعالیٰ نے فرایا اے جبرائیل! محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے پاس جاؤ اور ان سے معلوم کرو (حالانکہ اللہ تعالیٰ کو خوب علم ہے) کہ ان پر اس قدر گریہ کیوں طاری ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حضرت جبرائیل علیہ السلام حاضر ہوئے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے معلوم کر کے اللہ تعالیٰ کو خبر دی (حالانکہ اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے) اللہ تعالیٰ نے جبرائیل علیہ السلام سے کہا اے جبرائیل! محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے پاس جاؤ اور ان سے کہو کہ آپ کی امت کی بخشش کے معاملہ میں ہم آپ کو راضی کر دیں گے اور آپ کو رنجیدہ نہیں کریں گے۔

Hazrat Abdullah bin Amr bin Aas raziallahu anhu bayaan karte haiN ke Rasool Allah sallallahu alaihi wa aalihi wa sallam ne quraan e kareem me se Hazrat Ibraheem alaihis salaam ke is qaul ki tilawat farmayi (tarjuma:) aey rab! mere in butoN ne bohat logoN ko gumraah kardiya hai jo shakhs mera pair o kaar hoga wo mere raaste par hai aur jis ne meri naa farmaani ki to, to usko bakhshne wala meherbaan hai aur wo aayat padhi jis me Hazrat Eesa alaihis salaam ka ye qaul hai (tarjama) aey Allah! agar tu inko azaab dey to ye tere bande haiN aur agar tu inko bakhsh dey to ,tu Ghalib aur Hikmat wala hai . Phir Rasool Allah sallallahu alaihi wa aalihi wa sallam par girya taari hogayi. Allah ta'ala ne farmaya Aey Jibraeel! Mohammad sallallahu alaihi wa aalihi wa sallam ke paas jaao aur un se maloom karo (haalaNke Allah ta'ala ko khoob ilm hai) ke in par is qadr giryaah kyu taari hai? Rasool Allah sallallahu alaihi wa aalihi wa sallam ki khidmat me Hazrat Jibraeel a.s Hazir huey aur Huzoor se maloom karke Allah ta'ala ko kahabar dee (HalaNke Allah ta'ala khoob jaanta hai) Allah ta'ala ne jibraeel se kaha aey jibraeel! Mohammad sallallahu alaihi wa aalihi wa sallam ke paas jaao aur un se kaho ke aapki ummat ki bakhshish ke maamle me hum aap ko raazi kar denge aur aapko ranjeeda nahiN karenge.

توضیح

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابراہیم خلیل اللہ اور حضرت عیسیٰ علیہما السلام کی دعائیں جن کا ذکر قرآن میں ہے جب تلاوت فرمائی تو اَللّٰھُمَّ اُمَّتِیُ اُمَّتِیُ کہتے ہوئے گریہ کرنے لگے (آنسو بہانے لگے) تو اللہ تعالیٰ نے جبرائیل علیہ السلام کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جانے اوآنسو بہانے کا سبب دریافت کرنے کا حکم دیا جبکہ اللہ تعالیٰ خوب

واقف ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کیوں گریہ کر رہے ہیں پھر جبرائیل علیہ السلام ہی کے ذریعہ یہ خوشخبری بھیجی کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہم آپ کی اُمت کے معاملہ میں آپ کو راضی کر دیں گے اور آپ کو رنجیدہ نہیں کریں گے اس حدیث میں بھی جبرائیل علیہ السلام کے ذریعہ آنسو بہانے کا سبب دریافت کیا گیا جبکہ اللہ تعالیٰ اس سے باخبر ہیں معلوم ہوا ہر سوال لاعلمی کے سبب نہیں ہوتا بلکہ بہت سے سوالات جان کر بھی مصلحتاً کئے جاتے ہیں۔

باب علم غیب مستقبل

ا۔ حضور ﷺ قیامت تک کے سارے احوال بیان فرمائے:

حَدَّثَنَا اَبُوا لْیَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَیْبٌ عَنِ الزُّھْرِیِّ وَ حَدَّثَنِیْ مَحْمُوْدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّھْرِیِّ اَخْبَرَنِیْ اَنَسُ بْنُ مَالِکٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ خَرَجَ حِیْنَ زَاغَتِ الشَّمْسُ فَصَلَّی الظُّھْرَ فَلَمَّا سَلَّمَ قَامَ عَلَی الْمِنْبَرِ فَذَکَرَ السَّاعَۃَ وَ ذَکَرَ اَنَّ بَیْنَ یَدَیْھَا اُمُوْرًا عِظَامًا ثُمَّ قَالَ: مَنْ اَحَبَّ اَنْ یَّسْأَلَ عَنْ شَیْءٍ فَیَسْئَلُ عَنْہُ فَوَ اللّٰہِ لَا تَسْأَلُوْنِیْ عَنْ شَیْءٍ اِلَّا اَخْبَرْتُکُمْ بِہٖ مَادُمْتُ فِیْ مَقَامِیْ ھٰذَا، قَالَ اَنَسٌ فَاَکْثَرَ النَّاسُ الْبُکَاءَ وَ اَکْثَرَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ اَنْ یَّقُوْلَ سَلُوْنِیْ، فَقَالَ اَنَسٌ. فَقَامَ اِلَیْہِ رَجُلٌ فَقَالَ اَیْنَ مَدْخَلِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ النَّارُ، فَقَامَ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ حُذَافَۃَ فَقَالَ مَنْ اَبِیْ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ اَبُوْکَ حُذَافَۃُ، قَالَ ثُمَّ اَکْثَرَ اَنْ یَّقُوْلَ سَلُوْنِیْ سَلُوْنِیْ، فَبَرَکَ عُمَرُ عَلٰی رُکْبَتَیْہِ فَقَالَ: رَضِیْنَا بِاللّٰہِ رَبًّا وَّ بِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَّ بِمُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ رَسُوْلًا قَالَ فَسَکَتَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ حِیْنَ قَالَ عُمَرُ ذٰلِکَ. ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ. وَ الَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَقَدْ عُرِضَتْ عَلَیَّ الْجَنَّۃُ وَ النَّارُ اٰنِفًا فِیْ عَرْضِ ھٰذَا الْحَائِطِ وَ اَنَا اُصَلِّیْ اَرَکَا الْیَوْمِ فِی الْخَیْرِ وَ الشَّرِّ. (صحیح بخاری، کتاب الاعتصام، 2154)

ترجمہ: زہری کا بیان ہے کہ مجھے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتایا کہ سورج ڈھل جانے کے بعد نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم باہر تشریف لائے۔ پھر ہمیں ظہر کی نماز پڑھائی جب سلام پھیر دیا تو آپ منبر پر جلوہ افروز ہوئے اور قیامت کا ذکر فرمایا نیز ان بڑے بڑے اُمور کا جو اس سے پہلے ہیں۔ پھر فرمایا کہ اگر کوئی مجھ سے کسی چیز کے بارے میں پوچھنا چاہتا ہے تو پوچھ لے کیوں کہ خدا کی قسم تم مجھ سے کسی چیز کے بارے میں نہیں پوچھو گے مگر میں تمھیں اس کے متعلق بتا دوں گا۔ جب تک میں اس جگہ ہوں۔ حضرت انس کا بیان ہے کہ

لوگ زار و قطار رونے لگے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بار بار یہ فرماتے رہے کہ مجھ سے پوچھ لو۔ حضرت انس کا بیان ہے کہ ایک آدمی نے کھڑے ہو کر کہا۔ یا رسول اللہ ! میرا ٹھکانہ کہاں ہوگا؟ فرمایا کہ دوزخ میں۔ پھر حضرت عبداللہ بن حذافہ کھڑے ہو کر عرض گزار ہوئے۔ یا رسول اللہ میرا باپ کون ہے؟ فرمایا کہ تمہارا باپ حذافہ ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ پھر آپ بار بار فرماتے رہے کہ مجھ سے پوچھ لو، مجھ سے پوچھ لو۔ چنانچہ حضرت عمر گھٹنوں کے بل کھڑے ہو کر عرض گزار ہوئے۔ ہم اللہ کے رب ہونے، اسلام کے دین ہونے اور محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے رسول ہونے پر راضی ہیں۔ راوی کا بیان ہے کہ جب حضرت عمر نے یہ گزارش کی تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خاموش ہو گئے پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے ابھی ابھی اس دیوار کے سامنے مجھ پر جنت اور دوزخ پیش کی گئیں جبکہ میں نماز پڑھ رہا تھا تو آج کی طرح میں نے خیر اور شر کو کبھی نہیں دیکھا۔

Zohri ka bayaan hai ke mujhe Hazrat Anas bin Malik raziallahu anhu ne bataya ke sooraj Dhal jane ke baad nabi kareem sallallahu alaihi wa aalihi wa sallam bahar tashreef laaey . phir hameiN zuhr ki namaaz padhaii jab salaam pheir diya to aap mimbar par jalwa afroz huey aur qiyamat ka zikr farmaya nez un bade bade umoor ka jo us se pehle haiN. phir farmaya ke agar koi mujh se kisi cheez ke baare me puchna chahta hai to pooch ley kyuNke khuda ki qasam ! tum mujh se kisi cheez ke baare me nahi poochoge magar maiN tumheiN uske mutalliq batadunga . jab tak mai is jagah hooN. Hazrat Anas ka bayaan hai ke log zaar o qataar rone lage aur Rasool Allah sallallahu alaihi wa aalihi wa sallam baar baar ye farmatey rahey ke mujh se poch lo. Hazrat Anas ka bayaan hai ke ek aadmi ne khaDey hokar kaha . Ya Rasool Allah! mera thikana kahaaN hoga? farmaya ke dozaq me. phir Hazrat Abdullah bin Huzafa khaDey hokar arz guzaar huey. Ya Rasool Allah mera baap kaun hai? farmaya ke tumhara baap Huzafa hai.

raawi ka bayaan hai ke phir aap baar baar farmatey rahey ke mujh se pooch lo, mujh se pooch lo. chunaNche Hazrat Umar ghuTnoN ke bal khaDey hokar arz guzaar huey . hum Allah ke rab hone , islaam ke deen hone , aur Mohammad Mustafa sallallahu alaihi wa aalihi wa sallam ke rasool hone par raazi haiN. raawi ka bayaan hai ke jab Hazrat Umar ne ye guzarish ki to Rasool Allah sallallahu alaihi wa aalihi wa sallam khamosh hogaey phir Rasool Allah sallallahu alaihi wa aalihi wa sallam ne farmaya . Qasam us zaat ki jis qabza e qudrat me meri jaan hai abhi abhi is deewar ke saamne mujh par jannat aur dozakh peish ki gaeeN jab ke mai namaaz paDh raha tha to aaj ki tarah mai ne khair aur shar ko kabhi nahi dekha.

توضیح

حضور علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے اس حدیث شریف میں صحابہ کو اذنِ عام دیا کہ جس کو جو پوچھنا ہے پوچھ لے اور آپ نے قیامت تک رونما ہونے والے بڑے بڑے اور اہم واقعات سنا دیئے اور فرمایا کہ خدا کی قسم تم مجھ سے جو سوال کروگے میں اس کا جواب دوں گا۔ اس موقع پر اصحاب زار وقطار رونے لگے پھر سرکار نے خدا کی قسم ارشاد فرمائی اور فرمایا کہ مجھ پر جنت ودوزخ پیش کی گئیں۔ جنت ودوزخ اور قیامت تک کے حالات ان سب کا تعلق علم غیب ہی سے ہے یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ نے حضور کو بتلا دیا۔

۲۔ غزوۂ بدر کے موقع پر کون کہاں مرے گا حضور ﷺ نے بتا دیا:

حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ شَاوَرَ حِيْنَ بَلَغَهٗ اِقْبَالُ اَبِيْ سُفْيَانَ قَالَ فَتَكَلَّمَ اَبُوْبَكْرٍ فَاَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ تَكَلَّمَ عُمَرُ فَاَعْرَضَ عَنْهُ فَقَامَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ فَقَالَ اِيَّانَا تُرِيْدُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَ الَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَوْ اَمَرْتَنَا اَنْ تُخِيْضَهَا الْبَحْرَ لَا

خَضْنَاهَا وَلَوْ اَمَرْتَنَا اَنْ نَّضْرِبَ اَكْبَادَهَا اِلٰى بَرْكِ الْغِمَادِ لَفَعَلْنَا قَالَ فَنَدَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ النَّاسَ فَانْطَلَقُوْا حَتّٰى نَزَلُوْا بَدْرًا وَ وَرَدَتْ عَلَيْهِمْ رَوَايَا قُرَيْشٍ وَ فِيْهِمْ غُلَامٌ اَسْوَدُ لِبَنِى الْحَجَّاجِ فَاَخَذُوْهُ فَكَانَ اَصْحٰبَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ يَسْاَلُوْنَهُ عَنْ اَبِىْ سُفْيَانَ وَ اَصْحَابِهٖ فَيَقُوْلُ مَالِىْ عِلْمٌ بِاَبِىْ سُفْيَانَ وَلٰكِنْ هٰذَا اَبُوْجَهْلٍ وَّ عُتْبَةَ وَ شَيْبَةُ وَ اُمَيَّةُ ابْنُ خَلْفٍ فَاِذَا قَالَ ذٰلِكَ ضَرَبُوْهُ فَقَالَ نَعَمْ اَنَا اُخْبِرُكُمْ هٰذَا اَبُوْ سُفْيَانَ فَاِذَا تَرَكُوْهُ فَسَاَلُوْهُ فَقَالَ مَالِىْ بِاَبِىْ سُفْيَانَ عِلْمٌ وَلٰكِنْ اَبُوْ جَهْلٍ وَّ عُتْبَةُ وَ شَيْبَةُ وَ اُمَيَّةُ بْنُ خَلْفٍ فِى النَّاسِ فَاِذَا قَالَ هٰذَا اَيْضًا ضَرَبُوْهُ وَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ قَائِمٌ يُّصَلِّىْ فَلَمَّا رَاٰى ذٰلِكَ انْصَرَفَ قَالَ وَ الَّذِىْ نَفْسِىْ بِيَدِهٖ لَتَضْرِبُوْهُ اِذَا صَدَقَكُمْ وَ تَتْرُكُوْهُ اِذَا كَذَبَكُمْ قَالَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ هٰذَا مَصْرَعُ فُلَانٍ قَالَ وَ يَضَعُ يَدَهٗ عَلَى الْاَرْضِ هٰهُنَا وَ هٰهُنَا قَالَ فَمَا مَاطَ اَحَدُهُمْ عَنْ مَّوْضِعِ يَدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ. (صحیح مسلم، کتاب الجهاد و السير، 4597)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ کو ابوسفیان کے (قافلہ کے) آنے کی خبر پہنچی تو آپ نے صحابہ کرام سے مشورہ کیا، حضرت ابوبکر نے کوئی مشورہ دیا، آپ نے ان سے اعراض کیا، پھر حضرت عمر نے کوئی مشورہ دیا، آپ نے ان سے بھی اعراض کیا، پھر حضرت سعد بن عبادہ کھڑے ہوکر کہنے لگے: یارسول اللہ! اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے، اگر آپ ہمیں سمندر میں گھوڑے دوڑانے کا حکم دیں تو ہم سمندر میں گھوڑے دوڑا دیں گے، اگر آپ ہمیں برک الغماد تک گھوڑے دوڑانے کا حکم دیں تو ہم ایسا کریں گے، تب رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کو بلایا، لوگ آئے اور وادی بدر میں اُترے، وہاں قریش کے پانی پلانے والے ملے، ان میں بنی حجاج کا ایک سیاہ فام غلام تھا، صحابہ نے اس کو پکڑ لیا اور اس سے ابوسفیان اور اس کے ساتھیوں کے بارے میں سوال کیا، اس نے کہا: مجھے ابو سفیان کا کوئی پتہ نہیں! لیکن یہاں ابوجہل، عتبہ، شیبہ اور امیہ بن خلف ہیں، جب اس نے یہ بتایا

توصحابہ نے اس کو پیٹنا شروع کیا، اس نے کہا: اچھا میں تمہیں ابوسفیان کے متعلق بتاتا ہوں جب اُنھوں نے اس کو چھوڑ کر ابوسفیان کے بارے میں سوال کیا تو اس نے کہا: ابوسفیان کا کوئی پتہ نہیں، لیکن یہاں لوگوں میں ابوجہل، عتبہ، شیبہ اور امیہ بن خلف ہیں، جب اس نے یہ کہا تو انھوں نے پھر مارنا شروع کر دیا، اس وقت نبی ﷺ کھڑے ہوئے نماز پڑھ رہے تھے، جب آپ نے یہ منظر دیکھا تو نماز سے فارغ ہونے کے بعد فرمایا: قسم اس ذات کی جس کے قبضہ و قدرت میں میری جان ہے، جب یہ سچ بولتا ہے تم اس کو مارتے ہو اور جب یہ جھوٹ بولتا ہے تو تم اس کو چھوڑ دیتے ہو، پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ فلاں کافر کے گرنے کی جگہ ہے، آپ زمین پر اس جگہ اور اس جگہ ہاتھ رکھتے، حضرت انس کہتے ہیں کہ پھر رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ رکھنے کی جگہ سے کوئی کافر متجاوز نہیں ہوا۔ (یعنی جس جگہ آپ نے جس شخص کا نام لے کر ہاتھ رکھا تھا وہ کافر اسی جگہ گر کر مرا)۔

Hazrat Anas raziallahu anhu bayaan karte haiN ke jab Rasool Allah sallallahu alaihi wa aalihi wa sallam ko abu sufiyan ke aane ki khabar pohchi to aap ne sahaba e kiraam se mashwara kiya , Hazrat abu bakr ne koii mashwara diya, aap ne un se aaraaz kiya , phir Hazrat Umar ne koii mashwara diya , Aap ne un se bhi aaraaz kiya , phir Hazrat Saad in Ubada khaDey ho kar kehne lagey: Ya Rasool Allah! us zaat ki qasam jis ke qabza qudrat me meri jaan hai , agar aap hamein samandar meiN ghoDey dauRane ka hukm deiN to hum samandar me ghoDey dauRa denge, agar aap hameiN bark ul ghamad tak ghoDey dauRane ka hukm deiN to hum aisa karenge , tab Rasool Allah sallallahu alaihi wa aalihi wa sallam ne logoN ko bulaya , log aaey aur wadi e badar me utre , wahaaN quresh ke paani pilane wale miley, un meiN bani hujjaj ka ek siyah faam Ghulaam tha , sahaba ne usey pakaD liya aur usey abu sufiyaan aur uske sathiyoN ke baare me sawaal kiya , us ne kaha mujhe abu sufiyaan ka koii pata nahi, lekin yahaaN abu jahl, utba, sheeba au

umayya bin khalf haiN, jab unhoN ne ye kaha to unhoN ne maarna shuru kar diya, us waqt Nabi khaDey huey namaaz paDh rahe they , jab aap ne ye manzar dekha to namaaz se fariG hone ke baad farmaya: Qasam us zaat ki jis qabz e qudrat me meri jaan hai, jab ye sach bolta hai to tum isko maarte ho aur jab ye jhooT bolta hai to tum isko choRdetey ho, phir Rasool Allah sallallahu alaihi wa aalihi wa sallam ne farmaya : ye falaaN kafir ke marne ki jagah hai , aap zameen par is jagah aur us jagah haath rakhte , Hazrat Anas kehte haiN ke phir Rasool Allah sallallahu alaihi wa aalihi wa sallam ke haath rakhne ki jagah se koii kafir mutajawiz nahi hua. (yaani jis jagah aap ne jis shakhs ka naam lekar haath rakha tha wo kafir usi jagah gir kar mara).

توضیح

مسلم شریف کی اس حدیث میں واقعات بدر کے منجملہ حضور کے ارشاد کے مطابق کفار کے قتل کئے جانے کا بڑا تفصیلی بیان ہوا ہے اور بھی کتب حدیث میں تفصیل موجود ہے کہ حضور نے پہلے ہی اپنے دستِ اقدس سے کفار کے قتل ہونے کی نام بہ نام نشاندہی فرمائی کہ کون کہاں مرے گا۔ یہ بھی حضور ﷺ کے علم غیب کی ایک واضح دلیل ہے۔

۳۔ دجال مدینہ منورہ میں داخل نہیں ہوگا اور مردے کو زندہ کرے گا

حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِىْ عُبُدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ اَنَّ اَبَا سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِىّ قَالَ حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ حَدَّثَنَا طَوِيْلًا عَنِ الدَّجَّالِ فَكَانَ فِيْمَا حَدَّثَنَا بِهٖ اَنْ قَالَ يَأْتِى الدَّجَّالُ وَهُوَ مُحَرَّمٌ عَلَيْهِ اَنْ يَّدْخُلَ نِقَابَ الْمَدِيْنَةِ بَعْضَ السَّبَّاخِ بِالْمَدِيْنَةِفَيَخْرُجَ اِلَيْهِ يَؤْمَئِذٍ رَجُلٌ وَهُوَ خَيْرُ النَّاسِ اَوْ مِنْ خَيْرِ النَّاسِ فَيَقُوْلُ

اَشْهَدُ اَنَّکَ الدَّجَّالُ الَّذِیْ حَدَّثَنَا عَنْکَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ حَدِیْثَهٗ فَیَقُوْلُ الدَّجَّالُ اَرَاَیْتَ اِنَّ قَتَلْتُ هٰذَا ثُمَّ اَحْیَیْتُهٗ هَلْ تَشُکُّوْنَ فِی الاَمْرِ فَیَقُوْلُوْنَ لَا فَیَقْتُلُهٗ ثُمَّ یُحْیِیْهِ فَیَقُوْلُ حِیْنَ یُحْیِیْهِ وَاللّٰهِ مَا کُنْتُ قَطُّ اَشَدُّ بَصِیْرَةً مِّنِّی الْیَوْمَ فَیَقُوْلُ الدَّجَّالُ اُقْتُلُهٗ فَلَا یُسَلَّطُ عَلَیْهِ. (صحیح بخاری، کتاب العمرہ، 1755)

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں ہم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دجّال کے متعلق طویل گفتگو فرمائی اس میں بیان فرمایا۔ دجّال مدینہ کی کھاری زمین پر اُترے گا اوراس پر مدینہ کے اندر داخل ہونا حرام کردیا گیا ہے ایک دن اس کے پاس بہترین لوگوں میں سے ایک شخص آئے گا اور کہے گا میں گواہی دیتا ہوں تو وہی دجال ہے جس کے متعلق ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا ہے وہ کہے گا اگر میں اس شخص کو قتل کرکے دوبارہ زندہ کردوں تو (میرے برحق ہونے میں) کوئی شبہ ہوگا؟ لوگ کہیں گے نہیں۔ چنانچہ وہ اسے قتل کرکے پھر زندہ کردے گا تب وہ شخص کہے گا، بخدا اس سے پہلے مجھے اس قدر علم نہ تھا تو وہی دجّال ہے پھر دجّال اسے دوبارہ قتل کرنے کا ارادہ کرے گا لیکن وہ اس پر قادر نہ ہوسکے گا۔

Hazrat Abu Saeed Khudri raziallahu anhu riwayat karte haiN hum se rasool Allah sallallahu alaihi wa aalihi wa sallam ne dajjal ke mutalliq taweel guftugu farmayi us me bayaan farmaya: dajjal madine ki khaari zameen par utrega aur us par madiney ke andar daakhil hona haraam kar diya gaya hai din uske paas behtaren logoN me se ek shakhs aaega aur kahega mai gawaahi deta hooN tu wahi dajjal hai jis ke mutalliq hamein rasool Allah sallallahu alaihi wa aalihi wa sallam ne bataya hai , wo kahega agar mai us shakhs ko qatl karke dobara zinda karduN to mere bar Haq hone me koi shubah hoga? log kahenge nahiN. chunaNche wo usey qatl karke phir zinda kardega tab wo shakhs kahega bakhuda is se pehle mujhe is qadr ilm na tha tu wahi dajjal hai phir dajjal usey dobara qatl karne ka irada karega lekin wo is par qadir na ho sakega.

توضیح

بخاری شریف میں دجال سے متعلق متواتر کئی احادیث آئی ہیں جن میں حضور نے اس بہت بڑے فتنے کا ذکر فرمایا جو اَن گنت لوگوں کو حق سے پھیر دے گا اور گمراہ کردے گا۔ یہاں تک کہ وہ اپنے حق ہونے کی دلیل کے طور پر مردوں کو زندہ بھی کردے گا۔ کتاب وسنت سے زیادہ چٹکاروں کو ماننے والے اس کا بڑا آسان شکار ہوں گے مگر دجال مدینہ پاک میں داخل نہ ہوسکے گا ایسی کئی غیب کی باتوں کا آقا نے اعلان فرمایا۔

۴۔ قیامت کے قریب بالوں کے جوتے پہننے والوں سے جنگ ہوگی:

حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ الزُّهْرِيُّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تُقَاتِلُوْا قَوْمًا نِّعَالُهُمُ الشَّعْرُ وَلَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تُقَاتِلُوْا قَوْمًا كَاَنَّ وُجُوْهَهُمُ الْمَجَانُ الْمُطْرَقَةُ قَالَ سُفْيَانُ وَزَادَ فِيْهِ اَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رِوَايَةً صِغَارَ الْاَعْيُنِ ذُلْفَ الْاَنُوْفِ كَاَنَّ وُجُوْهَهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ. (صحيح بخاری، کتاب الجهاد و السير، 189)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت اُس وقت تک قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ تم ایسی قوم سے جنگ نہ کرلو جن کے جوتے بالوں کے ہوں گے اور قیامت اُس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک تم ایسے لوگوں سے لڑائی نہ کرو جن کے چہرے چوڑی ڈھالوں کی طرح ہوں گے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی دوسری روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ ان کی آنکھیں چھوٹی، ناک چپٹی اور گویا ان کے چہرے چوڑی ڈھال کی طرح ہیں۔

Hazrat Abu Huraira raziallahu anhu se riwayat hai ke Rasool Allah sallallahu alaihi wa aalihi wa sallam ne farmaya ke qiyamat

us waqt tak qayim na hogi yahaN tak ke tum aisi qaum se jung na kar lo jin ke jootey baaloN ke honge aur qiyamat us waqt tak qayam nahi hogi jab tak tum aise logoN se ladayi na karo jin ke chehre chauDi DhaloN ki tarah hoNge. Hazrat Abu Huraira raziallahu anhu ki doosri riwayat me itna ziyada hai ke unki aankheiN choTi , naak chapTi aur goya unke chehre chauRi Dhaal ki tarah haiN.

توضیح

یوں تو حضور ﷺ نے قیامت کی کئی نشانیاں بیان فرمائی ہیں۔اس سلسلہ میں کئی احادیث ہیں لیکن اس حدیث میں کچھ مختلف نشانیوں کا ذکر فرمایا جن میں اس قوم سے جنگ کا ذکر فرمایا جو بالوں کے جوتے پہنے گی اور اس قوم سے بھی لڑائی کا ذکر فرمایا جن کے چہرے چوڑی ڈھالوں کی طرح ہوں گے ان کی آنکھیں چھوٹی اور ناک چپٹی ہوگی۔ یہ سب علم غیب مصطفیٰ کا بیّن ثبوت ہے۔کاش اللہ تعالیٰ منکرین کو توفیق دے کہ حق قبول کریں۔

۵۔شام، یمن اور عراق کی فتوحات اور مدینہ پاک میں رہنے کی ترغیب:

وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ نَاعَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ اَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ اَبِیْ زُهَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ يَقُوْلُ يُفْتَحُ الْيَمْنُ فَيَأْتِیْ قَوْمٌ يَّبُسُّوْنَ فَيَتَحَمَّلُوْنَ بِاَهْلِهِمْ وَ مَنْ اَطَاعَهُمْ وَ الْمَدِيْنَةُ خَيْرٌ لَّهُمْ لَو كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ثُمَّ يُفْتَحُ الشَّامُ فَيَأْتِیْ قَوْمٌ يَّبُسُّوْنَ فَيَتَحَمَّلُوْنَ بِاَهْلِيْهِمْ وَ مَنْ اَطَاعَهُمْ وَ الْمَدِيْنَةُ خَيْرٌ لَّهُمْ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ. (صحیح مسلم، کتاب الحج، 3352)

حضرت سفیان بن ابی زہیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یمن فتح ہوگا تو ایک قوم اپنے اہل وعیال اور خدام کو لے کر چلی جائے گی اور کاش! وہ یہ جانتے کہ مدینہ ہی ان کے لیے بہتر ہے، پھر شام فتح ہوگا تو ایک قوم اپنے اہل وعیال اور خدام کو لے کر

شام چلی جائے گی اور کاش! یہ وہ جانتے کہ مدینہ ہی ان کے لیے بہتر ہے۔ پھر عراق فتح ہوگا تو ایک قوم اپنے اہل وعیال اور خدام کو لے کر چلی جائے گی اور کاش! وہ جانتے کہ مدینہ ہی ان کے لئے بہتر ہے۔

Hazrat Sufiyan bin abi Zubair raziallahu anhu bayaan karte haiN ke Rasool Allah sallallahu alaihi wa aalihi wa sallam ne farmaya, yeman fatah hoga to ek qaum apni ahl o ayaal aur khuddam ko lekar chali jaegi aur kaash wo ye jaante ke madina hi unke liye behtar hai. phir shaam fatah hoga to ek qaum apni ahl o ayaal aur khuddam ko lekar chali jaegi aur kaash wo ye jaante ke madina hi unke liye behtar hai. phir iraq fatah hoga to ek qaum apni ahl o ayaal aur khuddam ko lekar chali jaegi aur kaash wo ye jaante ke madina hi unke liye behtar hai.

توضیح

حضور نے شام، یمن اور عراق کی فتوحات کا پہلے ہی اعلان فرمایا تھا اور یہ کہ جو لوگ ان حالات میں مدینہ پاک سے کوچ کریں گے ان پر تاسف فرمایا کہ کاش وہ مدینہ پاک ہی میں رہتے کہ یہ ان کے لئے بہتر شہر ہے۔

٦۔ ٣٠ رجھوٹے نبی ظاہر ہونے تک قیامت قائم نہیں ہوگی:

حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا حَمَّادُ بْن زَيْدٍ عَن اَيُّوْبَ عَنْ اَبِیْ قِلَابَةَ عَنْ اَبِیْ اَسْمَاءَ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی تَلْحَقَ قَبَائِلُ مِنْ اُمَّتِیْ بِالْمُشْرِكِيْنَ وَ حَتّٰی يَعْبُدُ وَ الْاَوْثَانَ وَ اَنَّهٗ سَيَكُوْنُ فِیْ اُمَّتِیْ ثَلَاثُوْنَ كَذَّابُوْنَ كُلُّهُمْ يَزْعُمُ اَنَّهٗ نَبِیٌّ وَ اَنَا خَاتِمُ النَّبِيِّيْنَ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ. (سنن ترمذی، ابواب الفتن، 98)

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت قائم

نہ ہوگی یہاں تک کہ میری اُمت کے کچھ قبائل مشرکین سے مل جائیں گے، بت پرستی ہوگی اور اُمت میں تیس جھوٹے پیدا ہوں گے ہر ایک کا دعویٰ ہوگا کہ وہ نبی ہے سن لو! میں آخری نبی ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

Hazrat Sobaan raziallahu anhu se marwi hai Rasool Allah sallallahu alaihi wa aalihi wa sallam ne farmaya qiyamat qayim nahi hogi yahaaN tak ke meri ummat ke kuch qabail mushrikeen se mil jaenge , buth parasti hogi aur ummat me tees jhootey paida honge har ek ka dawa hoga ke wo nabi hai , sun lo ! mai aakhir nabi hooN mere baad koi nabi nahiN .

توضیح

حضور ﷺ نے اس حدیث پاک کے ذریعہ متنبہ کیا کہ تیس (۳۰) جھوٹے نبی پیدا ہوں گے اس کے بعد ہی قیامت قائم ہوگی جن میں بعض ظاہر ہو چکے ہیں۔ یہ سب آثار قیامت سے متعلق حضور کے علم غیب کا ایک حصہ ہے۔

۷۔ دریائے فرات سے سونے کے پہاڑ ظاہر ہوں گے اور ان کیلئے جنگ ہوگی

حَدَّثَنَا اَبُوْ كَامِلٍ فُضَيْلُ بْنُ حُسَيْنٍ وَ اَبُوْ مَعْنِ الرَّقَاشِيُّ (وَ اللَّفْظُ لِاَبِيْ مَعْنٍ) قَالَا حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيْدِ بْنِ جَعْفَرٍ اَخْبَرَنِيْ اَبِيْ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ ابْنِ نَوْفِلٍ قَالَ كُنْتُ وَاقِفًا مَعَ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ فَقَالَ لَا يَزَالُ النَّاسُ مُخْتَلِفَةً اَعْنَاقُهُمْ فِيْ طَلَبِ الدُّنْيَا قُلْتُ اَجَلْ قَالَ اِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ يَقُوْلُ يُوْشِكُ الْفُرَاتُ اَنْ يَّحْسِرَ عَنْ جَبَلٍ مِنْ ذَهَبٍ فَاِذَا سَمِعَ بِهِ النَّاسُ سَارُوْا اِلَيْهِ فَيَقُوْلُ مَنْ عِنْدَهُ لَئِنْ تَرَكْنَا النَّاسَ يَاْخُذُوْنَ مِنْهُ لَيُذْهِبَنَّ بِهِ كُلِّهِ قَالَ فَيَقْتَتِلُوْنَ عَلَيْهِ فَيُقْتَلُ مِنْ كُلِّ مِائَةٍ تِسْعَةٌ وَّ تِسْعُوْنَ قَالَ اَبُوْ كَامِلٍ فِيْ حَدِيْثِهٖ قَالَ وَقَفْتُ اَنَا وَ اُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ فِيْ ظِلِّ اُجُمِ

حَسَّانَ. (صحيح مسلم، كتاب الفتن و اشراط الساعة، 7205)

عبداللہ بن حارث بن نوفل کہتے ہیں کہ میں حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے ساتھ کھڑا ہوا تھا، انھوں نے کہا: لوگوں کی گردنیں طلب دنیا میں ایک دوسرے سے اختلاف کرتی رہیں گی، میں نے کہا: ہاں! انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: عنقریب فرات سے سونے کا پہاڑ ظاہر ہوگا، جب لوگ اس کے متعلق سنیں گے تو اس کی طرف روانہ ہوں گے، پہاڑ کے پاس والے لوگ کہیں گے: اگر ہم نے لوگوں کو چھوڑ دیا تو یہ سب سونا لے جائیں گے، پھر اس پر لوگوں کی جنگ ہوگی اور ہر سو سے ننانوے آدمی مارے جائیں گے، ابو کامل کی روایت میں یہ اضافہ ہے: انھوں نے کہا: میں اور حضرت ابی بن کعب دونوں حسان کے قلعہ کے سائے میں کھڑے تھے۔

Abdullah bin Haris bin naufal kehtey haiN ke mai Hazrat abi bin Kaab raziallahu anhu ke saath khada hua tha , unhoN ne kaha : logoN ki gardaneiN talab e duniya me ek doosre se ikhtelaaf karti raheNgi , mai ne kaha haaN! unhoN ne kaha : mai ne Rasool Allah sallallahu alaihi wa aalihi wa sallam ko ye farmatey huey suna hai : anqareeb furaat se sone ka pahaaD zahir hoga, jab log iske mutalliq suneNge to iski taraf rawana hoNge , pahaD ke paas wale log kaheNge agar hum ne logoN ko choRdiya to ye sab sona ley jaenge , phir is par logoN ki jung hogi aur har soo se ninyanwe (99) aadmi maarey jaenge , abu kamil ki riwayat me ye izafa hai: inhon ne kaha: mai aur Hazrat Abi bin Kaab donoN Hassan ke qiley ke saey me khaDey they.

توضیح

حضور اکرم ﷺ نے اوپر والی حدیث میں دریائے فرات سے سونے کے پہاڑ نکلنے کا اعلان فرمایا۔ اس طرح آقائے دوجہاں کی ہمہ جہت غیب دانی کا اظہار ہوتا ہے۔

۸۔اُمت مسلمہ ۷۳ فرقوں پر تقسیم ہوگی۔ایک کے سوا سب جہنمی

حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا اَبُوْ دَاؤُدَ الْحَفَرِيُّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زِيَادِ بْنِ اَنْعُمِ الْاَفْرِيْقِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ لَيَأْتِيَنَّ عَلٰى اُمَّتِيْ مَا اَتٰى عَلٰ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ حَذْوَا النَّعْلِ بِالنَّعْلِ حَتّٰى اِنْ كَانَ مِنْهُمْ مَنْ اَتٰى اُمَّهٗ عَلَانِيَّةً لَكَانَ فِيْ اُمَّتِيْ مَنْ يَصْنَعُ ذٰلِكَ وَ اِنَّ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ تَفَرَّقَتْ عَلٰى ثِنْتَيْنِ وَ سَبْعِيْنَ مِلَّةً وَّ تَفْتَرِقُ اُمَّتِيْ عَلٰى ثَلَاثٍ وَ سَبْعِيْنَ مِلَّةً كُلُّهُمْ فِي النَّارِ اِلَّا مِلَّةً وَاحِدَةً قَالُوْا مَنْ هِيَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ مَا اَنَا عَلَيْهِ وَ اَصْحَابِيْ. (جامع ترمذی، ابواب الایمان، 538)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری اُمت پر وہ کچھ ضرور آئے گا جو بنی اسرائیل پر آیا جس طرح ایک جوتی دوسری جوتی کے برابر ہوتی ہے یہاں تک کہ اگر ان میں سے کوئی اپنی ماں کے پاس علانیہ آیا ہوگا تو میری اُمت میں بھی ایسے لوگ ہوں گے جو یہ حرکت کریں گے۔ بنی اسرائیل بہتر (۷۲) فرقوں میں بٹ گئے اور میری اُمت کے تہتر (۷۳) فرقے ہوں گے۔ایک کے سوا باقی سب جہنمی ہوں گے۔ صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ! وہ نجات پانے والے کون ہیں؟ آپ نے فرمایا جو میرے اور صحابہ کرام کے راستے پر ہوں گے (یعنی اہل سنت و جماعت)۔

Hazrat Abdullah bin Umar raziallahu anhu se riwayat hai ke Rasool e kareem sallallahu alaihi wa aalihi wa sallam ne farmaya meri ummat par wo kuch zaroor aaega jo bani israil par aaya jis tarah ek jooti doosri jooti ke barabar hotii hai yahaaN tak ke agar in me se koii apni maaN ke paas alaniya aaya hoga to meri ummat me bhi aise log hoNge jo ye harkat karenge. bani israil bahattar(72) firqoN me bat gaey aur meri ummat ke tiryattar (73) firqe honge ek ke siwa baaqi jahannami honge. sahaba e kiram ne araziallahu

anhu kiya ya Rasool Allah sallallahu alaihi wa aalihi wa sallam! wo najaat pane wale kaun hai? aap ne farmaya jo mere aur sahaba e kiram ke raaste par honge (yani ahl e sunnat wal jamaat)

توضیح

ترمذی شریف کی اس حدیث میں آقائے نامدار نے اپنی اُمت کے (۷۳) تہتر فرقوں میں بٹ جانے کی خبر دی اور یہ بھی اعلان فرمایا کہ ان میں ایک ہی نجات پانے والا ہوگا اور بقیہ (۷۲) جہنمی ہوں گے۔ نجات پانے والا فرقہ حضور اور اصحاب کے راستہ پر ہوگا عرف عام میں اسی کو اہلسنت و جماعت کہا جاتا ہے۔ اللہ ہم کو اسی میں شامل فرمائے (آمین) یہی ایک ملت حق والی ہوگی اور اسی میں علماء حق، اولیاء شہداء اور صدیقین ہوں گے۔

۹۔ نجد سے شیطان کے سینگ کا ظاہر ہونا:

حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح وَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ اَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ وَهُوَ مُسْتَقْبِلُ الْمَشْرِقِ يَقُوْلُ اَلَا اِنَّ الْفِتْنَةَ هٰهُنَا اَلَا اِنَّ الْفِتْنَةَ هٰهُنَا مِنْ حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ. (صحیح مسلم، کتاب الفتن و اشراط الساعة، 7221)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا اور آں حالیکہ آپ کا منہ مشرق کی جانب تھا، آپ فرما رہے تھے: سنو فتنہ یہاں ہوگا، جہاں سے شیطان کا سینگ طلوع ہوگا۔

Hazrat ibn e Umar raziallahu anhu bayan karte haiN ke inhoN ne rasool Allah sallallahu alaihi wa aalihi wa sallam se suna dar aaN halike aap ka muN mashriq ki janib tha , aap farma rahey they: suno! fitna yahaaN hoga jahaaN se shaitan ka sing tulu hoga.

توضیح

سرورکونین نے اس حدیث کے ذریعہ اپنے فرمان والاشان کا اظہار یوں فرمایا کہ نجد سے شیطان کی سینگ نکلے گی۔ نجد کے بارے میں عام خیال یہ ہے کہ یہ سعودی عرب کا شہر ریاض یا اس کے آس پاس کا علاقہ ہے۔

۱۰۔قربِ قیامت اسلام برائے نام باقی رہے گا۔ مسجدیں آباد لیکن ہدایت سے خالی:

وَ عَنْ عَلِیٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ یُوْشِکُ اَنْ یَّأْتِیَ عَلَی النَّاسِ زَمَانٌ لَّا یَبْقٰی مِنَ الْاِسْلَامِ اِلَّا اِسْمُہٗ وَلَا یَبْقٰی مِنَ الْقُرْاٰنِ اِلَّا رَسْمُہٗ مَسَاجِدُھُمْ عَامِرَۃٌ وَّ ھِیَ خَرَابٌ مِّنَ الْھُدٰی عُلَمَائُھُمْ شَرٌّ مِنْ تَحْتِ اَدِیْمِ السَّمَاءِ مِنْ عِنْدِھِمْ تَخْرُجُ الْفِتْنَۃُ وَ فِیْھِمْ تَعُوْدُ. (مشکوٰۃ، باب فضائل العلم، 257)

حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قریب ہے کہ لوگوں پر ایسا دور آئے گا جس میں اسلام نام کے لیے باقی رہ جائے گا اور قرآن کریم کی رسم باقی رہ جائے گی۔ مسجدیں آباد تو ہوں گی لیکن ہدایت سے خالی ہوں گی اور اس دور کے علماء......آسمان کے نیچے بدترین مخلوق ہوں گے ان سے فتنے ظاہر ہوں گے اور وہ فتنے انھیں پر لوٹیں گے۔

Hazrat Ali raziallahu anhu riwayat karte haiN ke Rasool Allah sallallahu alaihi wa aalihi wa sallam ne farmaya qareeb hai ke logoN par aisa daur aaega jis me islam naam keliye baaqi reh jaega aur quraan kareem ki rasm baaqi reh jaegi. masjid aabaad to hogi lekin hidayat se khaali hogi aur is daur ke ulama aasmaan ke nichey bad tareen makhlooq honge in se fitne zahir hoNge aur wo fitne inhi par lautenge.

توضیح

قربِ قیامت کی نشانیوں میں سرکارِ دو جہاں نے یہ بھی فرمایا کہ اسلام کا صرف نام باقی رہ جائے گا۔ مسجدیں آباد تو ہوں گی لیکن ہدایت سے خالی رہیں گی اور مسلمان آسمان کے نیچے بدترین مخلوق ہوں گے۔ آج ضرورت ہے کہ ہم آقائے ان ارشادات پر غور کریں گے اور اپنے حالات کا جائزہ لیں۔

۱۱۔ باغی گروہ حضرتِ عمار رضی اللہ عنہ کو قتل کرے گا:

وَ عَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ لِعَمَّارٍ حِيْنَ يَحْفِرُ الْخَنْدَقَ فَجَعَلَ يَمْسَحُ رَأْسَهٗ وَ يَقُوْلُ بُؤْسَ ابْنِ سُمَيَّةَ تَقْتُلُكَ الْفِئَةُ الْبَاغِيَةُ. (مشکوٰۃ، کتاب الفتن، 5627)

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت عمار سے فرمایا جبکہ وہ خندق کھود رہے تھے۔ آپ اُن کے سر پر دست مبارک پھیرتے اور فرماتے جاتے تھے ابنِ سمیّہ کی سختی کہ تمہیں باغی گروہ قتل کرے گا۔

Hazrat abu qatada raziallahu anhu se riwayat hai ke Rasool Allah sallallahu alaihi wa aalihi wa sallam ne Hazrat Ammar se farmaya jab ke wo khandaq khod rahe they aap inke sar par dast e mubarak pherte haiN aur garmatey jatey they ibn e sumayya ki sakhti ke tumheiN baaghi groh qatl karega.

توضیح

خندق کی کھدائی کے دوران شہنشاہ رسالت نے حضرت عمار رضی اللہ عنہ کے سر پرست اقدس پھیرتے ہوئے فرمایا کہ تمہیں باغی گروہ قتل کرے گا۔ آنے والے حالات کا علم جو حضور کو عطا کیا گیا تھا کتب حدیث میں سینکڑوں حدیثیں اس پر شاہد ہیں۔

۱۲۔جنتیوں اور جہنمیوں کے نام اور ان کی تعداد اور ان کے باپ دادا کے ناموں کا حضور ﷺ کو علم:

حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ بْنُ سَعِیْدٍ نَا اللَّیْثُ عَنْ اَبِیْ تَبِیْلٍ عَنْ شُفَیِّ بْنِ مَاتِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ خَرَجَ عَلَیْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ وَ فِیْ یَدِهٖ کِتَابَانِ فَقَالَ اَتَدْرُوْنَ وَمَا هٰذَانِ الْکِتَابَانِ فَقُلْنَا لَا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِلَّا اَنْ تُخْبِرَنَا فَقَالَ لِلَّذِیْ فِیْ یَدِهِ الْیُمْنٰی هٰذَا کِتَابٌ مِّنْ رَّبِّ الْعَالَمِیْنَ فِیْهِ اَسْمَاءُ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَاَسْمَاءُ اٰبَائِهِمْ وَ قَبَائِلِهِمْ ثُمَّ اُجْمِلَ عَلٰی اٰخِرِهِمْ فَلَا یُزَادُ فِیْهِمْ وَلَا یُنْقَصُ مِنْهُمْ اَبَدًا ثُمَّ وَ قَالَ لِلَّذِیْ فِیْ شِمَالِهٖ هٰذَا کِتَابٌ مِّنْ رَّبِّ الْعَالَمِیْنَ فِیْهِ اَسْمَاءُ اَهْلِ النَّارِ وَ اَسْمَاءُ اٰبَائِهِمْ وَ قَبَائِلِهِمْ ثُمَّ اُجْمِلَ عَلٰی اٰخِرِهِمْ فَلَا یُزَادُ فِیْهِمْ وَلَا یُنْقَصُ مِنْهُمْ اَبَدًا فَقَالَ اَصْحَابُهٗ فَفِیْمَ الْعَمَلُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنْ کَانَ اَمْرٌ فُرِغَ مِنْهُ فَقَالَ سَدِّدُوْا وَقَارِبُوْا فَاِنَّ صَاحِبَ الْجَنَّةِ یُخْتَمُ لَهٗ بِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَ اِنْ عَمِلَ اَیَّ عَمَلٍ وَ اِنَّ صَاحِبَ النَّارِ یُخْتَمُ لَهٗ بِعَمَلِ اَهْلِ النَّارِ وَ اِنْ عَمِلَ اَیَّ عَمَلٍ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ بِیَدَیْهِ فَنَبَذَ هُمَا ثُمَّ قَالَ فَرَغَ رَبُّکُمْ مِّنَ الْعِبَادِ فَرِیْقٌ فِی الْجَنَّةِ وَ فَرِیْقٌ فِی السَّعِیْرِ. (جامع ترمذی، ابواب القدر، 11)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں! (ایک دن) رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے۔آپ کے دست مبارک میں دو کتابیں تھیں آپ نے فرمایا کیا تم ان دو کتابوں کے بارے میں جانتے ہو؟ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم آپ کے بتائے بغیر نہیں جانتے آپ نے داہنے ہاتھ والی کتاب کے بارے میں فرمایا یہ تمام جہانوں کے پالنے والے کی طرف سے ایک کتاب ہے اس میں جنتیوں، ان کے آبا واجداد اور قبائل کے نام ہیں۔ آخر میں ان کی میزان ہے اب ان میں کبھی بھی کمی یا زیادتی نہ ہوگی۔ پھر بائیں ہاتھ والی کتاب کے بارے میں فرمایا اس میں اہل جہنم ان کے آبا واجداد اور قبائل کے نام ہیں۔آخر میں ان کی

کل تعداد ہے اور اب کبھی بھی ان میں کمی یا زیادتی نہ ہوگی۔ صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ اگر انجام کار کے لکھنے سے فراغت ہو چکی ہے تو اب عمل کی کیا ضرورت ہے آپ نے فرمایا سیدھی راہ چلو اور میانہ روی اختیار کرو جنتی کا خاتمہ اعمال جنت پر ہوگا اگر چہ وہ (زندگی بھر) کیسا ہی عمل کرتا رہا اور دوزخی کا خاتمہ عمل دوزخ پر ہوگا اگر چہ وہ (زندگی بھر) کیسا ہی عمل کرتا ہے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں ہاتھوں سے اشارہ فرمایا اور ان کتابوں کو پھینک دیا اور فرمایا تمہارا رب اپنے بندوں سے فارغ ہو گیا ایک جماعت جنتی ہے اور ایک دوزخ میں جائے گی۔

Hazrat Abdullah bin Umar raziallahu anhu farmatey haiN ek din Rasool Allah sallallahu alaihi wa aalihi wa sallam hamare paas tashref laey , aap ke dast mubarak me do kitabeiN theeN . aap ne farmaya kya tum in do kitaboN ke bare me jante ho ? hum ne arz kiya ya Rasool Allah ! hum aapke batey baghair nahi jaante aap ne daahne haath waali kitaab ke bare me farmaya ye tamaam jahanoN k paalne wale ki taraf se ek kitab hai isme jannatiyoN inke aaba o ajdaad aur unke qabail ke naam haiN . aakhir me unki meezan hai ab inme kabhi bhi kami ya zyadati na hogi . phir baeiN haath waali kitaab ke baare me farmaya is me ahl e jahannum unke aaba o ajdaad aur qabail k naam haiN. aakhir me inki kull tedaad hai aur kabhi bhi in me kami ya ziyadati na hogi. sahaba e kiram ne arz kiya ya Rasool Allah ! agar anjaam kaar ke likhne se faraghat ho chuki hai to ab amal ki kya zarurat hai aap ne farmaya seedhi raah chalo aur miyana rawi ikhtiyaar karo kyuNke jannati ka khatima aamaal e jannat par hoga agarche wo zindagi bhar kaisa hi amal karta raha aur dozakhi ka khatima amal e dozakh par hoga agar che wo zindagi bhar kaisa hi amal karta hai, phir rasool Allah sallallahu alaihi wa aalihi wa sallam ne donoN haathoN se ishara farmaya aur in kitaboN ko phenk diya aur farmaya tumhara rab apne bandoN se fariG hogaya ek jamaat jannati hai aur ek dozakh me jaegi.

توضیح

ترمذی شریف کی اس حدیث کے مطابق اللہ کے حبیب اپنے داہنے ہاتھ اور بائیں ہاتھ میں دو کتابیں لائے تھے جن سے متعلق آپ نے ارشاد فرمایا کہ داہنے ہاتھ والی کتاب میں تمام جنتیوں کے نام اوران کے باپ دادا کے نام اوران کی کل تعداد موجود ہے جبکہ بائیں ہاتھ والی کتاب میں دوزخیوں کے نام ان کے باب دادا کے نام اوران کی کل تعداد موجود ہے اور یہ بھی ارشادفرمایا کہ یہ کتب رب العلمین کی طرف سے عطا کی گئی ہیں۔ پتہ چلا کہ سرکار دو جہاں اپنے چاہنے والے غلاموں اور نہ ماننے والے بدنصیبوں کو نام بہ نام جانتے ہیں۔

۱۳۔قیامت کی دس (۱۰) نشانیاں انہی میں زمین کا دھنسنا:

حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ نَا عَبْدُ الرَّحْمَانِ بْنُ مَهْدِيٍّ نَا سُفْيَانُ عَنْ فُرَاتِ الْقَزَّازِ عَنْ اَبِى الطُّفَيْلِ عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ اُسَيْدٍ قَالَ اَشْرَفَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ مِنْ غُرْفَةٍ وَ نَحْنُ نَتَذَاكَرُ السَّاعَةَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَرَوْا عَشْرَ اٰيَاتٍ طُلُوْعُ الشَّمْسِ مِنْ مَّغْرِبِهَا وَ يَأْجُوْجُ وَ مَأْجُوْجُ وَ الدَّابَّةُ وَ ثَلٰثُ خُسُوْفٍ خَسْفٌ بِالْمَشْرِقِ وَ خَسْفٌ بِالْمَغْرِبِ وَ خَسْفٌ بِجَزِيْرَةِ الْعَرَبِ وَ نَارٌ تَخْرُجُ مِنْ قَعْرِ عَدْنٍ تَسُوْقُ النَّاسَ اَوْ تَحْشُرُ النَّاسَ فَتَبِيْتُ مَعَهُمْ حَيْثُ بَاتُوْا وَ تَقِيْلُ مَعَهُمْ حَيْثُ قَالُوْا. (جامع ترمذی، ابواب الفتن، 57)

حضرت حذیفہ بن اسید فرماتے ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم، بالا خانہ سے ہماری طرف متوجہ ہوئے دراں حالیکہ ہم، قیامت کے بارے میں باہم گفتگو کررہے تھے۔آپ نے فرمایا قیامِ قیامت سے قبل دس نشانیاں ظاہر ہوں گی،سورج کا مغرب سے طلوع ہونا، یاجوج ماجوج (کا ظہور) دابۃ الارض (کا ظاہر ہونا) تین خسف، ایک خسف مشرق میں، ایک مغرب میں اور ایک جزیرۂ عرب میں آگ، جو عدن کے گڑھے سے نکل کر لوگوں کو ہانکے گی یا (فرمایا) جمع کرے گی جہاں وہ رات گزاریں گے وہ بھی گزارے گی اور جہاں وہ قیلولہ (دوپہر کا آرام) کریں گے وہ بھی کرے گی۔

Hazrat Huzaifa bin asyad farmatey haiN Nabi Kareem sallallahu alaihi wa aalihi wa sallam bala khane se hamari taraf mutawajjeh huey dar aaN haleke hum qiyamat ke baare me baham guftugu kar rahe they . aap ne farmaya qiyaam qiyamat se qabl duss nishaniyaaN zahir hongi , sooraj ka maghrib se tulu hona , yajooj majooj ka zuhoor, daabatul arz ka zahir hona , teen khasf ek khasf mashriq me ek maghrib me aur ek jazeera e arab me aag, jo adan ke gaDhey se nikal kar logoN ko haaNkegi ya farmaya jama karegi jahaaN wo raat guzarenge wo bhi guzaregi jahaaN wo qailula (dopahar ka aaraam) karenge wo bhi karegi .

توضیح

حضور سید عالم نے قیامت کی دس اہم نشانیوں کا اس حدیث میں ذکر کرتے ہوئے ان میں دیگر نشانیوں کے ساتھ زمین کے دھنسنے کی بھی خبر دی ہے۔ابھی حالیہ عرصہ میں سائنسدانوں نے دنیا کے مختلف مقامات پر زمین دھنسنے کی اطلاعات دی ہیں جن کا ہمارے آقا و مولا نے بہت پہلے اعلان فرما دیا۔ یہ ساری باتیں متلاشیان حق کی آنکھیں کھولنے کے لئے کافی ہیں۔

۱۴۔قیامت کے قریب درندے اور جوتے کا تسمہ کلام کریں گے:

حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيْعٍ نَا اَبِىْ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ الْفَضْلِ نَا اَبُوْ نَضْرَةَ الْعَبْدِىُّ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِىِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ وَ الَّذِىْ نَفْسِىْ بِيَدِهٖ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تُكَلِّمَ السِّبَاعُ الْاِنْسَ وَ حَتّٰى يُكَلِّمُ الرَّجُلَ عَذَبَةُ سَوْطِهٖ وَ شِرَاكُ نَعْلِهٖ وَ تُخْبِرُهٗ وَحُذُهٗ بِمَا اَحْدَثَ اَهْلُهٗ بَعْدَهٗ. (جامع ترمذی، ابواب الفتن، 55)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ

درندے انسانوں سے کلام کریں گے حتیٰ کہ انسان سے اس کی چابک کی رسی اور جوتے کا تسمہ بھی گفتگو کرے گا اور اس کی ران اسے بتادے گی کہ اس کے (گھر سے باہر جانے کے) بعد اس کے گھر والوں نے کیا کام کیا۔

Hazrat Abu Saeed Khudri raziallahu anhu se marwi hai Rasool Allah sallallahu alaihi wa aalihi wa sallam ne farmaya mujhe us zaat ki qasam jis ke qabza e qudrat me meri jaan hai qiyamat qayam na hogi yahaaN tak ke darinde insanoN se kalaam karenge yahaaN tak ke insaan se uski chabuk ki rassi aur jootey ka tasma bhi guftugu karega aur uski raan usey batadegi ke uske ghar se bahar jaane ke baad us ke ghar waloN ne kya kaam kiya.

توضیح

اس حدیث شریف میں اللہ کے رسول ﷺ نے اللہ کی قسم کے ساتھ ارشاد فرمایا کہ قیام قیامت کے لئے جو حالات ہوں گے ان میں درندوں کا انسانوں سے کلام کرنا اور جوتے کا تسمہ اور چابک کی رسّی کا بھی کلام کرنا شامل ہے۔ یہ وہ نشانیاں ہیں جن کا آپ سے پہلے یا بعد کسی نے بیان نہیں کیا۔ یہ سب کچھ آپ کو اللہ کی خاص عطا ہے۔

۱۵۔ سب سے آخر میں جہنم سے جنت میں کون جائے گا:

وَحَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ وَ اَبُوْكُرَيْبٍ وَ اللَّفْظُ لِاَبِیْ كُرَيْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ اِنِّیْ لَاَعْرِفُ اٰخِرَ اَهْلِ النَّارِ خُرُوْجًا مِّنَ النَّارِ رَجُلٌ يَّخْرُجُ مِنْهَا زِحْفًا فَيُقَالُ لَهٗ اِنْطَلِقْ فَادْخُلِ الْجَنَّةَ قَالَ فَيَذْهَبُ فَيَدْخُلُ الْجَنَّةَ فَيَجِدُ النَّاسَ قَدْ اَخَذُوا الْمَنَازِلَ فَيُقَالُ لَهٗ اَتَذْكُرُ الزَّمَانَ الَّذِیْ كُنْتَ فِيْهِ فَيَقُوْلُ نَعَمْ فَيُقَالُ لَهٗ تَمَنَّ فَيَتَمَنّٰى فَيُقَالُ لَهٗ لَكَ الَّذِیْ تَمَنَّيْتَ وَ عَشَرُ اَضْعَافِ الدُّنْيَا قَالَ فَيَقُوْلُ اَتَسْخَرُبِیْ وَ اَنْتَ الْمَلِكُ قَالَ فَلَقَدْ رَاَيْتُ

رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ ضَحِکَ حَتّٰی بَدَتْ نَواجِذُہٗ. (صحیح مسلم، کتاب الایمان، 461)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں اس شخص کو یقیناً جانتا ہوں جس کو سب سے آخر میں دوزخ سے نکالا جائے گا وہ شخص کولہوں کے بل گھسٹتا ہوا جہنم سے نکلے گا اس شخص سے کہا جائے گا چلو جنت میں داخل ہوجاؤ، وہ جنت میں جاکر دیکھے گا کہ لوگ اپنے اپنے گھروں میں رہ رہے ہیں اس شخص سے کہا جائے گا ''کیا تمہیں وہ وقت یاد ہے جسے گزار کر آئے ہو؟'' وہ اثبات میں جواب دے گا، پھر اس سے کہا جائے گا تمنا کرو وہ تمنا کرے گا پھر اس سے کہا جائے گا تم نے جو تمنا کی ہے وہ بھی لے لو اور تمام دنیا کی دس گنا جگہ بھی لے لو، وہ شخص کہے گا ''تو مجھ سے مذاق کرتا ہے حالانکہ تو مالک ہے، حضرت عبداللہ بن مسعود فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ یہ فرما کر ہنس پڑے اور آپ کی داڑھیں ظاہر ہوگئیں''۔

Hazrat Abdullah bin Masood raziallahu anhu bayaan karte haiN ke Rasool Allah sallallahu alaihi wa aalihi wa sallam ne farmaya : mai us shakhs ko yaqeenan jaanta hooN jis ko sab se aakhir me dozakh se nikala jaega wo shakhs kulhoN ke bal ghansta hua jahannam se niklega us shakhs se kaha jaega chalo : jannat me dakhil hojao , wo jannat me jaakar dekhega ke log apne apne gharoN me reh rahe haiN. us shakhs se kaha jaega kya tumheiN wo waqt yaad hai jise guzar kar aaey ho ? wo isbaat (haaN) me jawaab dega phir us se kaha jaega tamanna kar wo tamanna karega phir kaha jaega tum ne jo tamanna ki hai wo bhi lelo aur tamaam duniya ki dus guna jagah bhi lelo , wo shakhs kahega tuu mujh se mazaakh karta hai halaaNke tuu malik hai, Hazrat Abdullah bin Masood farmatey haiN ke Rasool Allah sallallahu alaihi wa aalihi wa sallam ye farmakar hans paDey aur aapki daDhi zahir hogaee.

توضیح

مسلم شریف کی اس حدیث کے ذریعہ حضور سردار دو جہاں نے اس شخص کے بارے میں فرمایا کہ میں یقیناً اس کو جانتا ہوں جس کو سب سے آخر میں دوزخ سے نکال کر جنت میں داخل کیا جائے گا اور اس کے ساتھ ہونے والے معاملے کی پوری تفصیل بھی بیان فرمادی کہ غفور الرحیم رب اس پر کس طرح کرم فرمائے گا۔ منکرین علم نبی ذرا ہوش کے ناخن لیں اور سوچیں کہ یہ سب باتیں کیا غیب کا اظہار نہیں کرتی۔

۱۶۔ مٹی انسانی جسم کو کھا جاتی ہے سوائے ریڑھ کی ہڈی کے:

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ مَا بَیْنَ النَّفْخَتَیْنِ اَرْبَعُوْنَ قَالُوْا اَیَا اَبَا هُرَیْرَةَ اَرْبَعُوْنَ یَوْمًا قَالَ اَبَیْتُ قَالُوْا اَرْبَعُوْنَ شَهْرًا قَالَ اَبَیْتُ قَالُوْا اَرْبَعُوْنَ شَهْرًا قَالَ اَبَیْتُ قَالُوْا اَرْبَعُوْنَ سَنَةً قَالَ اَبَیْتُ ثُمَّ یُنْزِلُ اللّٰهُ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَیَنْبُتُوْنَ كَمَا یَنْبُتُ الْبَقْلُ قَالَ وَ لَیْسَ مِنَ الْاِنْسَانِ شَیْءٌ لَّا یَبْلٰی اِلَّا عَظْمًا وَّاحِدًا وَهُوَ عَجْبُ الذَّنَبِ وَ مِنْهُ یُرَكَّبُ الْخَلْقُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ. مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ وَ فِیْ رِوَایَةٍ لِّمُسْلِمٍ قَالَ كُلُّ ابْنِ اٰدَمَ یَأْكُلُهُ التُّرَابُ اِلَّا عَجْبَ الذَّنَبِ مِنْهُ خُلِقَ وَ فِیْهِ یُرَكَّبُ. (مشکوٰۃ، کتاب الفتن، 5285)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دونوں دفعہ صور پھونکنے کے درمیان چالیس کا وقفہ ہوگا۔ لوگوں نے عرض کیا کہ اے ابو ہریرہ! چالیس روز کا؟ فرمایا میں کچھ نہیں کہتا۔ عرض گزار ہوئے کہ چالیس مہینے کا؟ فرمایا میں کچھ نہیں کہتا۔ عرض گزار ہوئے کہ چالیس سال کا؟ فرمایا میں کچھ نہیں کہتا۔ پھر اللہ تعالیٰ آسمان سے پانی نازل فرمائے گا تو یوں اُگیں گے جیسے سبزہ اُگتا ہے۔ حالانکہ ایک ہڈی کے سوا انسان کی کوئی چیز باقی نہیں رہی ہوگی اور وہ ریڑھ کی ہڈی ہے اور قیامت کے روز اُسی پر تخلیق مکمل کر دی جائے گی (متفق علیہ) اور مسلم کی ایک روایت میں فرمایا: آدمی کی ہر چیز کو مٹی کھا جاتی ہے سوائے ریڑھ کی ہڈی کے۔ اُسی پر پیدا کیا گیا تھا اور اُسی پر ترکیب دیا جائے گا۔

Hazrat Abu Huraira raziallahu anhu se riwayat hai ke rasool Allah sallallahu alaihi wa aalihi wa sallam ne farmaya: donoN dafa soor phoonkne ke darmiyaan chalees (40) ka waqfa hoga. logoN ne arz ki k aey Abu Huraira ! chalees roz ka? farmaya mai kuch nahi kehta. arz guzaar huey chalees mahine ka? farmaya ke mai kuch nahi kehta. arz guzaar huey ke chalees saal ka? farmaya ke mai kuch nahi kehta. phir Allah taala aasmaan se pani nazil farmaega to yuN ugenge jaise sabza ugta hai. haalaaNke eik haDDi ke siwa insaan ki koi cheez baaqi nahi rahi hogi. aur wo reDh ki haDDi hai aur qiyamat ke roz usi par takhleeq mukammil kardi jaegi. aur muslim ki riwayat me farmaya : aadmi ki har cheez ko miTTi kha jati hai siwae reDh ki haDDi ke. usi par paida kiya gaya tha aur usi par tarkeeb diya jaega.

توضیح

سبحان اللہ۔ ذرا حدیث کے الفاظ پر غور فرمائیں کہ تاجدار دو جہاں نے البعث بعد الموت کا جو منظر بیان فرمایا ہے یعنی قبر سے زندہ اُٹھانے جانے کے احوال کا تذکرہ جو دیگر حدیثوں میں اور بھی تفصیلات کے ساتھ ہیں لیکن اس میں جو خاص بات ارشاد فرمائی وہ یہ کہ مٹی انسانی جسم کو کھا جائے گی۔ حتیٰ کہ ہڈیوں کو بھی سوائے ریڑھ کی ہڈی کے کہ اسی پر پیدا کیا گیا تھا اور پھر دوبارہ اسی پر ترکیب دیا جائے گا۔

۱۷۔ اللہ تعالیٰ قیامت کے روز آسمانوں اور زمینوں اور ساری مخلوقات کو اپنی مقدس انگلیوں پر رکھے گا:

وَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ جَاءَ حَبْرٌ مِّنَ الْيَهُوْدِ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اِنَّ اللّٰهَ يُمْسِكُ السَّمٰوٰتِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلٰى اِصْبَعٍ وَ

الْاَرَضِیْنَ عَلٰی اِصْبَعٍ وَ الْجِبَالَ وَ الشَّجَرَ عَلٰی اِصْبَعٍ وَ الْمَاءَ وَ الثَّرٰی وَ سَائِرَ الْخَلْقِ عَلٰی اِصْبَعٍ ثُمَّ یَھُزُّھُنَّ فَیَقُوْلُ اَنَا الْمَلِکُ اَنَا اللّٰہُ فَضَحِکَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ تُعَجُّبًا مِمَّا قَالَ الْحِبْرُ تَصْدِیْقًا لَہٗ ثُمَّ قَرَأَ وَمَا قَدَرُوا اللّٰہَ حَقَّ قَدْرِہٖ (مشکوٰۃ، کتاب الفتن، 5288)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ یہودیوں کے ایک عالم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوکر کہا: اے محمد! بیشک اللہ تعالیٰ قیامت کے روز آسمانوں کو ایک اُنگلی پر ٹھہرائے گا، زمینوں کو دوسری اُنگلی پر، پہاڑوں اور درختوں کو تیسری اُنگلی پر ، پانی، مٹی اور ساری مخلوق کو چوتھی انگلی پر۔ پھر اُنھیں حرکت دے کر فرمائے گا: میں بادشاہ ہوں، میں اللہ ہوں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اُس عالم کی بات سے متعجب ہوکر تصدیقاً تبسم ریز ہوگئے۔ پھر آپ نے تلاوت کی۔ اُنھوں نے اللہ کی قدر نہ کی جیسا کہ قدر کرنے کا حق تھا۔

Hazrat Abdullah bin masood raziallahu anhu ne farmaya ke yahoodiyoN ke ek aalim e deen ne nabi Kareem sallallahu alaihi wa aalihi wa sallam ki bargaah me hazir hokar kaha: Aey Mohammad! beshakk Allah Ta'ala ne qiyamat ke roz AasmanoN ko ek unglipar Tehraega , zameen ko doosri ungli par, pahaDoN aur darakhtoN ko teesri ungli par paani miTTi aur saari makhlooq ko chauthi ungli par, phir unheN harkat dekar farmaega : mai badshah hooN mai Allah hooN. Rasool Allah ne us alim ki baat mut'ajjub hokar tasdeeqan tabassum reiz hogaey . phir aap ne tilawat ki: unhoN ne Allah ki qadr na ki jaisa ke qadr karne ka haq tha.

توضیح

اس حدیث پاک سے اللہ تعالیٰ کی قدرت کاملہ کا اظہار بھی ہوتا ہے اور یہ بھی کہ آسمان، زمین، پہاڑ، جھاڑ اور پانی سب اس کے دست قدرت کے سامنے ہیچ ہیں وہ ایک انگلی پر جسے چاہے رکھے۔

۱۸۔ آسماں کے نہیں زمیں کے نہیں
اُن سے چھوٹے تو پھر کہیں کے نہیں

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: اِنَّ رَجُلًا کَانَ یَکْتُبُ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ فَارْتَدَّ عَنِ الْاِسْلَامِ، وَ لَحِقَ بِالْمُشْرِکِیْنَ، وَ قَالَ: أَنَا أَعْلَمُکُمْ اِنْ کُنْتُ لَأَکْتُبُ مَا شِئْتُ فَمَاتَ ذٰلِکَ الرَّجُلُ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ: اِنَّ الْاَرْضَ لَمْ تَقْبَلْہُ وَ قَالَ أَنَسٌ: فَاَخْبَرَنِیْ أَبُوْ طَلْحَۃَ أَنَّہٗ أَتَی الْاَرْضَ الَّتِیْ مَاتَ فِیْھَا فَوَجَدَہٗ مَنْبُوْذًا، فَقَالَ: مَاشَأْنُ ھٰذَا؟ فَقَالُوْا: دَفَنَّا مِرَارًا فَلَمْ تَقْبَلْہُ الْاَرْضُ. (صحیح مسلم، کتاب: صفات المنافقین و احکامھم، 2145)

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی جو حضور نبی اکرم ﷺ کے لئے کتابت کیا کرتا تھا وہ اسلام سے مرتد ہوگیا اور مشرکوں سے جا کر مل گیا اور کہنے لگا میں تم میں سب سے زیادہ جاننے والا ہوں میں آپ کے لئے جو چاہتا تھا لکھتا تھا سو وہ شخص جب مر گیا تو حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اسے زمین قبول نہیں کرے گی۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: کہ انھیں حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ وہ اس زمین پر آئے جہاں وہ مرا تھا تو دیکھا اس کی لاش قبر سے باہر پڑی تھی۔ پوچھا اس کا کیا حال ہے؟ تو لوگوں نے کہا ہم نے اسے کئی بار دفن کیا مگر زمین نے اسے قبول نہیں کیا''۔

Hazrat Anas bin Malik raziallahu anhu se riwayat hai ke ek aadmi jo huzoor Nabi e kareem sallallahu alaihi wa aalihi wa sallam keliye kitabat kiya karta tha wo islam se murtad hogaya aur mushrikoN se jakar mil gaya aur kehne laga mai tum sab se ziyada jaan ne wala hooN mai aapke liye jo chahta tha likhta tha so wo shakhs jab mar gaya to huzoor nabi e akram sallallahu alaihi wa aalihi wa sallam ne farmaya: isey zameen qubool nahi karegi. Hazrat Anas raziallahu anhu farmatey haiN k: inheiN abu talha

raziallahu anhu ne bataya ke wo is zameen par aaey they jahaaN wo mara tha to dekha iski laash qabr se bahar paDhi thi . poocha iska kya haal hai? to logoN ne kaha hum ne kaii baar dafn kiya par zameen ne isey qubool nahi kiya.

توضیح

حدیث بالا میں ایک کاتب وحی کا مرتد ہوجانا اور حضور کا اس کے بارے میں یہ ارشاد کہ اسے زمین قبول نہیں کرے گی۔ چنانچہ کئی بار اس کو دفن کیا گیا مگر ہر بار اس کی لاش قبر کے باہر آجاتی۔ محبوب رب العالمین کا اختیار دیکھئے کہ ان کے فرمان کے مطابق زمین اس کو قبول کرنے تیار نہیں۔ اللہ اکبر۔

خالق کُل نے آپ کو مالکِ کُل بنادیا
دونوں جہاں ہیں آپ کے قبضہ و اختیار میں

۱۹۔ ایمان والا حضور ﷺ کو پہچانے گا اور کلمہ پڑھے گا:

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا وُضِعَ فِیْ قَبْرِهٖ، وَ تَوَلّٰی عَنْهُ اَصْحَابُهٗ وَ اِنَّهٗ لَیَسْمَعُ قَرْعَ نِعَالِهِمْ أَتَاهُ مَلَكَانِ فَیُقْعِدَانِهٖ، فَیَقُوْلَانِ: مَا كُنْتَ تَقُوْلُ فِیْ هٰذَا الرَّجُلِ؟ لِمُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ، فَأَمَّا الْمُؤْمِنُ فَیَقُوْلُ: أَشْهَدُ أَنَّهٗ عَبْدُ اللّٰهِ وَ رَسُوْلُهٗ. فَیُقَالُ لَهٗ: اُنْظُرْ اِلٰی مَقْعَدِكَ مِنَ النَّارِ، قَدْ أَبْدَلَكَ اللّٰهُ بِهٖ مَقْعَدًا مِنَ الْجَنَّةِ، فَیَرَاهُمَا جَمِیْعًا. قَالَ: وَ أَمَّا الْمُنَافِقُ وَ الْكَافِرُ فَیُقَالُ لَهٗ مَا كُنْتَ تَقُوْلُ فِیْ هٰذَا الرَّجُلِ. یَقُوْلُ لَا اَدْرِیْ. كُنْتُ اَقُوْلُ مَا یَقُوْلُ النَّاسُ! فَیُقَالُ: لَادَرَیْتَ وَلَاتَلَیْتَ، وَ یُضْرَبُ بِمَطَارِقَ مِنْ حَدِیْدٍ ضَرْبَةً، فَیَصِیْحُ صَیْحَةً یَسْمَعُهَا مَنْ یَلِیْهِ غَیْرَ الثَّقَلَیْنِ. (صحیح بخاری، کتاب الجنائز، 1308)

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بندے کو جب اس کی قبر میں رکھا جاتا ہے اور اس کے ساتھی لوٹتے ہیں تو وہ ان کے

جوتوں کی آواز سن رہا ہوتا ہے تو اس کے پاس دو فرشتے آتے ہیں اور اسے بٹھا کر کہتے ہیں تو اس شخص یعنی (سیدنا محمد ﷺ) کے متعلق (دنیا میں) کیا کہا کرتا تھا؟ اگر مومن ہو تو کہتا ہے: میں گواہی دیتا ہوں کہ یہ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ اس سے کہا جائے گا: (اگر تو ایمان نہ لاتا تو جہنم میں تیرا ٹھکانہ ہوتا) جہنم میں اپنے اس ٹھکانے کی طرف دیکھ کہ اللہ تعالیٰ نے تجھے (نیک اعمال کے سبب) اس کے بدلے جنت میں ٹھکانہ دے دیا ہے۔ پس وہ دونوں کو دیکھتا ہوگا اور اگر منافق یا کافر ہو تو اس سے پوچھا جائے گا تو اس شخص (یعنی سیدنا محمد ﷺ) کے متعلق (دنیا میں) کیا کہا کرتا تھا؟ وہ کہتا ہے کہ مجھے تو معلوم نہیں، میں وہی کہتا تھا جو لوگ کہتے تھے۔ اس سے کہا جائے گا تو نے نہ جانا اور نہ پڑھا۔ اسے لوہے کے گُرز سے مارا جائے گا تو وہ (شدت تکلیف) چیختا چلّاتا ہے جسے سوائے جنات اور انسانوں کے سب قریب والے سنتے ہیں۔

Hazrat Anas bin Malik raziallahu anhu se riwayat hai ke Huzoor Nabi e Akram sallallahu alaihi wa aalihi wa sallam ne farmaya : bande ko jab iski qabr me rakha jata hai aur iske saathi lauTtey haiN to wo unki jootiyoN ki aawaaz sun raha hota hai to iske paas do farishtey aatey haiN aur isey bithakar kehte haiN tu is shakhs (yaani sayyidina Mohammad sallallahu alaihi wa aalihi wa sallam) ke mutalliq (duniye me) kya kehta tha? agar momin ho to kehta hai: mai gawahi deta hooN ke ye Allah ke bande aur uske rasool haiN. isey kaha jaega : (agar tu imaan na lata to jahannum me tera thikana hota) Jahannum me apne is thikane ki taraf dikhake Allah ta'ala ne tujhe (neik aamaal ke sabab) iske badle jannat me thikana de diya. puss wo donoN ko dekhta hoga aur agar munafiq ya kafir ho to issey poochha jaega tu is shakhs (yaani sayyidina Mohammad sallallahu alaihi wa aalihi wa sallam) ke mutalliq (duniya me) kya kehta tha. wo kehta hai ke mujhe to maloom nahi, mai wahi kehta tha jo log kehte haiN. isey kaha jaega tu ne na jana aur na paDha . usey lohey ke gurz se mara jaega to wo (shiddat takleef) se cheekhta chillata hai. jisey siwae jinnat aur insanoN ke qareeb wale sunte haiN.

توضیح

بخاری شریف کی اس حدیث سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ میت قبر میں دفن سے واپس ہونے والے لوگوں کے جوتوں کی آواز سنتی ہے اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے متعلق فرشتوں کے سوال کا صحیح جواب یعنی سرکار کی غلامی اور وفاداری کے سبب اس کا ٹھکانہ جنت بنتا ہے سرکار نے احوال قبر بڑی تفصیل سے اور دوسری احادیث میں بھی بیان فرمائے ہیں۔ قبر ہمارے لئے غیب ہے لیکن یہ سب کچھ علم مصطفیٰ میں ہے۔

۲۰۔ جو قبر میں حضور کو پہچانے گا اس کو چین کی نیند سلایا جائے گا:

عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِیْ بَکْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، أَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ: فِیْ خُطْبَتِهِ یَوْمَ خَسَفَتِ الشَّمْسُ فَلَمَّا انْصَرَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ حَمِدَ اللّٰهَ وَ أَثْنَی عَلَیْهِ ثُمَّ قَالَ: مَا مِنْ شَیْءٍ کُنْتُ لَمْ أَرَهُ اِلَّا قَدْ رَأَیْتُهُ فِیْ. مَقَامِیْ هٰذَا، حَتَّی الْجَنَّةَ وَالنَّارَ، وَلَقَدْ أُوْحِیَ إِلَیَّ أَنَّکُمْ تُفْتَنُوْنَ فِی الْقُبُوْرِ مِثْلَ أَوْ قَرِیْبَ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ لَا أَدْرِیْ أَیَّ ذٰلِکَ قَالَتْ أَسْمَاءُ، یُؤْتَی أَحَدُکُمْ فَیُقَالُ :مَا عِلْمُکَ بِهٰذَا الرَّجُلِ؟ فَأَمَّا الْمُؤْمِنُ أَوِ الْمُوْقِنُ فَیَقُوْلُ :هُوَ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ، جَاءَ نَا بِالْبَیِّنَاتِ وَالْهُدَی، فَأَجَبْنَا وَآمَنَّا وَاتَّبَعْنَا فَیُقَالُ :نَمْ صَالِحًا فَقَدْ عَلِمْنَا إِنْ کُنْتَ لَمُؤْمِنًا وَأَمَّا الْمُنَافِقُ أَوِ الْمُرْتَابُ، لَا أَدْرِیْ أَیَّ ذٰلِکَ قَالَتْ أَسْمَاءُ، فَیَقُوْلُ :لَا أَدْرِیْ سَمِعْتُ النَّاسَ یَقُوْلُوْنَ شَیْئًا فَقُلْتُهُ. (صحیح بخاری، کتاب الوضوء، 182)

''حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ سورج گرہن کے روز حضور نبی اکرم ﷺ (نماز کسوف سے) فارغ ہو گئے تو اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کی پھر فرمایا: کوئی ایسی چیز نہیں جس کو میں نے اپنی اس جگہ پر نہ دیکھ لیا ہو یہاں تک کہ جنت و دوزخ بھی اور مجھ پر وحی کی گئی ہے کہ قبروں میں تمہارا امتحان ہوگا۔ دجال کے فتنے جیسی آزمائش یا اُس کے قریب تر کوئی شئے۔ (راوی کہتے ہیں مجھے نہیں معلوم کہ حضرت اسماء نے ان میں سے کون سی بات فرمائی) تم

میں سے ہر ایک کے پاس فرشتہ آئے گا اس سے کہا جائے گا کہ اس شخص (حضور نبی اکرم ﷺ) کے متعلق تو کیا جانتا ہے؟ جو ایمان والا یا یقین والا ہوگا وہ کہے گا کہ یہ اللہ کے رسول محمد ﷺ ہیں جو ہمارے پاس نشانیاں اور ہدایت کے ساتھ تشریف لائے۔ ہم نے ان کی بات مانی، ان پر ایمان لائے اور ان کی پیروی کی۔ اسے کہا جائے گا: آرام سے سو جا، ہمیں معلوم تھا کہ تو ایمان والا ہے۔ اگر وہ منافق یا شک کرنے والا ہوگا (راوی کہتے ہیں مجھے نہیں معلوم کہ حضرت اسماء نے ان میں سے کون سی بات فرمائی) تو کہے گا: مجھے نہیں معلوم میں لوگوں کو جو کچھ کہتے ہوئے سنتا تھا وہی کہہ دیتا تھا''۔

Hazrat Asma bint e abi bakr raziallahu anhu se marwi hai ke sooraj grahn ke roz Huzoor Nabi Akram sallallahu alaihi wa aalihi wa sallam namaaz e kusoof se fariGh hogaey to Allah ta'ala ki hamd o sana bayaan ki phir farmaya: koii aisi cheez nahi jis ko maine apni is jagah par na dekh liya ho yahaN tak ke jannat aur dozakh bhi aur mujh par wahi ki gayi hai ke qabroN me tumhara imtehaan hoga. dajjal ke fitne jaisi aazmaish ya uske qareeb tar koii shaey. (rawi kehte haiN mujhe nahi maloom ke Hazrat Asma ne in me se konsi baat farmayi) tum me se har ek ke paas farishta aaega isey kaha jaega ke is shakhs Huzoor Nabi e akram sallallahu alaihi wa aalihi wa sallam ke mutalliq tu kya janta hai? jo imaan wala yaqeen wala hoga wo kahega ke ye Allah ke rasool sallallahu alaihi wa aalihi wa sallam haiN, jo hamare paas nishaniyaaN aur hidayaat ke saath tashreef laey. hum ne inki baat maani , in par imaan laey, aur inki pairwi ki. is sey kaha jaega : aaram se soja, hameiN maloom tha ke tu imaan wala hai agar wo munafiq ya shakk karne wala hoga(raawi kehte haiN mujhe nahi maloom ke Hazrat asma ne in me se konsi baat farmayi) to kahega mujhe nahi maloom mai logoN ko jo kuch kehte huey sunta tha wahi kehh deta tha.

توضیح

اس حدیث پاک میں رسول دو جہاں ﷺ سورج گہن کے بعد حمد وثناء ذکر فرمایا اور ارشاد فرمایا کہ کوئی چیز ایسی نہیں جس کو میں نے یہاں پر نہ دیکھ لیا ہو یہاں تک کہ جنت و دوزخ یعنی اللہ تعالیٰ نے آپ پر غیب کھول دیا تھا اور ہر چیز کا مشاہدہ کروا دیا پھر آپ نے قبروں کا حال بیان کرتے ہوئے ایمان اور ایقان والوں کو یہ بشارت سنائی کہ ان کو قبر میں چین اور آرام کی نیند سلا دیا جائے گا یہ سب کچھ اس لئے ہوگا کہ وہ آقا ﷺ پر ایمان رکھنے والے سچے پیرو اور آپ کی نشانیوں کے ماننے والے ہوں گے۔

۲۱۔مومن کی قبر لمبائی اور چوڑائی میں ستر ہاتھ کشادہ کی جائے گی اور نور سے بھر دی جائے گی:

عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ رضی الله عنه قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی الله علیه و آله وسلم :إِذَا قُبِرَ الْمَیتُ أَوْ قَالَ أَحَدُکُمْ، أَتَاهُ مَلَکَانِ أَسْوَدَانِ أَزْرَقَانِ، یُقَالُ لِأَحَدِهِمَا :الْمُنْکَرُ، وَالآخَرُ :النَّکِیْرُ، فَیَقُوْلَانِ :مَا کُنْتَ تَقُوْلُ فِی هَذَا الرَّجُلِ؟ فَیَقُوْلُ :مَاکَانَ یَقُوْلُ :هُوَ عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهُ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَ رَسُوْلُهُ، فَیَقُوْلَانِ :قَدْ کُنَّا نَعْلَمُ أَنَّکَ تَقُوْلُ هَذَا، ثُمَّ یُفْسَحُ لَهُ فِی قَبْرِهِ سَبْعُوْنَ ذِرَاعًا فِی سَبْعِیْنَ، ثُمَّ یُنَوَّرُ لَهُ فِیْهِ، ثُمَّ یُقَالُ لَهُ :نَمْ، فَیَقُوْلُ : أَرْجِعُ إِلَی أَهْلِی فَأُخْبِرُهُمْ؟ فَیَقُوْلَانِ :نَمْ کَنَوْمَةِ الْعَرُوْسِ الَّذِی لَا یُوْقِظُهُ إِلَّا أَحَبُّ أَهْلِهِ إِلَیْهِ، حَتَّی یَبْعَثَهُ اللّٰهُ مِنْ مَضْجَعِهِ ذَلِکَ وَإِنْ کَانَ مُنَافِقًا قَالَ :سَمِعْتُ النَّاسَ یَقُوْلُوْنَ فَقُلْتُ مِثْلَهُ لَا أَدْرِی فَیَقُوْلَانِ :قَدْ کُنَّا نَعْلَمُ أَنَّکَ تَقُوْلُ ذَلِکَ، فَیُقَالُ لِلْأَرْضِ الْتَئِمِی عَلَیْهِ فَتَلْتَئِمُ عَلَیْهِ فَتَخْتَلِفُ فِیْهَا أَضْلَاعُهُ فَلَا یَزَالُ فِیْهَا مُعَذَّبًا حَتَّی یَبْعَثَهُ اللّٰهُ مِنْ مَضْجَعِهِ ذَلِکَ. (ترمذی، کتاب الجنائز، 1071)

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب میت کو یا (فرمایا:) تم میں سے کسی ایک کو قبر میں داخل کیا جاتا ہے تو اس کے پاس سیاہ رنگ کے نیلگوں آنکھوں والے دو فرشتے آتے ہیں۔ ایک کا نام منکر اور دوسرے کا نام نکیر ہے۔ وہ دونوں اس میت سے پوچھتے ہیں۔ اس عظیم ہستی (رسول مکرم ﷺ) کے بارے میں تو کیا کہتا تھا؟ وہ شخص وہی بات کہتا ہے جو دنیا میں کہا کرتا تھا کہ وہ اللہ تعالیٰ کے بندے اور رسول ہیں۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور بیشک حضور نبی اکرم ﷺ اس کے (خاص) بندے اور رسول ہیں۔ وہ کہتے ہیں ہمیں معلوم تھا کہ تو یہی کہے گا پھر اس کی قبر کو لمبائی و چوڑائی میں ستر ستر ہاتھ کشادہ کر دیا جاتا ہے اور نور سے بھر دیا جاتا ہے پھر اسے کہا جاتا ہے: (آرام سے) سو جا، وہ کہتا ہے میں واپس جا کر گھر والوں کو بتا آؤں۔ وہ کہتے ہیں نہیں (نئی نویلی) دلہن کی طرح سو جاؤ۔ جسے گھر والوں میں سے جو اسے محبوب ترین ہوتا ہے وہی اُٹھاتا ہے۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ (روزِ محشر) اُسے اس کی خواب گاہ سے اُٹھائے گا اور اگر وہ شخص منافق ہو تو (سوالات کے نتیجے میں) کہے گا: میں نے ایسا ہی کہا جیسا میں لوگوں کو کہتے ہوئے سنا، میں نہیں جانتا (وہ صحیح تھا یا غلط)۔ پس وہ دونوں فرشتے کہیں گے کہ ہم جانتے تھے کہ تم ایسا ہی کہو گے۔ پس زمین سے کہا جائے گا کہ اس پر مِل جا بس وہ اس پر اکٹھی ہو جائے گی یہاں تک کہ اس کی پسلیاں ایک دوسری میں داخل ہو جائیں گی وہ مسلسل عذاب میں مبتلا رہیں گے۔

Hazrat Abu Huraira raziallahu anhu se marwi hai ke Huzoor nabi e Akram sallallahu alaihi wa aalihi wa sallam ne farmaya: jab maiyyat ko ya (farmaya): tum me se kisi ek ko qabr me daakhil kiya jata hai to is ke paas siyaah rang ke neelguN aankhoN wale do farishte aatey haiN. ek ka naam munkir aur doosre ka naam nakeer hai . wo donoN is maiyyat se poochtey haiN is azeem hasti (Rasool e mukarram sallallahu alaihi wa aalihi wa sallam) ke baare me tu kya kehta tha ? wo shakhs wahi baat kehta hai jo duniya me kehta

tha wo Allah ta'ala ke bande aur rasool haiN. mai gawahi deta hooN ke Allah ta'ala ke siwa koii ibadat ke laeq nahi aur beshakk Huzoor Nabi e akram sallallahu alaihi wa aalihi wa sallam iske (khaas) bande aur Rasool haiN. wo kehte haiN hameiN maloom tha ke tu yahi kahega phir iski qabr ko lambayi aur chauDhayi me sattar sattar haath kushada kardiya jata hai. aur noor se bhhar diya jata hai phir isey kaha jata hai : (aaraam se) soja, wo kehta hai mai wapas jakar ghar waloN ko batauN. wo kehte haiN nahi (nayi naweli) dulhan ki tarah sojao. jis ghar waloN me se jo isey mahboob tareen hota hai wahi uthata hai. yahaaN tak ke Allah ta'ala (roz e mehshar) usey iski khwaab gaah se uthaega aur agar wo shakhs munafiq ho to (sawaalaat k nateejey me) kahega: mai ne aisa hi kaha jaisa mai logoN ko kehte huey suna, mai nahi janta (wo sahih tha ya ghalat) . puss wo donoN farishte kahenge ke hum jaante they ke tum aisa hi kahoge. pus zameen se kaha jaega ke is par milja buss wo is par ikatthi ho jaegi yahaaN tak ke iski phasliyaan ek doosre me dakhil hojaegi, wo musalsil azaab me mubtela rahega.

توضیح

ترمذی شریف کی اس حدیث میں مومن کا اللہ کے رسول کا کلمہ پڑھنا اور جس طرح وہ دنیا آقا کو مانتی تھی اس اقرار کرنے کا بیان ہوا ہے اور پھر اس کو فرشتے دلہن کی نیند سو جانے کے لئے کہتے ہیں (نم کنومة العروس) اسی سے عرس کی اصطلاح بنی کہ جب عروس بنایا گیا وہ عرس کا دن ہے اسی لئے اولیائے کرام کے وصال کے دن کو عرس شریف کہا جاتا ہے اور یہ دن نزول سلامتی اور رحمت کا دن ہوتا ہے جیسے قرآن شریف میں حضرت زکریا علیہ السلام یوم ولد یوم یموت و یوم یبعث حیا فرمایا گیا کہ اللہ کی سلامتی اس پر جس دن وہ پیدا ہوا اور جس دن اسے موت آئے گی اور جس دن قبر سے اُٹھایا جائے گا۔ اسی حدیث میں یہ بھی ارشاد ہوا کہ مومن

کی قبر کو لمبائی اور چوڑائی میں ستر (۷۰) ستر (۷۰) ہاتھ کشادہ کر دیا جاتا ہے اور اگر وہ منافق ہوگا تو اس کی قبر ایسی تنگ کی جائے گی کہ اس کی پسلیاں ٹوٹ جائیں گی۔

۲۲۔قبر کے تین سوال اور مردے کا سننا:

عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رضی الله عنه قَالَ :خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صلی الله علیه وآله وسلم فِی جِنَازَةِ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَانْتَهَيْنَا إِلَى الْقَبْرِ وَلَمَّا يُلْحَدْ، فَجَلَسَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله علیه وآله وسلم وَجَلَسْنَا حَوْلَهُ كَأَنَّمَا عَلَى رُءُوْسِنَا الطَّيْرُ وَفِي يَدِهِ عُوْدٌ يَنْكُتُ بِهِ فِي الْأَرْضِ فَرَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ :اسْتَعِيْذُوْا بِاللهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا وَقَالَ :وَإِنَّهُ لَيَسْمَعُ خَفْقَ نِعَالِهِمْ إِذَا وَلَّوْا مُدْبِرِيْنَ حِيْنَ يُقَالُ لَهُ :يَا هَذَا مَنْ رَبُّكَ؟ وَمَا دِيْنُكَ؟ وَمَنْ نَبِيُّكَ؟

وفی روایة له قَالَ :وَيَأْتِيهِ مَلَكَانِ فَيُجْلِسَانِهِ فَيَقُوْلَانِ لَهُ :مَنْ رَبُّكَ؟ فَيَقُوْلُ :رَبِّيَ اللهُ، فَيَقُوْلَانِ لَهُ :مَا دِيْنُكَ؟ فَيَقُوْلُ :دِيْنِيَ الإِسْلَامُ، فَيَقُوْلَانِ لَهُ : مَا هَذَا الرَّجُلُ الَّذِی بُعِثَ فِيْكُمْ؟ قَالَ :فَيَقُوْلُ :هُوَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله علیه وآله وسلم فَيَقُوْلَانِ :وَمَا يُدْرِيْكَ؟ فَيَقُوْلُ :قَرَأْتُ كِتَابَ اللهِ فَآمَنْتُ بِهِ وَصَدَّقْتُ.

وفی روایة له :فَذَلِكَ قَوْلُ اللهِ عزوجل :(يُثَبِّتُ اللهُ الَّذِيْنَ آمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ)، (إبراهيم، 27 : 14) قَالَ :فَيُنَادِی مُنَادٍ مِنَ السَّمَاءِ أَنْ قَد صَدَقَ عَبْدِی فَأَفْرِشُوْهُ مِنَ الْجَنَّةِ وَافْتَحُوْا لَهُ بَابًا إِلَى الْجَنَّةِ وَأَلْبِسُوْهُ مِنَ الْجَنَّةِ قَالَ :فَيَأْتِيهِ مِنْ رُوْحِهَا وَطِيْبِهَا قَالَ :وَيُفْتَحُ لَهُ فِيْهَا مَدَّ بَصَرِهِ ...... (ابوداؤد، کتاب السنة، 4751)

''حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ ہم ایک انصاری کے جنازہ کے لئے گئے اور قبر کے قریب جا کر رُک گئے۔ جب تک وہ

دفن نہیں کر دیا گیا حضور اکرم ﷺ بیٹھے رہے اور آپ ﷺ کے ارد گرد ہم بھی یوں خاموش ہو کر بیٹھ گئے گویا ہمارے سروں پر پرندے بیٹھے ہوں۔ آپ ﷺ کے دستِ اقدس میں ایک لکڑی تھی جس سے آپ ﷺ زمین کو کریدنے لگے اور سر مبارک کو اُٹھایا اور دو یا تین مرتبہ فرمایا: عذاب قبر سے اللہ کی پناہ مانگو پھر فرمایا: مردہ ان کے جوتوں کی آواز سنتا ہے جب وہ (اس کے ساتھی) پیٹھ پھیر کر جاتے ہیں۔ اس وقت اس سے پوچھا جاتا ہے: اے انسان! تیرا رب کون ہے؟ تیرا دین کیا ہے؟ اور تیرا نبی کون ہے؟

''اور ایک روایت میں ہے کہ اس کے پاس دو فرشتے آتے ہیں، پس اسے بٹھا کر اسے پوچھتے ہیں کہ تیرا رب کون ہے؟ وہ کہتا ہے میرا رب اللہ تعالیٰ ہے۔ دونوں فرشتے اس سے پوچھتے ہیں کہ تیرا دین کیا ہے؟ وہ کہتا ہے کہ میرا دین اسلام ہے۔ دونوں اس سے پوچھتے ہیں کہ یہ ہستی کون ہے جو تمہاری طرف مبعوث کی گئی تھی؟ وہ کہتا ہے کہ یہ تو محمد رسول اللہ ﷺ ہیں۔ دونوں پوچھتے ہیں تمہیں کیسے معلوم ہوا؟ وہ کہتا ہے کہ میں نے اللہ تعالیٰ کی کتاب پڑھی لہذا ان پر ایمان لایا اور ان کی تصدیق کی''۔

''اور ایک روایت میں ہے کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: (اللہ تعالیٰ ایمان والوں کو دنیا و آخرت میں سچی بات پر ثابت قدم رکھتا ہے) کا یہی مطلب ہے: پس آسمان سے ایک پکارنے والے کی آواز آتی ہے، میرے بندے تو سچ کہا لہذا جنت میں اس کا بستر لگا دو اور اسے جنتی لباس پہنا دو اور اس کے لیے جنت کا ایک دروازہ کھول دو۔ پس اس کے ذریعے اسے جنت کی ہوا اور خوشبو آتی ہے اور تا حد نظر اس کی قبر فراخ کر دی جاتی ہے''۔

Hazrat Bara bin Aazib raziallahu anhu riwayat farmatey haiN ke Huzoor Nabi e Akram sallallahu alaihi wa aalihi wa sallam ke saath hum ek ansari ke janazey ke liye gaey aur qabr ke qareeb jakar ruk gaey . jab tak wo dafn nahi kardiya gaya Huzoor Nabi e akram sallallahu alaihi wa aalihi wa sallam baithe rahey aur aap sallallahu alaihi wa aalihi wa sallam ke ird gird hum bhi yuN khamosh hokar baith gaey goya hamare saroN par parinde baithey

hoN . Aap sallallahu alaihi wa aalihi wa sallam ke dast e aqdas me ek lakdi thi jisey Aap sallallahu alaihi wa aalihi wa sallam zameen ko kuredne lagey aur sar e mubarak ko uthaya aur do ya teen martaba farmaya : azaab e qabr se Allah ki panaah maango phir farmaya: murda inke jootoN ki aawaaz sunta hai jab wo (iske saathi) piTh pheir kar chale jatey haiN. us waqt usey poocha jata hai : aey insaan! tera rab kon hai? tera deen kya hai? aur tera nabi kaun hai?

aur ek riwayat me hai ke iske paas do farishte aatey haiN, puss isey bithakar ussey puchtey hain ke tera rab kaun hai? wo kehta hai mera rabb Allah ta'ala hai. donoN farishte us sey puchtey haiN k tera deen kya hai? wo kehta hai ke mera deen islam hai. donoN us sey puchtey haiN ke ye hasti kaun hai jo tumhari taraf mab'oos hogayi thi ? wo kehta hai ke ye to Mohammad sallallahu alaihi wa aalihi wa sallam haiN. donoN poochtey haiN ke tumheiN kaise maloom hua? wo kehta hai ke mai ne Allah ta'ala ki kitaab paDhi lehaza in par imaan laya aur inki tasdeeq ki.

aur ek riwayat me hai ke irshad e bari ta'ala hai: (Allah ta'ala imaan waloN ko duniya o aakhirat me sachi baat par sabit qadam rakhta hai) ka yahi matlab hai : puss aasmaan se ek pukarne wale ki aawaaz aati hai " mere bande tu ne sach kaha lehaza jannat me iska bistar laga do aur isey jannati libaas pehna do aur is ke liye jannat ka ek darwaza khol do puss iske zariye isey jannat ki hawa aur khushboo aati hai aur taa hadd e nazar iski qabr faraakh kardi jati hai.

توضیح

اس حدیث شریف کے مطابق میت سے تین سوالات کئے جاتے ہیں کہ تیرا رب کون ہے، تیرا دین کیا ہے اور تیرے نبی کون ہیں۔ جب وہ جوابات صحیح دیدیتا ہے۔ ابوداؤد کی ایک

روایت کے مطابق فرشتوں کو حکم ہوتا ہے کہ جنت میں اس کے لئے بستر لگاؤ اور اسے جنتی لباس پہناؤ اور اس کے لئے جنت کا ایک دروازہ کھول دو جس سے جنت کی ہوا اور خوشبو آتی ہے اور تاحد نظر اس کی قبر کشادہ کردی جاتی ہے۔

۲۳۔کبیرہ گناہ گاروں کیلئے حضور ﷺ کی شفاعت:

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی الله عنه قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله علیه وآله وسلم :شَفَاعَتِی لِأَهْلِ الْكَبَائِرِ مِنْ أُمَّتِی . (سنن ترمذی، کتاب: صفة القیامة، 2435)

''حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میری شفاعت میری اُمت کے ان افراد کے لئے ہے جنھوں نے کبیرہ گناہ کئے''۔

Hazrat Anas raziallahu anhu se riyawat hai ke huzoor nabi e akram sallallahu alaihi wa aalihi wa sallam ne farmaya : meri shafa'at meri ummat ke un afraad keliye hai jinhoN ne kabeera gunaah kiye.

توضیح

شفیع روز محشر صلی اللہ علیہ وسلم نے ترمذی شریف کی حدیث میں کبیرہ گناہوں کے مرتکبین کے لئے یہ پیام راحت عطا فرمایا ہے کہ جو کبیرہ گناہ کئے ہوں اور اگر ان کا ایمان صحیح ہے تو سرکار نے ان کی شفاعت اپنے ذمہ لے لی ہے اور ایک حدیث ابن ماجہ میں صراحت فرمائی کہ میری شفاعت گناہ گاروں، خطا کاروں اور بدکرداروں کے لئے ہے۔ اللہ نے آپ کی شفاعت قبول کرنے کا وعدہ فرمایا ہے۔ صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عوف بن مالک ؓ نے حضور سے گزارش کی کہ آپ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی آپ کی شفاعت کے حقداروں میں کردے۔

۲۴۔ پہلا گستاخِ رسول جو کلمہ پڑھنے والا تھا:

عَنْ أَبِی سَعِیْدٍ رضی الله عنه قَالَ :بَیْنَا النَّبِیُّ صلی الله علیه و آله وسلم یَقْسِمُ، جَاءَ عَبْدُاللهِ بْنُ ذِی الْخُوَیْصِرَةِ التَّمِیْمِیُّ فَقَالَ :اعْدِلْ یَا رَسُوْلَ اللهِ، قَالَ :وَیْحَکَ، وَمَنْ یَعْدِلُ إِذَا لَمْ أَعْدِلْ .قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ :ائْذَنْ لِی فَأَضْرِبَ عُنُقَهُ، (أَوْ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رضی الله عنه :یَا رَسُوْلَ اللهِ !دَعْنِی أَقْتُلْ هٰذَا الْمُنَافِقَ الْخَبِیثَ.)، قَالَ :دَعْهُ، فَإِنَّ لَهُ أَصْحَابًا، یَحْقِرُ أَحَدُکُمْ صَلَاتَهُ مَعَ صَلَاتِهِ وَصِیَامَهُ مَعَ صِیَامِهِ، یَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّیْنِ کَمَا یَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِیَّةِ، یُنْظَرُ فِی قُذَذِهِ فَلَا یُوْجَدُ فِیْهِ شَیْءٌ، ثُمَّ یُنْظَرُ فِی نَصْلِهِ فَلَا یُوْجَدُ فِیْهِ شَیْءٌ ثُمَّ یُنْظَرُ فِی رِصَافِهِ فَلَا یُوْجَدُ فِیْهِ شَیْءٌ، ثُمَّ یُنْظَرُ فِی نَضِیِّهِ فَلَا یُوْجَدُ فِیْهِ شَیْءٌ، قَدْ سَبَقَ الْفَرْثَ وَالدَّمَ. (صحیح بخاری، استابة المرتدین، 6534)

''حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ مال غنیمت تقسیم فرما رہے تھے کہ عبداللہ بن ذی الخویصرہ تمیمی آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ! عدل سے تقسیم کیجئے (اس کے اس طعن پر) حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کم بخت! اگر میں عدل نہیں کرتا تو اور کون کرے گا؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اجازت عطا فرمائیے میں اس (خبیث) کی گردن اُڑا دوں (یا حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے اجازت دیجئے، میں اس خبیث منافق کی گردن اُڑا دوں) فرمایا: رہنے دو اس کے کچھ ساتھی ایسے ہیں (یا ہوں گے) کہ ان کی نمازوں اور ان کے روزوں کے مقابلہ میں تم اپنی نمازوں اور روزوں کو حقیر جانو گے۔ لیکن وہ لوگ دین سے اس طرح خارج ہوں گے جس طرح تیر نشانہ سے پار نکل جاتا ہے۔ (تیر پھینکنے کے بعد) تیر کے پر کو دیکھا جائے گا تو اس میں بھی خون کا کوئی اثر نہ ہوگا۔ تیر کی باڑ کو دیکھا جائے گا تو اس میں بھی خون کا کوئی نشان نہ ہوگا اور تیر (جانور کے) گوبر اور خون سے پار نکل چکا ہوگا۔ (ایسی ہی ان خبیثوں کی مثال ہے کہ دین کے ساتھ ان کا سرے سے کوئی تعلق نہ ہوگا)''۔

Hazrat Abu Saeed Khudri se marwi hai ke Rasool Allah sallallahu alaihi wa aalihi wa sallam maal e ghaneemat taqseem kar rahe they ke Abdullah bin Zawil khuwaisra tameemi aaya aur kehne laga ya Rasool Allah! adl se taqseem kijiye (uske is taa'n par) Huzoor Nabi e Akram sallallahu alaihi wa aalihi wa sallam ne farmaya : kam bakht ! agar mai adl nahi karta to aur kaun karega? Hazrat Umar raziallahu anhu ne arz kiya : Ya Rasool Allah! mujhe ijazat dijiye, mai is khabees munafiq ki gardan uDha dooN. farmaya: rehne do rehne do. iske kuch saathi aise haiN (ya honge) ke unki namazoN aur unke rozoN ke muqable me tum apni namazeiN aur rozey haqeer janoge. lekin wo log deen se is tarah nikal jaenge jis tarah teer nishaane se paar nikal jata hai (teer phenkne ke baad) teer ke par ko dekha jaega to is me bhi khoon ka koii asar na hoga . teer ki baaD ko dekha jaega to is me bhi khoon ka koii nishaan nahi hoga aur teer (janwar ke) gobar aur khoon se paar nikal chuka hoga . (aisi hi un khabeesoN ki misaal hai ke deen ke saath unka sare se koii talluq na hoga).

توضیح

حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب مال غنیمت تقسیم فرما رہے تھے عبداللہ بن ذوالخویصرہ نے اعدل یا رسول اللہ کہا تھا تو حضرت عمر نے حضور سے اس کو قتل کرنے کی اجازت مانگی تھی کہ یہ گستاخِ رسول تھا لیکن حضور نے چھوڑ دینے کا حکم دیا اور فرمایا کہ اس کے کچھ ساتھی ایسے ہوں گے جن کی نمازوں اور روزوں کو دیکھ کر تم اپنی نمازیں اور روزوں کو حقیر سمجھو گے لیکن وہ لوگ دین سے ایسے نکل جائیں گے جس طرح تیر نشانہ سے پار نکل جاتا ہے اور ایک روایت میں ہے کہ اسے چھوڑ دو کہ اس کی پشت سے یعنی اس کی نسل سے ایسے لوگ نکلیں گے کہ وہ نمازی اور روزہ دار تو ہوں گے لیکن وہ دین سے ایسے ہی نکل جائیں گے جیسے تیر شکار سے معلوم ہوا کہ ادب سرکار دو عالم ہی ایمان ہے گستاخ لاکھ عمل کرے لیکن اس کا دین سے کوئی رشتہ نہیں۔

۲۵۔روزِ محشر حضور ﷺ کا اعزاز:

عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ: أَنَا أَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْاَرْضُ فَأُکْسَی حُلَّةً مِنْ حُلَلِ الْجَنَّةِ، ثُمَّ أَقُوْمُ عَنْ یَمِیْنِ الْعَرْشِ لَیْسَ أَحَدٌ مِنَ الْخَلَائِقِ یَقُوْمُ ذٰلِکَ الْمَقَامَ غَیْرِیْ.

(ترمذی، کتاب المناقب، 3611)

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: سب سے پہلا شخص میں ہوں جس کی زمین (قبر) شق ہوگی، پھر مجھے ہی جنت کے جوڑوں میں سے ایک جوڑا پہنایا جائے گا، پھر میں عرش کی دائیں جانب کھڑا ہوں گا، اس مقام پر مخلوقات میں سے میرے سوا کوئی نہیں کھڑا ہوگا''۔

Hazrat Abu Huraira raziallahu anhu riwayat karte haiN ke Huzoor Nabi e Akram sallallahu alaihi wa aalihi wa sallam ne farmaya : sab se pehla shakhs mai hooN jiski zameen (qabr) Shaqq hogi , phir mujhe hi jannat ke joDoN me se ek joDa pehnaya jaega, phir mai arsh ki daaeiN janib khaDa hoga , us muqaam par makhlooqat me se mere siwa koii nahi khaDa hoga.

توضیح

اس حدیث شریف سے حضور کا اعزاز و اکرام ظاہر ہوتا ہے کہ کس طرح آپ سب سے پہلے قبر شریف سے باہر تشریف لائیں گے اور جنت کے لباس میں ملبوس ہوں گے اور اللہ تعالیٰ کے قرب میں وہ مقام خاص آپ کو عطا ہوگا کہ جہاں کسی اور کی کوئی گنجائش ہی نہیں۔ حضور سیدنا خواجہ محبوب اللہ قدس سرہ فرماتے ہیں۔

مسند لگی ہوئی ہے میرے بادشاہ کی
اُس جا جہاں نہ دخل ہو وہم و گمان کا

۲۶۔روز محشر حضور ﷺ کے ہاتھوں جنت کی کنجیاں:

عَنْ أَنَسٍ رضی الله عنه قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صلی الله علیه وآله وسلم : أَنَا أَوَّلُهُمْ خُرُوْجًا وَأَنَا قَائِدُهُمْ إِذَا وَفَدُوْا، وَأَنَا خَطِيْبُهُمْ إِذَا أَنْصَتُوْا، وَأَنَا مُشَفِّعُهُمْ إِذَا حُبِسُوْا، وَأَنَا مُبَشِّرُهُمْ إِذَا أَيِسُوْا .اَلْكَرَامَةُ، وَالْمَفَاتِيْحُ يَوْمَئِذٍ بِيَدِيْ وَأَنَا أَكْرَمُ وَلَدِ آدَمَ عَلَى رَبِّى، يَطُوْفُ عَلَيَّ أَلْفُ خَادِمٍ كَأَنَّهُمْ بَيْضٌ مَكْنُوْنٌ، أَوْ لُؤْلُؤٌ مَنْثُوْرٌ. (ترمذی، کتاب المناقب، 361)

''حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: سب سے پہلے میں (قبر انور) سے نکلوں گا اور جب لوگ وفد بن کر جائیں گے تو میں ہی ان کا قائد ہوں گا۔اور جب وہ خاموش ہوں گے تو میں ہی ان کا خطیب ہوں گا۔میں ہی ان کی شفاعت کرنے والا ہوں جب وہ روک دیئے جائیں گے، اور میں ہی انھیں خوشخبری دینے والا ہوں جب وہ مایوس ہوجائیں گے۔ بزرگی اور جنت کی چابیاں اس روز میرے ہاتھ میں ہوں گی۔میں اپنے رب کے ہاں اولادِ آدم میں سب سے زیادہ مکرم ہوں میرے اردگرد اس روز ہزار خادم پھریں گے گویا کہ وہ پوشیدہ حسن ہیں یا بکھرے ہوئے موتی ہیں''۔

Hazrat Anas raziallahu anhu se marwi hai ke Huzoor Nabi e Akram sallallahu alaihi wa aalihi wa sallam ne farmaya : sab se pehle mai (qabr e anwar) se niklunga aur jab log wafd ban kar jaenge to mai hi unka qaid hunga . aur jab wo khamosh hunge to mai hi unka khateeb hunga. mai hi unki shafa'at karne wala hooN, jab wo rok diye jaenge, aur mai hi unheiN khush khabri dene wala hooN jab wo mayoos hojaenge. buzurgi aur jannat ki chabiyaaN us roz mere haath me hogi. mai apne rab ke haaN aulaad e aadam me sab se ziyada mukarram hooN mere ird gird us roz hazaar khadim phirenge goya ke wo poshida husn hai ya bikhre huey moti haiN.

توضیح

اوپر کی حدیث میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ارشاد فرما رہے ہیں کہ میں ہی قبر انور سے سب سے پہلے نکلوں گا۔ اس نے حضور ہی سب سے پہلے شفاعت فرمائیں گے اور حضور سے پہلے نہ کسی کی کچھ سنی جائے گی نہ کسی کو کلام کا حق دیا جائے گا نہ کوئی خدا کے سامنے کچھ عرض کر سکے گا اور جنت کی چابیاں میرے ہاتھ میں ہوں گے۔ کیا ہی حسین منظر ہو گا کہ سب حضور کے پاس شفاعت کا معروضہ لے کر آئیں گے اور حضور کے ارد گرد خادمین ہوں گے۔

قیامت اُٹھانے کا مقصد ہو کچھ بھی مگر دیکھنے کی قیامت رہے گی
نمایاں نمایاں محمد رہیں گے محمد کے اطراف اُمت رہے گی

کسی اور شاعر نے کہا:

فقط اتنا سبب ہے انعقاد بزمِ محشر کا
تمہاری شانِ محبوبی دکھائی جانے والی ہے

۲۷۔ دل میں ایمان داخل ہونے کی شرط حضور ﷺ کی قرابت کی محبت:

عَنِ الْعَبَاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رضی اللہ عنهما قَالَ : كُنَّا نَلْقَى النَّفَرَ مِنْ قُرَيْشٍ، وَهُمْ يَتَحَدَّثُونَ فَيَقْطَعُونَ حَدِيْثَهُمْ فَذَكَرْنَا ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم، فَقَالَ : مَا بَالُ أَقْوَامٍ يَتَحَدَّثُوْنَ فَإِذَا رَأَوُا الرَّجُلَ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي قَطَعُوْا حَدِيْثَهُمْ وَاللّٰهِ، لَا يَدْخُلُ قَلْبَ رَجُلٍ الْإِيْمَانُ حَتّٰى يُحِبَّهُمْ لِلّٰهِ وَلِقَرَابَتِهِمْ مِنِّي. (سنن نسائی، 8176)

''حضرت عباس رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں: ہم جب قریش کی جماعت سے ملتے اور وہ باہم گفتگو کر رہے ہوتے تو گفتگو روک دیتے ہم نے حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں اس امر کی شکایت کی تو آپ ﷺ نے فرمایا: لوگوں کو کیا ہو گیا ہے جب میرے اہل بیت سے کسی کو دیکھتے ہیں تو گفتگو روک دیتے ہیں؟ اللہ رب العزت کی قسم! کسی شخص کے دل میں اس وقت تک ایمان داخل نہیں ہو گا جب تک ان سے اللہ تعالیٰ کے لیے اور میری قرابت کی وجہ سے محبت نہ کرے''۔

Hazrat Abbas raziallahu anhu bayaan farmatey haiN : hum jab quresh ki jamat se milte aur wo baham guftugu kar rahe hoN to guftugu rok detey hum ne Huzoor Nabi e Akram sallallahu alaihi wa aalihi wa sallam ki bargah me is amr ki shikayat ki to aap sallallahu alaihi wa aalihi wa sallam ne farmaya: logoN ko kya hogaya hai jab meri ahl e bait se kisi ko dekhte haiN to guftugu rok detey haiN? Allah rabbul izzat ki qasam! kisi shakhs ke dil me us waqt tak imaan dakhil nahi hoga jab tak in se Allah ta'ala ke liye aur meri qarabat ki wajah se mohabbat na kare.

توضیح

مذکورہ حدیث میں حضورﷺ نے اپنے قرابت داروں کی محبت اُمت کے لئے کس درجہ ضروری ہے اس کا اظہار فرمایا کہ جب تک اللہ کے لئے حضور سے قرابت کی وجہ سے ان سے محبت نہ کی جائے تو کسی کے دل میں ایمان داخل نہیں ہوگا۔ ایمان کا دل میں داخل ہونا یہ ایک غیبی کیفیت ہے جس کے لئے حضور نے اپنی قرابت سے محبت کو لازمی قرار دیا۔

۲۸۔ حضرت حسن علیہ السلام مسلمانوں کے دو گروہ میں صلح کرائیں گے:

حَدَّثَنِیْ عَبْدَ اللّٰہِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ اٰدَمَ حَدَّثَنَا حُسَیْنَ الْجُمُفِیُ عَنْ أَبِیْ مُوْسٰی عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اَبِیْ مَکْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَخْرَجَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ ذَاتَ یَوْمٍ الْحَسَنَ فَصَعِدَ بِہٖ عَلَی الْمِنْبَرِ فَقَالَ النَّبِیُّ ھٰذَا سَیِّدٌ وَ لَعَلَّ اللّٰہَ اَنْ یُصْلِحَ بَیْنَ فِئَتَیْنِ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ. (صحیح بخاری، کتاب المناقب، 831)

حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک روز نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ہمراہ امام حسن کو لے کر منبر پر جلوہ افروز ہوئے۔ پھر فرمایا: میرا یہ بیٹا سردار ہے۔ مجھے اُمید ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے مسلمانوں کے دو گروہوں میں صلح کروادے گا۔

Hazrat Abu Bakr raziallahu anhu farmatey haiN ke ek roz Nabi e Kareem sallallahu alaihi wa aalihi wa sallam apne humraah imaam hasan ko lekar mimbar par jalwa afroz huey phir farmaya: mera ye beta sardar hai . mujhe umeed hai ke Allah ta'ala iske zariye musalmanoN ke do grohoN me sulah karwadega.

توضیح

حضور نے اس حدیث کے ذریعہ آپ کی ظاہری حیات پاک کے تیس سال بعد رونما ہونے والے تاریخ اسلام کے ایک انتہائی اہم واقعہ کی طرف نشاندہی فرمائی اور منبر پر حضرت حسن علیہ السلام کو لے کر رونق افروز ہوئے اور سیدنا امام حسن کی سرداری کا بھی اعلان فرمایا اور آپ کی وجہ سے جو فتنہ دفع ہوگا اس کا بھی اعلان فرمایا کہ آپ ہی کے سبب صلح ہوگی اور اُمت انتشار سے محفوظ ہوگی۔

۲۹۔امام مہدی کا ظہور:

عَنْ أَبِی سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ رضی الله عنه قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله علیه وآله وسلم :الْمَهْدِیُّ مِنِّی، أَجْلَی الْجَبْهَةِ، أَقْنَی الْأَنْفِ :یَمْلَأُ الْأَرْضَ قِسْطًا وَعَدْلًا کَمَا مُلِئَتْ ظُلْمًا وَجَوْرًا، وَیَمْلِکُ سَبْعَ سِنِیْنَ. (ترمذی، کتاب الفتن، 223)

’’حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مہدی مجھ سے ہوں گے (یعنی میری نسل سے ہوں گے) ان کا چہرہ خوب نورانی، چمک دار اور ناک ستواں و بلند ہوگی۔ زمین کو عدل و انصاف سے بھر دیں گے، جس طرح پہلے وہ ظلم و جور سے بھری ہوگی۔ (مطلب یہ ہے کہ امام مہدی کی خلافت سے پہلے دنیا میں ظلم و زیادتی کی حکمرانی ہوگی اور عدل و انصاف کا نام ونشان تک نہ ہوگا اور وہ سات سال تک بادشاہت (خلافت) کریں گے‘‘۔

Hazrat Abu Saeed Khudri raziallahu anhu se riwayat hai ke Huzoor Akram sallallahu alaihi wa aalihi wa sallam ne farmaya : mehdi mujh se honge (yaani meri nasl se honge) unka chehra khoob noorani , chamakdaar aur naak satwaaN wo buland hogi. zameen ko adl o insaaf se bhar denge jis tarah pehle wo zulm o jor se bhari hogi (matlab ye hai ke imam mehdi ki khilafat se pehle duniya me zulm o ziyadati ki hukmraani hogi aur adl o insaaf ka naam o nishaan tak na hoga aur o saat saal tak badshahat (khilafat) karenge.

توضیح

اس حدیث شریف سے یہ معلوم ہوا کہ قرب قیامت امام مہدی کا ظہور ہوگا اور وہ حضور کے خاندان سے اور امام حسن علیہ السلام کی اولاد سے ہوں گے اور وہ بڑے حسین وجمیل ہوں گے اور ان کا نام بھی محمد ہوگا اور وہ سات سال حکمرانی کریں گے اور دنیا سے لادینی، ظلم، جبر و استبداد کو پوری طرح مٹادیں گے اور عدل وانصاف قائم فرمائیں گے اور ان کی مدد کے لئے حضرت عیسیٰ علیہ السلام تشریف لائیں گے۔

۳۰۔ حضور ﷺ نے فرمایا میرے بعد تیس (۳۰) سال خلافت راشدہ ہوگی پھر بادشاہت:

وَ عَنْ سَفِيْنَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ يَقُوْلُ الْخِلَافَةُ ثَلٰثُوْنَ سَنَةً ثُمَّ يَكُوْنُ مُلْكًا ثُمَّ يَقُوْلُ سَفِيْنَةُ اَمْسِکْ خِلَافَةَ اَبِیْ بَكْرٍ سَنَتَيْنِ وَ خَلَافَةَ عُمَرَ عَشْرَةً وَّ عُثْمَانَ اِثْنَتَیْ عَشَرَةَ وَ عَلِيٍّ سِتَّةً. (مشکوٰۃ، کتاب الفتن، 5160)

حضرت سفینہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و سلم کو فرماتے ہوئے سنا: خلافت تیس سال ہوگی، پھر بادشاہی ہوگی، پھر حضرت سفینہ فرمایا

کرتے کہ حساب کرلو کیوں کہ حضرت ابوبکر کی خلافت دو۲ سال، حضرت عمر کی دس سال، حضرت عثمان کی بارہ سال اور حضرت علی کی چھ سال۔

Hazrat Safeena raziallahu anhu se riwayat hai ke mai ne Rasool Allah sallallahu alaihi wa aalihi wa sallam ko farmatey huey suna : khilafat tees saal hogi phir badshahi hogi phir Hazrat Safeen farmatey haiN ke hisaab karlo kyuNke Hazrat Abu Bakr ki khilafat do (2) saal , Hazrat Umar ki dus (10) saal , Hazrat Usman ki bara (12) saal aur Hazrat Ali ki chey (6) saal.

اس حدیث شریف میں حضور کے پردہ فرمانے کے بعد تیس سال خلافت راشدہ پھر بادشاہت ہوگی اس کا اعلان خود حضور نے ہی فرمایا چنانچہ حضرت ابوبکر، حضرت عمر، حضرت عثمان، حضرت علی اور حضرت حسن رضی اللہ عنہم کی خلافت کا کل میزان تیس سال ہے۔ پھر اس کے بعد حالات میں بگاڑ شروع ہوا یہاں تک حضرت حسن علیہ السلام نے یہ کہہ کر دست برداری اختیار کی کہ حضور کا فرمان ہے کہ میرے بعد تیس سال خلافت پھر مُلکیت ہوگی تو آپ نے حساب کر کے فرمایا کہ اب پورے تیس سال ہو چکے ہیں لہذا خلافت ختم اور بادشاہی کا آغاز ہو رہا ہے جو مجھے نہیں چاہئے۔